

اگر خوش ہو سائل سے تو اے کریم  
 کسی کیا او سے جب پکڑ دے کرم  
 گدا کو جو دینے پہ آئے ذرا  
 خزانے وہ تیرے ہیں لانا ستا  
 تو نعمت پہ نعمت ندا سب کو دے  
 کہ جو کچھ تو چاہے وہ موجود ہو  
 جو چاہے کرے بس یگانہ ہے تو  
 جو طالب ہے ترا او سے کیا نہیں  
 تو اکدم میں اے سب کے پروردگار  
 اور اکدم میں ادن سب کو غارت کرے  
 ترے حکم کے کرتے ہیں ہم خلاف  
 نہان و عیان کا تجھے علم ہے  
 نہان و عیان تجھ پہ سب عیان  
 تو ستار ہے تو ہی عفا رہے  
 زانی تری شان اور بوا العجب  
 تو دنیا میں اعدا کو دے نعمتیں  
 اگر پھیر لے اپنی جتوں ذرا ۛ

قسم تیری تو ہے غفور رحیم  
 زیادہ تو خواہش سے دیے دہم  
 تو سارا جہان کر دے اوسکو عطا  
 کہ لاکھوں برس اک نہ کم ہو ذرا  
 مگر جتنا بخشے وہ بڑھتا ہے  
 وہ موجود ہو جو کہ مقصود ہو  
 وہ دل ہے جسے ہے تری آرزو  
 دو عالم کی بھی اوسکو پروا نہیں  
 کرے ایسے اک کن سے عالم تہا  
 کوئی بھی نہ چون و چہر اگر کے  
 اور اوسکو تو ہے دیکھتا صاف  
 مگر کار فرما ترا حلم ہے  
 گنہگار ہم اور تو مہربان  
 خدا کی تجھی کو سزا وار ہے  
 ترے کارخانے نر لے ہیں سب  
 رہیں شادا اور پائین سب را حنین  
 ہو سلطان عالم گدا بے لڑا

تو کافر کو اکدمین کر دے ولی  
 ہوں مومن سبھی یا ہوں کافر تمام  
 بڑھے اور گھٹے کچھ نہ تیرا جلال  
 میں بے بس ہوں بیکس ہوں او دشمن  
 کیا فضل سے تو نے پیدا مجھے  
 عبادت نہ طاعت پر قد یہاں  
 پہلایا بڑا ہوں مگر ہوں تیرا  
 تو دنیا و دین میں مجھے شاد رکھ  
 کیسکا نہ محتاج او غنیمت کیچھو  
 سلمان سرور دامنم رہیں  
 ہوا ایمان پر یا رب مرا خاتمہ  
 خوشی سے ترے شوق میں جانوں  
 بحق نبی و علی و بیٹوں  
 کلامی کی بر آئے یہ التجا

تو صد سالہ عابد کو کر دے شقی  
 تو ہے بے نیاز اے خدا لے نام  
 تو ہے ذوالجلال اور تو لایزال  
 فقط تیرے افضال پر ہے عباد  
 ہے اب لاج پیدا کئے کی تجھے  
 میں عاصی ہوں سرور فراعین  
 سوا حیرے ہے کون یا رب مرا  
 میری آل و اولاد آباد رکھ  
 زمین خوش جو کچھ چاہیں تو دیکھو  
 اے ایمان پر دل سے قائم رہیں  
 ترے شوق میں ہو پہلا خاتمہ  
 سدا جام دیدار پیتا رہوں  
 بسطین و صحاب حضرت رسول  
 یہی آرزو ہے یہی دعا

نعت حضرت سید المرسلین شفیع المبین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین

کلامی ادب ہے ادب کا مقام  
 خدا آپ تعریف جنگی کرے  
 کمان تو کمان نعت خیر الانام  
 کمان تاب بندہ کی جو کر کے

خدا کا جو شعوت و محبوب ہو  
 تو ہم آب کوثر سے دھو کر زبان  
 تو یہ ہی سعادت ہی یہی ادب  
 پناہ دو عالم شہ مرسلین  
 سزا پا مجسم بقصل و کرم  
 امام الہدیٰ خواجہ خواجگان  
 محبت رہی حامد ہی محمود بھی  
 کہا حق نے لولاک اون کے لئے  
 ہے زیر تلکین اون کے سارا جہان  
 رضاے خدا عین اون کی رضا  
 دو عالم کو چوڑا خدا کے لئے  
 غلام اون کے عالم پہ فرمان روا  
 نظر لطف کی جہ پک آن ہو  
 جو وہ چاہے ہو جائے فوراً وہی  
 وہ مطلوب حق میں عجب شان ہے  
 ہوا نور سے اون کے عالم تمام  
 خدا کے وہ نور اور سب کچھ چہ ہے

دو عالم سے اوسکو جو مطاویب ہو  
 جو وہ نام لیں تاکہ ہو حرز حبان  
 وہ نور قدم اور محبوب رب  
 شفیق الوریٰ رحمت عالمین  
 شہ عرش مستدلائک خدم  
 جہان وفا قبلہ راستان  
 وہ عابد ہی محبوب معبود بھی  
 کہ ہے سب محمد تمہارے لئے  
 روان حکم عالی ہے تالا مکان  
 اور اونکی رضا ہے رضاے خدا  
 ہے اللہ اون کا وہ اللہ کے  
 وہ الفقیر فخری کہیں مر جیا  
 تو سارا جہان اوس پہ قربان ہو  
 کہ اوس کا رضا جو ہے رب قوی  
 خدا کو ہے محبوب جو آن ہے  
 نہ ہے جاہ و اقبال خیر الا نام  
 بنا نور سے اون کے اے نیک ہے

جس پر دیکھئے ہے وہی جلوہ گر  
 در پاک ہے قبلہ اہل دل  
 ہے سر پہ پئے چشم دل خاکِ در  
 یہ ہے شان حضرت شفیع <sup>صلی</sup> علیہ السلام  
 تو ہو نچا پاس پہلے خند اکا سلام  
 یہ انسان کی تاب و طاقت کہان  
 ہوا ان پر ہمیشہ درود و سلام  
 پیغمبر کے صدقہ قرین یا رب مجھے  
 رہے مجھ پہ وایم کرم کی نظر

اوسیکے ہیں ذرے یہ شمس و قمر  
 نہ کیوں عرش اعلیٰ ہوا اس سے نخل  
 اور اک ایک ذرہ ہے شمس و قمر  
 کہ جب آئے خدمت میں روح امین  
 ادب سے کیا بھرا داسے پیام  
 کرے نعت حضرت جو ذرہ بیان  
 سبھی آل و اصحاب پر بھی مدام  
 گنگار و عاجز ہوں تو بچھدے  
 بایمان ہو دنیا سے میرا سفر

### مناقب اصحاب کرام سرور نام صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ العظام

سنو منو غور کی ہے یہ جا  
 صحابہ ہی جن نے دئے ویسے ہی  
 سب ہی و مہم تھے فدائے حق و  
 خدا کے لئے جان قربان کی  
 یہ تھے شکر حق اور انصار حق  
 یہ تھے سارے عالم سے بڑھ کر پیسہ

کہ ہیں جیسے حضرت شہ <sup>صلی</sup> امین  
 تھے پروا نہ شمع روئے نبی  
 شب روز عشق الہی میں چور  
 کروں مدح کیا عورت و شان کی  
 شجاعان عالم پر آن کو سبق  
 ہوئے سامنے انکے رو باہ پیسہ

جب ہر رخ کیا بس منظر ہوئے  
 دیا جس حق چہوڑا اپنا وطن  
 انہیں کا سدا بول بالا ہوا  
 چمک ان کی شمشیر کی تافلک  
 دو پارہ ہوا جو چڑھا دار پر  
 عرب کے لگاتا باچسین چین  
 جہان بین نشان اُنکے لہراتے تھے  
 عدالت سیاست فراست تمام  
 وقار است بازی و صدق مقال  
 یہ فائقہ کشی اور دشمن کشی  
 فقیہانہ دل اور شہانہ دماغ  
 انہیں کے لئے تھا یہ اللہ کے تھے  
 یہ زاہد تھے عاجز تھے اور سرفراز  
 امام ان میں صدیق وقار و قہر ہی  
 امام حسن اور امام حسین  
 وہ خاتون جنت جہان حیا  
 ابو الفضل عباس حمزہ جناب

سلاطین عالم پہ داؤد ہوئے  
 سہمیں سختیان اور کیا کیا محن  
 انہیں سے جہان میں اوجالا ہوا  
 کہ حیران تھے جن دانش و ملک  
 رکی وہ شجر پر نہ کسا پر  
 لگا مشرق سے تا مغرب زمین  
 کہ فتح و ظفر ہر جگہ پاتے تھے  
 ترحم کرم اور حکمت تمام  
 زبان اور دل ایک اک قال و حال  
 تدبیر تو کل بھی خود رفتگی  
 تھی دست خود اور سب سے فراغ  
 تمام انہی سب و عطف حق نے کئے  
 تھی جلوت میں خلوت بسوز و گداز  
 بہن عثمان غنی اور حضرت علی  
 بنی و علی کے وہ دو نور عین  
 بحار کرم آسمان و فضا  
 شہید سحیب راور والا خطاب

انہیں کے لئے نعمتیں ہیں تمام	یہ محبوب محبوب ہیں لا کلام
خدا ان سے راضی خدا سے یہ خوش	یہ ہون سست کار خدا میں چہ خوش

سبب تالیف و اظہار عنایات رب لطیف جلت لعلہ و افضالہ

کروں کس طرح حمد خالق ادا جو کی نظم میں نے فتوحات شام وہ فضل اکسی سے لکھی گئی تھے سن بارہ سوار ستانوے چھپی اور شائع ہوئی خوب وہ اوسے کو ہے اور دن نے ایسا لکھا دوان گر باند ز خورون تھی کیا نظم پہر وہ رسالہ اخی ولی اللہ جن کا مبارک ہے نام وہ تھے قطب ہند اور دہلی کے ناز سرور اور مخزون اوسیکام ہونام وہ ہے گوہر مخزون اور چھپ گئی اور اب تیرہ سو بیس اور آٹھ ہین	کہ انعام اوس نے یہ مجھ پر کیا کہ مصداق سلام ہے اوس کا نام وگر نہ لیاقت یہ کب مجھ میں تھی چو پوری ہوئی فضل اللہ سے ہوئی اہل عالم کو مرعوب وہ کہ ظاہر ہے مخفی نہیں ہے ذرا ازان ہے کہ ناخوب خوانی نہی مصنف ہین جسکے خدا کے ولی ہوئے فیض یاب اون سے سب عالم وحید جہان عالم سر قرار روایات ہیں مستند لا کلام یہ ہے نام اوس کا لطیف قوی کہ عون خدا سے یہ لکھتا ہوں ہین
---	--

ہر دوسا اوسیکی عنایت کا ہے  
 ہے امید صدقہ میں محبوب کے  
 فتوحات بھی آپ کے لکھ سکون  
 سختو جو متصف ہیں اور نکتہ دان  
 سیر لکھتا اس طرح آسان بنیں  
 روایات کو اور آیات کو  
 کھلے تاکہ سچر بیانی مری  
 مرے دل میں برسوں سے تھے آرزو  
 لکھوں تاکہ ہو فخر و نازش مجھے  
 فتوحات اسلام ہے جو کتاب  
 اوسیکا خلاصہ ہے وہ تشرین  
 نہایت بلیغ اور نہایت فصیح  
 اور آردو ہے آرزوے اہل زبان  
 فتح با محمد جو ہیں مولوی :  
 تخلص بہ تائب بڑے با کمال  
 مکرم مرے اور مشفق میرے  
 او نہیں کی ہے ساری وہ لکھی ہوئی

جو ہے زور اوسیکی حمایت کا ہے  
 وہی اب جو میری اعانت کرے  
 بہا اس میں دریا فصاحت کے دون  
 کہیں اسکو یہ گنج ہے شائگان  
 نہیں اصل سے فرق کچھ ہی کہیں  
 اور اون کے معانی کو بھی دیکھ لو  
 میں کیا ہوں یہ ہے بخشش ایزدی  
 فتوحات سرور بطور زنگو  
 بنے کام سب میرے بگڑے ہوئے  
 لکھی واقدی سے ہے با آب و تاب  
 ہوں قائل اگر اہل فن دیکھ لیں  
 روایت ہے اک اک صحیح اور صحیح  
 جو فقرہ ہے گویا بلاغت کی جان  
 وہ داتاے راز خفی و جلی  
 خداے نبی عاشق لایزال  
 ہیں دیندار عالم سخنور بڑے  
 جو مطبع ہے نامی اوسی میں چھپی

<p>میں لکھتا ہوں یا درہے رب العالی          سہرا پہننے ہو کے سب اک زبان          لکھیں اب مغازی خیر الانام          سبب خیر کا بھی ہو اور فخر کا          تو یہ کام موعود اس وقت تھا          کہ لکھنا سکویا درہے رب قوی          ہو اور نگ آرا کہ صاحب حمیر          مددگار ہے جب خدا کے برین          نہ ہے نجات مداح خیر الودے</p>	<p>اوسے سے یہ حالات خیر الودے          بہت میرے احباب اور مہربان          کہ نظم آپ نے کی فتوحات شام          خدا سے ملیگی جہز و چہزنا          ہر اک وقت ہوتا ہے ہر کام کا          کہ دل میں یکا یک یہی ٹہن گئی          کوئی اہل دولت ہو یا فقیر          غرض مجھ کو ہرگز کسی سے نہیں          جو حاجت ہو وہ خود کرے گا روا</p>
---	--

بعثت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اظہار دعوت اسلام  
 و سرتابی کفار مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ حضور اقدس کا ایزد کفار پر  
 آخر مشرق باسلام ہوتا خاصان خدا کا اور بیت عقبہ اولی و ثانیہ

<p>کہ لکھتا ہے حال شفیق الامم          بجاہد یا قبالی و فضل خدا          ہوا حکم نازل یہ اب چاہیے          یہ ہے کفر و چہزنا کی چہڑاؤ</p>	<p>ادب سے جبین سا ہے میرا قلم          جو سرور عالم شہ انبیا          ہوئے مکہ میں سال چالیس کے          کہ توحید کی سب کو رغبت دلاؤ</p>
---	--



عبادت کے لائق بہین بہین ہمیں  
 تو سرور نے اعلان دعوت کیا  
 کہ خالق ہی ہے اور روزی رسان  
 سنوبت پرستی بڑی ہے بڑی  
 یہ پتھر پرستش کے قابل نہیں  
 تو غصہ ہوئے سن کے تہرا گئے  
 پدر پدر تھے وہ کافر تمام  
 مخالف ہوئے سخت ایذا ئین  
 رہ حق پر او نکو بلاتے رہے  
 کوئی یار تھا نہ مددگار تھا  
 ولیکن ابوطالب اٹھوں پر  
 چچا آپ کے تھے یہ والا شہم  
 تو اک روز سب دشمنان خدا  
 ہمارے حوالے انہیں کیجئے  
 اوہوں نے جناب نبی سے کہا  
 ہمیں ان سے لڑنے کی طاقت کہاں  
 کہا میں کروں حمد رب العالی

ہمارے سوا اور کوئی نہیں  
 کہ پوجا کے لائق ہے بس اک خدا  
 وہی رب تمہارا ہے اور صہبان  
 یہ دوری خدا سے ہے اور گرہی  
 ضلالت سوا کچھ ہی حاصل نہیں  
 کہ نا آشنا تھے سب اس راہ سے  
 ہوئے اک دل اور درپے انتقام  
 پیغمبر نے ہر خدا سب سہین  
 مگر گرہی سے نہ ہر گز پرے  
 فقط ایک اللہ ہی یار تھا  
 تھے حامی بجان بنگئی تھی سپر  
 معزز موقر بڑے ذی ہم  
 ہوئے جمع پاس اونکے اور یہ کہا  
 کہ بس آپ اب ہم سے لڑ لیجئے  
 کہ ان کے بتوں کو نہ کہیئے بڑا  
 یہ بہن سب کے سب اک دل اور اک زبان  
 بلاؤں انہیں سوئے راہ ہڈے

بتوں کی برائی برابر کروں  
 اگر جان جائے تو پروا نہیں  
 معاون ہے میرا خدا کے قدیر  
 یہ فرما کے اٹھے چلے کچھ قدم  
 اثر اور نکلے دل پر کچھ ایسا ہوا  
 جو کچھ آپ کرتے ہیں کرتے رہیں  
 ملائین قریش آنکھ کیا ہے مجال  
 جو تھے ہاشمی اونکو اک جا کیا  
 کہا دینگے ہم سب مدد بالیقین  
 میثاق ہوا تھا بقی ازل  
 تو حضرت رسالت بعد عروجاہ  
 جو ہے شعب بوطالب او میں ہے  
 لکھا عہد نامہ یہ سب نے کہ اب  
 قرابت کی رسمیں جو ہیں چوڑوین  
 نہ اون سے ملیں اور چلیں ہم ذرا  
 اور آویزان او کو کیا کعبہ میں  
 رہے تین سال آپ وہ ہیں مقیم

اگر دم میں دم ہے نہ ہرگز رکوں  
 یہ کیا جیسے ہیں خوف اصلا نہیں  
 نہ اک بال بیکا کریں یہ شیر  
 کہ اس قول حضرت کے اے خوش شیم  
 کہا بان پلٹ آئے اور کہا  
 میں زندہ ہوں تو مجھ نہ کچھ کر سکیں  
 معاون ہے اپنا وہ رب جلال  
 کہا ہو معاون کرو اب وفا  
 اگر بوجہل مردک بدلعین  
 شقاوت پہ لگی تھی ادسکی اجل  
 لئے اہل ایمان کو ہر پناہ  
 یہاں مشرکان قریشی جو تھے  
 محمد کے حامی جو ہیں اون سے ب  
 اور اون سے نہ داؤد سدا ہی کریں  
 رہے اسے پھیلوٹا چھوٹا بڑا  
 کہ ایکے خلافت اب نہ ہرگز کریں  
 وہیں تھے بوطالب ہی مرد کریم

خلاف اونکے پہر در میان ہو گیا  
 کروچاک اس عہد نامہ کو اب  
 اسے لکھ چکے ہیں یوہین رہنے دو  
 یہی باتیں کرتے تھے کافر ہم  
 وہین لائے تشریف کھنے لگے  
 کہ وہ عہد نامہ بجا کم خدا  
 بنجر نام پاک خدا نے برین  
 اگر یہ غلط ہو تو میں ہی ابھی  
 اگر سچ ہے جو کچھ اونہوں نے کہا  
 تو فوراً اونہوں نے جو دیکھا او سے  
 کہ بالکل تھا دیک کا کایا ہوا  
 مگر جب کہ بوطالب خوش سیر  
 تو ایذا میں دینے لگے وہ لیا  
 ہوئے آپ طائف میں رونق فزا  
 بری طرح پیش آئے وہ بھی شقی  
 کیا ظلم ایسا اور ایذا میں دین  
 صحابہ بارشاد حضرت رسولؐ

اونہیں میں سے اک شخص نے یہ کہا  
 کہ اوسے نے کہ ہم ملکے سب  
 مناسب ہے اس پر ہی تسلیم رہو  
 کہ بوطالب نیک خودی چشم  
 بہتجے نے میرے خبر دی مجھے  
 سر اسرہی دیکھنے ہے کہا لیا  
 او ٹھو دیکھ لو او میں کچھ بھی نہیں  
 جدا اون سے ہوں اسکو مانو یہی  
 تو باز آؤ شر ماؤہر خدا  
 نہ باقی تھا جز نام اللہ کے  
 تو شر ماؤ ایک نہ اون میں رہا  
 سوے ملک عقبی ہوئے رہ سپر  
 ہوا سخت دشوار وہاں کا قیام  
 بلایا اونہیں بھی بسوے خدا  
 کہ گمراہ تھے واہ رے مگر ہی  
 کوئی درجہ جز قتل چھوڑا نہیں  
 مہاجر لگے ہونے ہو کر ملول

سوئے حبشہ اور جا بجا چلے گئے  
 یہاں کس کو چون و چسہ کی مجال  
 جواتے تھے ہر سال حج کے لئے  
 سنا تے تھے قرآن کہ شاید یہی  
 اسطرح اک سال با دن لوگوں کو  
 نہیں کوئی معبود حق کے سوا  
 یقین لاؤ اسپر کہ پاؤ نجات  
 یہاں ہی ہو چین اور وہاں ہی ہو عیش  
 تو تیرا بوسہ تھا مارتا  
 وہ ٹخنے کہ جنبہ پر دو عالم فدا  
 وہ پاؤں پیارے کہ جس خاک پر  
 وہ ٹخنے کہ جس پر فدا میری جان  
 وہ پاؤں کہ اللہ کو جن سے پیار  
 وہ پاؤں دو عالم میں جن کے تلے  
 ہوئے خون آلودہ پتھروں سے لائے  
 یہ فرماتے تھے کون ایسا ہے یہاں  
 کوئی ہے کہ وہ میرا حامی ہو اب

یہ ہے بے نیازی حق دیکھنے  
 نہ ہے حکمت حقستہ ذوالجلال  
 ہدایت او نہیں آپ فرماتے تھے  
 مسلمان ہوں چوڑ دین مگر یہی  
 یہ ارشاد کرتے تھے لوگوں کو  
 اگر یہ کہو گے تو ہو گا ہر سلا  
 سد ہر جائے تم سب کی موت و حیات  
 کہ عیش و خلد ہے بے بیخ و طیش  
 اور ا دن سب کو تھا خوب بیکار  
 وہ پاؤں جنہیں عرش تھا چومتا  
 پڑیں تو وہ ہو جائے کھل بصر  
 وہ ٹخنے جنہیں کیئے جان جہان  
 وہ پاؤں جو مرجع ہوں روز شمار  
 ہوا عرش کو فخر جن پاؤں سے  
 مگر باز اس پر ہی کافر نہ آئے  
 مجھے شہر کفار سے دے امان  
 کہ ہو نجاؤں بندوں کو پیغام رب

اور اوس کو جو حامی جو جنت مے  
 تھا ایمان لانا تو کیسا مگر  
 تو وہ روکتے اوس سے کہتے تھے یوں  
 اور آپس میں اس طرح وہ کہتے تھے  
 لئے اپنی حب در بڑا اک شقی  
 اور اس طرح کہینچا لگا گھٹنے دم  
 ہوئے سخت اپنے تاب روئے لگے  
 کہ لوگو اوسے مار ڈالو گے کیا  
 یہ سنتے ہی وہ کانفر بد گھر  
 پکڑ ریش انور کو فوراً لیا  
 جناب ابو بکر پیش ہوئے  
 بڑھے اور لیا انکو اوس سے چڑھا  
 حبیب حبیب خدا ہے وہی  
 ہوا بار ہوا سن رسالت کا جب  
 کئے آدمی اوس و خزیج کے آئے  
 اور اس شرط پر بیعت اون سب کی  
 ہمین ہو رہین دین پر ہی مقیم

قریشی وہاں سن رہے تھے اسے  
 پس بچا دل اون میں کسی کا اگر  
 یہ ساحر ہیں شاعر انہیں ہے جنون  
 نہ تم ایک مانو ہیں کاذب بڑے  
 گلوے مبارک میں ڈال اوسکو دی  
 تو حضرت ابو بکر نیک و شہیم  
 یہ فرمایا اعدائے اسلام سے  
 جو کہتا ہے رب ہے تمہارا خدا  
 جھپٹ کر گیا آپ کو چوڑ کر  
 اور اس طرح مارا کہ سر پھٹ گیا  
 تمہی جو اون کے قبیلہ کے تھے  
 زہے شان صدیق صاحب وقا  
 خداے نبی و خدا تھے وہی  
 مدینہ سے مکہ میں باہر طے  
 بیان آپ کا سن کے ایمان لائے  
 کہ تنگی فراغت خوشی ناخوشی  
 ہوئے ہم مطیع خدائے کریم

بجان آپ کی ہی اطاعت کریں  
 تو ساتھ اذکی تعلیم کے واسطے  
 رہے مصعبؓ ابن عمیرؓ دیر  
 یہ تھوڑے سے اصحابؓ پہنچے جو ان  
 یہ کی سعی اجراے اسلام میں  
 کہ گھر گھر میں ذکر خدا و نبی  
 سچہ مد نظر تھا اون اصحابؓ کو  
 ہوا اونکے اوپر یہ فضل خدا  
 اسے بیعت عقبہ اولین  
 ہوا تیرا ہوا ان سال جب بے قصور  
 تھستہ جو ان اور ایمان لائے  
 بخوف قریش آئے یہ سب کسب  
 اسے کہتے ہیں عقبہ ثانیہ  
 حضور مقدس میں موجود تھے  
 کھڑے ہو کے اون سے اونہوں نے کہا  
 سنو قوم میں ہیں بہت یہ عزیز  
 کہ ہم جان سے اپنے اہمال سے

جیسے جب تک ایمان پہ قائم رہیں  
 صحابی جو مصعبؓ تھے یہی گئے  
 نہ تعمیل فرمان میں کی کچھ بھی دیر  
 مکرہتہ ہو کر اتھون نے بجان  
 بخوبی روح میں ہلائے اور ہمیں  
 لگا ہونے ہر دل کو تھی غولگی  
 کہ دین کی ترقی ہو جو ہو سو ہو  
 کہ انصار اور ان کا لقب ہو گیا  
 میں اہل میر کہتے اور اہل دین  
 مدینہ سے آئے یہ شوق و فور  
 اور اللہ کے خاص بندوں میں آئے  
 حضور جناب نبی نصف شب  
 اور اس وقت عباس صاحب دلا  
 و لیکن مسلمان نہیں تھے ہوئے  
 جو اہل مدینہ ہو تم با و فسا  
 بہت پسے اور ذی اہم با تمیز  
 محافظ مسعود بھی ہیں آبپا کے

یہاں پر جو ہے کفر و شرک اس سبب  
 ہمیں چھوڑ دین ترک مکہ کرین  
 بخوبی یہ خدمت جو تم کر سکو  
 نہیں تو ہے کیا فائدہ تم انہیں  
 پیارے ہیں نورِ نظر سے کہیں  
 یہ انصار بولے کلامِ آپ کا  
 زبان مبارک سے بھی کچھ حضور  
 تو سرور نے کچھ آیتیں وہاں پڑھیں  
 پھر اون سے کہا تجھے بیعت کرو  
 کہ ہر حال میں تم رہو گے مطیع  
 خوشی ہو یا کہ ہونا خوشی  
 پر اللہ کے واسطے دو گے مال  
 کرو گے اور احرجب لاؤ گے  
 بچو گے بچاؤ گے اور دن کو بھی  
 ملاست کی پروا کرو گے نہ کچھ  
 کرو گے مدد اور حفاظت بھی یوں  
 جو دشمن ہوں اون سے لڑو جان دو

یہ مد نظر آپ کو ہے کہ اسب  
 مدینہ کی رونق ہوں تم سے ملین  
 خدا داد دولت مبارک ہو لو  
 یہیں رہنے دو تا کہ ہم خوش رہیں  
 ہمیں ان سے محبوب کوئی نہیں  
 بخوبی سنا اور سمجھ بھی لیا  
 کرین ہم سے ارشاد تا ہو سرور  
 کہ سنلو یہ ارشاد سب برین  
 پر اس شرط پر یاد اسکو رکھو  
 خدا کے یہاں تا ہوں رہتے رفیع  
 فراغت ہو یا تنگدستی کبھی  
 اطاعت شریعت کی بے قیل و قال  
 جو ہے نہی باز اس سے سب آؤ گے  
 اور اللہ کے کام میں تم سبھی  
 کوئی کچھ کہے تم سنو گے نہ کچھ  
 کوئی جان کی اپنی کرتا ہے جون  
 غرض مال اور جان قربان کرو

اگر ایسا کرو گے تو ہو جنتی  
 کہا بیچ ایسی ہے یہ واہ وا  
 نہ چوڑینگے اسکو کبھی جیتے جی  
 ستور و رشونین ہے لکھا  
 بڑ ہے اور پکڑ دست اقدس لیا  
 کہ اے اہل حق تم نے مجھ سے  
 سزا ملے ہے کہ اے دوستو  
 کرو جن و انسان پر اب جہاد  
 لڑیں اوس سے ہم چڑے آپے  
 یہ کسکراؤ ہون فی بصدیق دلی  
 یہ درخواست کی مشاد حکو کریں  
 کہا حکم مولا کا ہے انتظار  
 کہا اے رسول خدا ہر بان  
 جو کچھ عہد ہے اوسکو ہم توڑ دیں  
 مگر ڈر یہ ہے جب ہوں غالب حقیر  
 یہ سنکر تپے آپ اوریون کہا  
 میں تم سے ہوں اور مجھے تم لوگ ہو

یہ سنکر خوشی سے ہوئے دل نوی  
 ہے لہی شہد اسمین بڑا قاندا  
 خلاف اسکے مانین نہ ہم ایک کی  
 کہ سٹڈ زرارہ نے جب یہ سنا  
 اور اس طرح اون مومنوں سے کہا  
 کہ کرتے یہ بیعت ہو تم کس لئے  
 عسکراور عجم سے لڑو جان دو  
 وہ بولے کہ ہاں ہاں جو کچھ بادا یاد  
 کریں صلح اوس سے جو کوئی کرے  
 بصد جوش بیعت پیہر سے کی  
 مدینہ میں تشریف اب لیچا میں  
 نہیں کرتے تہیج کم ہم کار و بار  
 ہمارے اومان لوگوں کے درمیان  
 اور ان لوگوں سے قطع بالکل کریں  
 مقرب وہ ہوں ہم زمین دور دور  
 کہ ایسا نہ ہو گا یہ کہتے ہو کیا  
 لڑوں اوس سے بیشک کہ جس سے لڑو



کروں صلح تم جس سے ہو صلح جو  
 نو خورج سے دس اور دو اوس سے  
 کہا جو کیا ہتے یہ انتخاب  
 رہو قوم کے اپنی اپنی کفیل  
 کہا بن عبادہ نے خوش ہو کے یوں  
 یہ ہیں منتظر حکم کے اے حضور  
 عرض جب مدینہ میں پہنچے یہ جب  
 کہ گھر گھر صدام اللہ اللہ کی تھی  
 خدا اور نبی پر فدا ہو گئے  
 جد ہر دیکھئے اہل حق اہل حق  
 مدینہ میں یوں ہیں غرض دن بیا

نہو فرق اور ہولین ہیں سو بھو  
 جوان آپ نے منتخب کر لئے  
 ہے شورہ سے جبریل کے انتخاب  
 اور امت کے ہم ہیں کفیل و وکیل  
 سحر تک ہم اعدا کو کہ دین زبون  
 کہا یہ نہیں حکم رب غفور  
 برسے لگا نور احب لال رب  
 بجان ہر طرف ذکر شوق نبی  
 محبت میں حق کی فتا ہو گئے  
 منور زمین آسمان کے طبق  
 خوشی ان کو اعدا کو جیت اکٹھن

حکم ہجرت نازل ہوتا اور ہجرت فرمانا حضور علی کا اور رونق افروز مدینہ ہوتا

ہوا پھر یہ حکم خدا آپ کو  
 قریشی اوسی شب ہوئے جمع سب  
 لیا گیسر بس حجرہ پاک کو  
 ہوئے حج ان کا ارادہ ہے اور  
 بلا کر دیا اپنی حب اسلا

مدینہ کو مکہ سے ہجرت کرو  
 پے قتل پیغمبر زمی نسب  
 پیغمبر نے سمجھا کہ یہ زشت خو  
 تو حضرت علی و بی کو بقصور  
 ہوئے ساتھ صدیق صاحب وفا

شب است بفضل خداے کریم  
 رہے مثل اندھون کے کافر سی  
 چلے آئے دولت سرا میں جو وہ  
 بعد یاس وہاں سے پہرے اوچلے  
 اسطرح وہ زشت پتے تیز پلے  
 کہو ترکی چونچ اور مکاری کا ہی  
 کہ جاتے جو اس میں توحب لاتا  
 تو بایوس ہو کر وہاں سے پہرے  
 مفصل کتابوں میں جو حال سب  
 جو کچھ اوس میں ہے نظم کرتا ہوں میں  
 بدینہ میں جب اس کا چرچا ہوا  
 زمین آسمان سے یہ بڑھ جائیگی  
 وہ مشتاق دیدار پاک نبی  
 سراو آنکھیں رنگائے ہوئے  
 حسرت گاد سے دن چڑھے تک ضرور  
 بچہ اپنے گرو نکو پلٹ جاتے  
 شہر بار ہوں تھی کہ اٹھارہ دن  
 مہینہ ربیع الثانی کا تھا

گئے غار میں اور ہوئے وہاں مقیم  
 کہ خاک اوکی آنکھوں کے اوپر پڑی  
 تو پایا وہاں شاہ ابرار کو  
 نشان قدم دیکھتے دیکھتے  
 در غار پر پہونچے دیکھا کہ ہے  
 ہے جالاتنا اس سے حیرت ہوئی  
 نہ رہتا نہ یہ جہنم ہاے حمام  
 مگر حیرت جو میں تھے ہر دم لگے  
 فتوحات ہی سے میں لگتا ہوں اب  
 وگر نہ کتا میں بڑی اور میں  
 کہ تشریف لاتے ہیں خیر الوری  
 زمانہ کی آنکھ اس پہ لپجائیگی  
 بعد شوق لینے کو آتی تھی  
 ولی شوق اپنا بڑھائے ہوئے  
 ودرہ دیکھتے تھے ہر وقت و فور  
 دل زانکا مونہ میں بہلاتے تھے  
 بدینہ میں پہونچے شہر سلین  
 اور اس جا پہ راوی نے ایسا کہا

کہ اوس دن بھی آئے رہے منتظر  
 بڑی اک یہودی کی ناگہ نظر  
 کہا اوس نے ہاں کیوں پلٹ کر چلے  
 یہ سنتے ہی پلٹے وہ مشتاق ب  
 نظر پڑتے ہی جان میں جان آگئی  
 نہ جاموں میں پہوئے سماتے تھے وہ  
 فقط مرد کیا خوش ترین یہ عورتیں  
 مسرت کا ادنیٰ کروں کیا بیان  
 یہ اشعار شکر یہ پڑھنے لگیں  
 ہوا بدر کامل کا ہم پر طلوع  
 سب انصار جان باز پروانہ سان  
 علم کا پریرہ ہی اوڑنے لگا  
 نبی مہر اور ماہ صدیق تھے  
 یہ شوکت بڑی اور ہوا ایچہ بندہ  
 اوڑی گرد اور ہو پنے افلاک پر  
 زہے جاہ اقبال اور اوج و موج  
 سر پاک پر سایہ گستر علم

بدر ستارے مدیتہ کو پہر  
 سواری سلطان دارین پر  
 وہ آئے تم آئے ہو جن کے لئے  
 کہا اسے قبضہ میں آفاق سب  
 کیلے غنچہ دل گئی بیگلی :  
 دل و جان خوشی سے گنوا تھے وہ  
 نہ تہین فرط شادی سے کچھ آپ میں  
 کہ خوش ہو کے انصار کی لڑکیاں  
 کہ طالع ہوا بدر اقبال و دین  
 شروع اور اقبال ہے اب شروع  
 ہوئے گرد و سرور کہ قربان ہو جان  
 زمین و زمان نے کہا حربا  
 ستارے وہ سب اہل دین ہو گئے  
 ہوا ہو کے قربان فدا ہو گئے  
 کیا اوسکو جو روں نے کحل بصر  
 ہوا شاہ ایسا کسین اور نہ فوج  
 فدا عرواح بلال ہر ہر قدم

۱۔ وہ اشعار  
 طالع علیہ السلام  
 و دیگر علیہ السلام  
 ابراہیم علیہ السلام  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام

بنارس میں جس جلالِ طیبہ تھا  
نرضیوں ہین تشریف لا کر حضور  
بنام مسجد خاص کی پڑ گئی  
لئے مکہ سے پاس اپنے یلا

کہ ہر ذرہ ہنسا ہر دمہ لا کلام  
جو شیرے تو با صد ہزاران سرور  
اور اہل و عیال اپنے فوراً بھی  
اور انصار میں بہائی چارہ کیا

حکمِ جہاد نازل ہوتا اور تیاری جہاد غزوہ اول نہشت سرور نام مصلح ابوالفتح

سنو دوسرا سال ہجرت سے تھا  
کرو کافروں سے جہاد و قتال  
ہوئے مستعد آپ ہر جہاد  
لگا ہونے تیار سامان جنگ  
ہوئی پہلے ابویہ شکر کشی  
جس میں لئے آپ مردانِ کار  
جو دیکھا ادھون نے یہ اقبال و جاہ  
مدینہ پلٹ آئے سردار دین  
جہان آپ با فوج عازم ہوئے  
گئے خود بدولت نہ جس جنگ میں

تو یہ حکم اللہ نازل ہوا  
پہ تعمیل فرمانِ رب جلال  
کہ مغلوب ہوں کافر نامراد  
زرہ خود بکترستان و خدنگ  
بعدِ حشمت و جاہ فرعی  
ہوئے طیبہ سے سوئے ابوالسوار  
اطاعت کی اور صلح بھر پناہ  
محب خوش ہوئے اور اعدا حین  
رکھو یاد کہتے ہین غزوہ او سے  
تو اہل سیرا و سکو شریکین

اول سری حضرت ابو عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ

جو حارث کے تھے ابو عبیدہ پسر

وہ افسر ہوئے ساتھ اصحاب پر

نشان سفید ایک اونکو ملا	اور اس طرح ارشاد اون سے کیا
قریشی جو ہے قافلہ او سپ جاؤ	کر حسلہ اور اون کو مارو دباؤ
مجاہد ہو پوچکر ہوئے کامیاب	گئے بہاگ ڈر کر وہ خانہ خراب

### دوم سریہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیکھ کہتا ہے راوی صداقت پناہ	جو ہو پئے حضور رسالت پناہ
خبر یہ کہ جاتے ہیں ملکر قریش	لئے قافلہ شام کو مثل حبیش
مقرر ہوئے تیس مردان کار	معہ حضرت حمزہ خوش تبار
دیا اک نشان سفید اونکو بھی	کہ جب اوڈلیہ نہ تم اے جبری
روانہ ہوئے وہ بھی باکرو فر	سر قافلہ بھٹا العین بدگر
لقب جس کا بوجھل سر عون ہے	لئے تین سو مشرک زشت پے
پھر اوس سے نہ اک بال بیکا ہوا	جو اونین خرد مند تھے اے فت
نہ اونکی بدولت ہوئی اونین جنگ	گئے دل ہی دل میں وہ سب ہوئے تنگ
چلے آئے طیبہ کو بیکھ باسرور	ہوئے حاضر بارگاہ حضور

### سومی سریہ حضرت سعد وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پھر آئی خبر یہ کہ اک قافلہ	روان ہے معہ زاد اور راحلہ
جو تھے سعد وقاص عالی مقام	بحکم جناب رسول انام
گئے تیس مردون کو ہمراہ لے	مگر اہل طغیان نہ اون کو ملے

غزوہ اعلیٰ علام ظفر سناط جانب البواط و بدر اور نہ ملتا قافلون کا

بیکہ کہتا ہے راوی شیرین زبان  
 لیے ساتھ دو سو جوان نامور  
 ولیکن نہ بھرتا قلہ بھی بلا  
 گئے گئے تشریف پر بد پر  
 ہوئے رونق افزا سب طیبہ حقور

کہ بعد اسکے سرور اکون و مکان  
 بڑے سوئے ایوا بلا کر فتنہ  
 ہوئے آپ طیبہ بین رونق افزا  
 ملے قافلہ سے نہ مان بھی مگر  
 لکھون بد زکی فتح اب با سرور

فتح بد رو کا مینا بی جان آشاران سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین

بہلے میرے ساتی تہیلا ہوتا  
 فضا غٹ پین اہل ذوق و سرور  
 چمکا دے مجھے ہی میرے سا قیا  
 پلا تیز ایسی کہ ہو جباؤن دست  
 وہ سہ آتش دے مٹی معرفت  
 تو ہی تو نظر جھکوانے لگے  
 جو ہو آرزو تو تیری آرزو  
 تصدق ہی میں اپنے فشاں کے  
 تو عجوبہ بخت رحمت و وسرا  
 کروں بد زکی فتح کا اب بیان  
 عداوت جو کفار کو تھی وہ سب

ترقی پر دائم رہے میرے  
 کہ قربان ہوں تجھ پر تیرے حضور  
 محبت میں تیری ہوں میں بھی فنا  
 گیا ہوں تیرے در پہ پیلائے موت  
 ترا جلوہ آئے نظر شش جہت  
 میری آرزو اب نہ کانے لگے  
 ۲ ہو جہت و جو تو تیری جہت و جو  
 ادھر بھی ذرا دیکھ سنے دیکھ سنے  
 نہ رہ جائے تشنہ کلامی ترا  
 بتاؤن فصاحت و لطف زبان  
 اور اونکے وہ شورے چوتے روز شب

کہ جیسے بنے اہل اسلام پر  
 غرض اس طرح ان سے کچھ لاگ تھی  
 تو اسکو مسلمان ہی تھے جانتے  
 عدو کو کسی ڈھب ترقی نہو  
 نہ رہ جائے روز اونکی طاقت گھٹے  
 بجے شرق سے غرب تک کو س دین  
 جہان تاجہان ہوں یہیں فتح مند  
 رہے بول بالا ہمارا ہی اب  
 یہ مٹ جائیں اعدائے رحمن ہین  
 کہ آئے حضور رسالت خیر  
 کیا آپ نے ایک لشکر تیار  
 اور آئے مدینہ سے باہر حضور  
 سچا اور تھے سب تین سواور کئے  
 تھے ستر شتر اور دو باد پاؤں  
 ہوئے آکے شامل کہ جائیں لڑیں  
 تو سرور نے نابالغ اون کو کہا  
 ولیکن نہ لوٹے جناب عمیرؓ

ہوں غالب مشاویں انہیں سرسبز  
 کہ گویا دون ہین بہری آگ تھی  
 اونہیں بھی یہ لو تھی یہ تھے چاہتے  
 جو کچھ رکھتے ہین مال و زر زشت خو  
 ہماری جماعت ہی ہر دن بڑھے  
 نہ چوڑیں بمقدور کا فر کہیں  
 ہمارے علم چرخ سے ہوں بلند  
 کہ ہم ہین عباد اور خاصان رب  
 گروہ شیطین ہین شیطان ہین  
 لئے جاتے ہین قافلہ خیر و شر  
 کہ تھے سب جبری منچلے مرد کار  
 لیا جائزہ فوج کا با سرور  
 کہ غالب ہوا کہ ایک لشکر یہ بھی  
 سوا اونکے لڑکے بشوق غم  
 اور اللہ کو اپنے را جی کرین  
 کہ تم لوٹ جاؤ نہ سہرہ لیا  
 رہے ساتھ رو پیٹ کر واہ شیر

ابو سفیان تھا افسر قافلہ  
 یہ دی اہل مکہ کو اوس نے خبر  
 کہ حملہ کریں قافلہ لوٹ لیں  
 کہ فوراً ہماری اعانت کرو  
 نہ دیکھو گے ہر ہر سکوزندہ کبھی  
 ملی اوٹکو مکہ میں جب یہ خبر  
 کیا جلد اک شکر آراستہ  
 سوئے ہر مکہ سے راہی ہوئے  
 زیادہ عدد میں تھے دس سو سے وہ  
 کمی تھی سلع کی نہ سامان کی  
 مگر قافلہ راہ کتر اگیا  
 تو یوسفیان نے یہی چاہا کہ اب  
 نہیں کچھ ضرورت کمک کی بہن  
 ولیکن نہ بوجھل مردود سے  
 کہایوں پلٹ کر نہ ہم جائیں اب  
 چلین بدرپردہ ہین دیری کریں  
 کہ دہاک اپنی اون لوگوں پہ بیٹھ جائے

یہ اخبار سنکر پریشان ہوا  
 محمد کا یہ حزم ہے بس  
 خبردار اب ہے یہ لازم تمہیں  
 گئے دور نہ ہم ہم سے تم ہاتھ د ہو  
 گئے ہم ہی سب اور سب مال ہی  
 اعانت پاؤں سب نے باندھی کر  
 بڑے ساز و سامان سے پرستہ  
 کہ جانیں بھی اور مال بھی بچ رہے  
 تلے جنگ پر دل سے یکسر تھے وہ  
 چھپے تھے نزدیمین وہ شفقی  
 نہ اس فوج سردار دین سے ملا  
 سوئے مکہ کی پلٹ جائیں سب  
 ہلاکس لئے کلفت رہ سہین  
 لگی پیش اوس نے نہ مانا اسے  
 یہ جاہ و چشم اپنا دکھلائیں اب  
 سنائیں خوشی اور شرا بین پسین  
 نہ آئندہ آنکھ ہم سے کوئی ملائے



بلاد غدغه قافلے آئیں جائیں  
 وہ کافر غرض کوچ کرتا ہوا  
 حضور رسالت یہ آئی خبر  
 مگر فوج کمکی چلی آتی ہے  
 صحابہ سے اپنے کیا مشورہ  
 ولیکن یہ مقدار نے عرض کی  
 جو موسیٰ سے است نے اونکی کہا  
 لڑو دو نو ہم یہاں ہیں بیٹھے ہوئے  
 نہوں اونکی مانند ہم تو کہی  
 ہوئے شاداؤن سے یہ ستکر حضور  
 کیا پر یہ ارشاد اصحاب سے  
 اور اس سے یہی تھی غرض آپ کی  
 کہ ہنگام ہیجت یہی تھا کہا  
 اوسی وقت سعد معاذ جری  
 جواب آپ لیتے ہیں انصار سے  
 کہ ہے جبکہ انصار کا یہ جواب  
 لڑیں آپ ہم بھی لڑینگے سبھی

پہر ایسا خیال اپنے دل میں نہ لائیں  
 چلا بدر کے جب قریب آگیا  
 گیا قافلہ راستہ کاٹ کر  
 ہماری طرف ہی بڑھی آتی ہے  
 توشیحین نے جو کسا سو کسا  
 کہ اے حق کے پیارے رسول ادنیٰ  
 کہ موسیٰ توحب اور تیرا خدا  
 تیرے ساتھ اب کون جاے لڑے  
 کرین جان فدا با ہزار ان خوشی  
 دعا دے کہ حامی ہو رب غفور  
 کہ اے مومنو مشورہ دو مجھے  
 کہ معلوم ہو راے انصار بھی  
 محافظ رہیں گے صباح و مسا  
 کٹرے ہو گئے ادریون عرض کی  
 کیا اپنے ہاں تو کہنے لگے  
 جو بی وحی ہی آئے رسالت مآب  
 اگر حکم ہو تو سمت درین بھی

غار صہب  
 رات  
 قافلہ  
 حوا  
 رب  
 لڑو  
 بیٹھے

ابھی کو وجہ باین تامل نہو  
 رہ حق بتائی بہین آپ نے  
 محبت نہیں جان کی ہسکو ذرا  
 قدا ہمتو میں ہو چکے آپ پر  
 نہ ہے بخت گر آب پر جان جا کے  
 یہ سمجھے تھے ہیں عازم تافلہ  
 تو ہمسے نہ رہتا کوئی اپنے گھر  
 ہوئے آپ خوش یہ دعا دنگودی  
 بلائی تھی ساتی نے ایسی شراب  
 خدا ہی خدا اونکے پیش نظر  
 دہین پر عجب کم شہ دو جان  
 ہوا بدر کا عزم بالجزم بس  
 ملک رشک سے تک رہے تھے تمام  
 عجب کرو فر تھا عجائب جلال  
 شہنشاہ سے شان رحمت حیان

سیا مان برحق رسول آپ کو  
 شریعت سکھائی جو میں آپ نے  
 پیارے میں آپ اور حکم آپ کا  
 نہیں جان جانے کا ہسکو خطر  
 تو سمجھیں کہ سب مدعا تھے پائے  
 اگر علم ہوتا ہسین جنگ کا  
 قدا اور قربان ہیں سب آپ پر  
 کہ راضی ہے تم سے اب تو می  
 کہ جل ہیں کے دل ہو گئے تھے کباب  
 خدا تھا او دہر رخ وہ کرتے جدہر  
 بنائے گئے تین نور انسان  
 تھی فسح و ظفر فوج کے پیش و پس  
 رہے شہریار و رہے احتشام  
 بحر مل گئے تھے جلال و جلال  
 تلے شکری بھیجے خونریز یان

ملنا حضور قدس اکرم کا ایک صمیمی و امدیدی فرمانا حال قریش کو

معاک صحابی کے شکر سے دور

یہ کتا ہے راوی کہ ناگہ حضور

ضمیری جو سفیان تھا اوس سے ملے  
 کہنا میں ضمیری ہوں اور آپ بھی  
 یہ فرمایا جب تک نہ بتلائے گا  
 کہ کیا عوض ہے بتانے کا پھر  
 یہ فرمایا بتلا تو حال قریش  
 فلان روز مکہ سے ہیں وہ چلے  
 یہ فرمایا اچھا تو یہ ہی بتا  
 کہا وہ فلان دن چلے طیبہ سے  
 کہا اوس نے اب آپ بتلائے  
 تو بس سخن میں باء اوس سے کہا  
 یہ سمجھا عراقی ہیں یہ اس لئے  
 کہ شاداب ہے سرزمین عراق  
 جناب رسالت نے جو ما کہا  
 کہ نطفہ سے ہیں ہم بنے بیگان  
 عرض اس سے یہ تھی کہ کفار پر  
 ہوئے متصل بدر کے جب خیام  
 کہ پانی نہ تھا وہاں بہت ریت تھی

کہا کون ہے تو بتا ہمسکودے  
 یہ فرمائے کون ہیں اے جری  
 نہ بتلاؤں گے ہم بھی تجھ کو ذرا  
 سنوں آپ کیا مجھ سے ہیں پوچھتے  
 کہا یہ سنائیں نے بے رنج و طیش  
 یہ سچ ہے تو بس آج یہاں آگئے  
 محمدؐ کا بھی حال کچھ ہے سنا  
 یوں ہیں ہے تو وہ بھی قریب آگئے  
 کہ کون آپ ہیں یہ تو فرمائے  
 کہ پانے سے ہیں ہم وہ چپ ہو رہا  
 او نہیں پانے والے عرب کہتے تھے  
 عرب زمین خشک بالافتاق  
 مراد آپ نے اوس سے نطفہ لیا  
 نہیں ریب اور شک کا اس میں نشان  
 نہو حال ظاہر نہ پائیں خبر  
 لکھا ہے کہ اس طرح کا تھا مقام  
 صحابہؓ نے اگر گذارش یہ کی

کہ حاجت ہے غسل و وضو کی حفظ  
 خدا نے یہ برسیا ابر کرم  
 خراب اور پریشان اعدا ہوئے  
 یہ خباثت منذر نے پھر عرض کی  
 تو بہتر و گرنہ کنوے کے قریب  
 وہیں آ کے جبریل نے بھی کہا  
 کہ اٹھ کر بیان سے وہاں ہو قیام  
 اسی جاہو کے آپ رونق فزا  
 وہ تھیا حمد ستر ہون رمضان کی  
 بڑی جبرخ ہفتم سے وہ سر زمین  
 ہوئی وہ جنگ مہبط جبریل  
 نہیں بلکہ اللہ تھا اونکے ساتھ  
 دو عالم تھے اونکے ہی زیر قدم  
 جہاندارین کے لئے ساکنان  
 ہوئے اوسمیں مشغول ذکر و دعا  
 کئے ہاتھ میں تیغ عریان علم  
 اوہر کافرون نے جائیں صفین

پیاسے بھی ہین اور پانی ہے دور  
 ہوئے خوب سیراب وہ خوش شیم  
 کہ کچھ دھوا دھان جہان ٹہرے تھے  
 اگر ٹہرے ہین بیان بجکم قوی  
 ٹہرے کہ جا اچی ہے اے حبیب  
 کہ خباثت منذر کا بھیہ مشورا  
 مناسب ہے شاہ ذی احتشام  
 کہے تو کہ جنگل میں منگل ہوا  
 کہ اوڑنے پھرے لگے اے اخی  
 کہ تھے جلوہ گر آپ اور مومنین  
 لگی تھی وہیں چشم رب جلیل  
 پہنچنا تھا عرش ہر اک کا ہاتھ  
 وہ مخدوم تھے اور ملائک خدم  
 بنایا صحابہ نے فوراً و بان  
 ابو بکر صدیق صاحب و فائز  
 تھے پرہ پر سر کے نہ پس اک قدم  
 نکلے جنگ پر یہ ہی تارین

چاچم لگین کرنے تیغین دہان  
 ظفہ اہل حق پرندہ الی ہوئی  
 تعالیٰ اللہ اور نگاہ جوش و خروش  
 نشان سب مہاجر کا اون کو ملا  
 علمدار تھے سعد سب اوس کے  
 بنے میمنہ میسرہ اور جناح  
 دلا اور جوان مین سے تھے منتخب  
 بنفس نفیس آپ نے پروہان  
 برابر برابر جمعی تھیں صفین  
 سوا و عسیرینہ کا سینہ ذرا  
 تو لکڑی چوڑا اونکے دی سپٹ پر  
 صفین جب برابر برابر ہوئیں  
 ہوا کہ فوراً یہ فاروق کو  
 پلٹ جاؤ لڑتے ہو اللہ سے  
 تو بولا ابو جہل کافر لعین  
 ہبلابے لڑے ہم پلٹ جائینگے  
 ہمارا جور و کا گیا قافلہ  
 یہ سنکر ہوا اونہیں بس اختلاف

لگین چڑھانے کٹانی کمان  
 کہ ہیبت جہان پر تھی چہائی ہوئی  
 اوڑے ہوش کے دیکھ کر اونکو ہوش  
 جو مصعب تھے ابن عمر یا وفا  
 تو جبابہ مندر بھی خرزرج کے تھے  
 مرتب ہوا قلب بہر سلاح  
 ہوئے افسر ادنیٰ وہی سب کے سب  
 صفوں کو بھی دیکھا اور اونکے نشان  
 کہ بنیان مرصوص کیئے جنہیں  
 جو سردار نے دیکھا ہے صف سے بڑا  
 کہ ہٹ جاؤرا پیچھے اے نامور  
 تو رفیع بن اسود بڑا بھڑکے  
 کہ تم جاؤ سمجھاؤ ان سے کہو  
 جو فاروق ادن سے یہ کہنے لگے  
 کہ ہم قبا یو پا کر پلٹے نہیں  
 عوض اپنے مقتولوں کا پائینگے  
 چھپکائیں حزامانہ جو صلہ  
 کہ بعضے تو کہنے لگے صاف صاف

جانب کمان  
 جہاں جہاں  
 صلح

مناسب یہی ہے کہ ہم لوٹ جائیں  
 یہ تھا اونکے سرداروں کے دل میں ڈر  
 کہ مقتول ہوں گے قحطان اور قحطان  
 اگر اوسنے چلنے نہ دی ایک کی  
 تو عقبہ ویدرا اور شیبہ وہاں  
 وہیں حبشہ مان عالیجناب  
 ادھر سے بڑھے باہر اراعتشام  
 بتا پہلے دوہ کو تم کو کون ہو  
 مگر اوس سے جو ہم سا ہون ذی نسب  
 تو بس حضرت حمزہ نے یہ کہا  
 میں وہ عیدہ مطلب کا فرد نہ ہوں  
 کہا انا تم ہو مقابل مرے  
 کہا ایک ہیں شیر پروردگار  
 دویم یہ عیدہ ہیں جیف فہن  
 تو حضرت علیؑ کے مقابل وید  
 جناب عیدہ سے شیبہ لڑا  
 چقا حاق چلنے لگی تیغ تیرن

نہ دین جان ہلاکت سے خود کو بچائیں  
 کہ پھر دے چکے ہیں محمدؐ خبر  
 بہت اس سے خلیجان تھا اوکو دان  
 کہ سر پر کھڑی ٹاپتی موت تھی  
 قحطان کے صف کے کہ دین اپنی جان  
 علی اور حمزہ عیدہ شتاب  
 کہا عقبہ نے تم نسب اور نام  
 کہ ہلوگ ہوتے نہیں جنگ جو  
 کہ ہم ہیں شریف اور عالی نسب  
 میں حمزہ ہوں شیر رسول خدا  
 کہ دشمن کو اپنے ابھی ماروں  
 یہ دو کون ہیں پھر بتاؤ مجھے  
 علی بن ابی طالب نامدار  
 عدو کش بھی اور شہ سوار زین  
 ہوا تم کے آیا بزم شیر پر  
 او دہر حضرت حمزہ سے وہ بڑا  
 غضب تھے دلا اور غضب جت و تیز

چمک اونکے تیغوں کی تھی چرخ پر  
 براون دونوں نے ایک ہی دم میں دن  
 مگر شیبہ نے چٹ عبیدہ کا پا  
 تو دونوں نے اس کو بھی مارا وہیں  
 عبیدہ کو فوراً اٹھائے گئے  
 روایت ہے اوس دن جناب نبی  
 نہایت تضرع سے سجدہ میں تھے  
 گری دوش اقدس سے ناگھر روا  
 یہ کی عوض اسے سرور و جہان  
 قبول آپ کی ہو چکی ہے دعا  
 اسی حال میں آگئی نیت دسی  
 ہوئے آپ بیدار اور یوں کہا  
 عنان تگا ور کو ہتا بٹے ہوئے  
 یہ آئے بفردمان عز و جل  
 دیا حکم اللہ وائے بڑ ہیں  
 پڑھی پہر یہ آیت کہ ہے عنقریب  
 اٹھا کر اوس وقت کچھ ٹھکریان

معجزہ

جھپکتی تھی چشم فلک دیکھ کر  
 کیا قتل اونکو ہوئے جان ستان  
 دیا کاٹ بوڑھے تھے وہ باون  
 ذرا دم بھی لینے وہ پایا نہیں  
 خدا ان کا تھا اور خدا کے یہ تھے  
 اوسی سائبان میں حضور قوسے  
 دعا فتح و نصرت کی تھی کر رہے  
 جناب ابوبکرؓ نے دی اوڑھا  
 دعا ہو چکی آپ ہیں کا حیران  
 خدا فتح و نصرت کرے گا عطا  
 یوں ہی توڑی سی دیر حالت رہی  
 مبارک ہو آئے یہ عون خدا  
 ہیں جبریل ہتیار باندھے ہوئے  
 کچھ فرما کے باہر جو آئے نکل  
 لڑیں دین کی اب اعانت کریں  
 فراری ہوں دین لپٹ یہ بد نصیب  
 دیا پھینک اونکو سوئے دشمنان

یہ روایت ہے کہ جب حضرت علیؓ نے اپنے چہرے پر زخم لگایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یَا عَلِیُّ، اِنَّكَ لَمِنْ اَشْرَفِ النَّاسِ" (اے علیؓ، تو انسانوں میں سے اعلیٰ ترین ہے)۔

سچہ کہتے ہیں یار و حکم میں حرام  
 سچہ معلوم اوس وقت ہم کو ہوا  
 خدا و انون نے تیغ لایا ہے  
 خباہت لگی چلتے تیغ دو دم  
 جو شیر اتو بس گھاٹ تلوار کا  
 وہ کاٹا اونکی تیغوں کی تھی الامان  
 وہ اسلام کے شیر پہرے ہوئے  
 مقابل جو آیا دو ٹکڑے ہوا +  
 بہت اونکو تھے گر چہ غازی جری  
 نبی پر عنایت کو کھاحر کیا  
 سوئے میمنہ آگے عجیب ریل  
 سوئے میسرہ آگے میکال بھی  
 نہ ہے خشت و جہاد سلطان دین  
 تھے میکال بھی جن کے خدا نگہدار  
 مددگار اللہ و انون کے تھے  
 ہلاکون اب اون سے انکھیں ملائے  
 لکھا ہے سراقہ تھا نامی بہت

لگین ٹھکران اونکے آکر تمام  
 طباقونہ کت کر پڑنے لگا +  
 عدد وہ میں جانے لگے جان سے  
 جو سبھا گا کوئی تو رہا کوئی جم  
 غضب تھا کہ اوس سے اوڑنا پڑا  
 تھی لرزان بی جان تھی جان میں جان  
 یہ رو بہ کی جرأت کہ اون سے لڑے  
 ملک کہتے تھے واد وصل علی  
 ولیکن خدا کی ہے شفقت بڑی  
 کہ ہم ہر طرح ساقبہ میں بر ملا  
 ملک پانوساٹھ بے قال وقیل  
 فرشتے تھے پانوساٹھ اخی  
 تھے شکری جن کے روح الامین  
 عیان جن سے تھا فضل پروردگار  
 لپک کر وہ کفار کو مارتے  
 ملائے وہی جان سے جو کہ پیائے  
 اور اعدائے حق میں گرامی بہت



نہ کفار میں کوئی مثل اس کے تھا  
 بہت اس سے قوت تھی کفار کو  
 تو شیطان ملعون بھی مدد دیکھ کر  
 سراقہ کی صورت میں ظاہر ہوا  
 فرشتوں کو دیکھا تو ہلکا لعلین  
 وہ ہرگز نہیں ان کو آنظر  
 جو تھے بوجہ انیل نامدار  
 لڑائی ہوئی سخت ادن میں مگر  
 یہ جہاں ادنوں نے کہ سامان لین  
 ابھی صبر کرنا ذرا چاہئے  
 کہ اتنے میں معبود ہیں آگیا  
 کہ اس ضرب سے بیٹھ وہ ہیں گئے  
 کہ تادیرو نو میں چوٹیں چلیں  
 گرا ایک گڈھے میں بے ساختہ  
 لیا مار غازی نے وہ بھی شکار  
 یہ کہتے ہیں حضرت علی ولی  
 کہ سعد بن حنیفہ سے ایک ٹیلہ پر

نہ اس جنگ میں تھا وہ آیا ہوا  
 کہ لڑتا لڑتا بھی تھا زشت خو  
 کہ بے دل ہیں کفار اب سرسبز  
 کہ شاید بڑ ہیں دل ہو کچھ حوصلہ  
 کہا یہاں گذرا اپنی اصل انہیں  
 جو اس جنگ میں مجھ کو آیا نظر  
 بڑ ہے تاجیہ وہ میرا شکار  
 ہوا قتل آخر وہی بد گھر  
 تو حضرت عمرؓ نے کہا ہاں تمہیں  
 کہ میدان ہم لیلین کفار سے  
 اور اس زور سے دارا و نپر کیا  
 سنہل کر مگر اس سے لڑنے لگے  
 وہ عاجز ہوا وہاں سے بھاگا لعلین  
 کہ ہوش و حواس اس کے تھے باختہ  
 اسے زور بازو ہے کارزار  
 کہ آیا نظر ایک کافر شقی  
 بہت گرم پیکار تھا اخیرہ

اوسى نے شہیدان کا دُعا قبول کر لیا  
 عسائی تم بھی آؤ مقابل مرے  
 میں سنتے ہی جون برق اوس پر گیا  
 مٹھائیں کہ مجھ پر نہ سید گر پڑے  
 کیا مجھ پہ جھٹ وار تلوار کا  
 کیا وار میں نے کہ کاٹی زرد  
 مری پشت ہی سے بڑا کر کے ہاتھ  
 وہ ہو کر دو پارہ وہیں گر پڑا  
 یہ لے دار میرا کہ حمزہ جون میں  
 میں وہ عبد مطلب کا فرزند ہوں  
 یہ فرماتے ہیں آپ حضرت علیؑ  
 کبھی قتل کرتا تھا کفار کو  
 کہ میں خیریت اور خوشی سے حضور  
 کہ آئودہ خون میں ہوئے سرسیر  
 خدا کے یہ ہیں اور خدا ان کا ہے  
 خدا کے لئے جان یہ دے چکے  
 جو احدا نے یہ کاٹ تلواروں کے

با واز پھر مجھ سے کہنے لگا  
 چکا دون مزے جنگ دیکار کے  
 وہ اس طرح مجھ پر ڈلا اور بٹرا  
 وہ سمجھا کہ یہ ڈر گئے اب چلے  
 سپر پاد سے روک میں نے لیا  
 اور اس ضرب سے میری وہ کاٹا پٹھا  
 کسی نے کیا دار گویا تھا ساتھ  
 ادا اس مرد حق نے یہ ادا سے کیا  
 خدا کو یہ بٹ پر شہید ہوں میں  
 کہ کرتا ہوں دشمن کو یوں غرق خون  
 کہا اس جنگ میں تھی یہ حالت مری  
 کبھی دیکھتا اپنی سرکار کو  
 تو سم باد پا کے ہوئے چور چور  
 ادا ہر تھا میں دم میں تو دم میں ادھر  
 خدا انکا ہے ماسوا ان کا ہے  
 برات رضا میں سے یہ لے چکے  
 شجاعت بھی اور توڑ بھی تیردن کے

ہوئے مستعد ہاگ ہی جانے پر  
 لیا گمیر او سے تانچے اسکی جان  
 لباس ابن منذر کو پہنا دیا  
 ہیں دوسرے نے وہ کپڑے لئے  
 کیا کافرون کو جو زیر و زبر  
 تو شیر خدا سے نہ ٹھیرا گیا  
 گئی روح ناپاک کی نار میں

بخوبی لے دیکھ جی چھوڑ کر  
 ابو جہل کے دوستوں نے وہاں  
 ڈرے پر وہ ایسا کہ بوجھل کا  
 تو کشتہ کیا شیر حق نے اسے  
 اسے حضرت حمزہؓ نے مار کر  
 وہی سر پہ کو پنا بھر دیا  
 گرایا اسے دوسرے دروا میں

روایت از حضرت عبدالرحمن عوفؓ مشتمل شیعاعت معشائرو

ومعوذو قتل ابو جہل ملعون و مردود

وہ اس طرح کہتے ہیں اوس روز میں  
 اور افسوس اسپر میں تھا کہ رہا  
 میں اونہیں جو بہت اتا مہرا  
 کہ بتلا بے بے چا اھ پان  
 کہا کیا غرض اوس سے ہے یہ کہو  
 نبی کو بہت اوس نے ایذا میں دین  
 نہ چھوڑوں کہ ہو قتل وہ بد گہر  
 جو ہو سو ہو بتلا بے مجھ کو تو

بن عوف جو عبد الرحمنؓ ہیں  
 کہڑا بیچ میں دو جوانوں کے تھا  
 جو میں سحر بہ کار و ذبے ادعا  
 کہ ٹھوکا دیا ایک نے ناگہان  
 ہیں پہچانتے آپ بوجھل کو  
 کہا یہ سنائیں نے ہے بالیقین  
 خدا کی قسم دیکھ پاؤں اگر  
 کہ میں قتل ہو جاؤں تو چین ہو

کچھ کمرہ خاموش جیب ہوتا  
 مرے دل کو قوت ہوئی اور سرور  
 صفونین تھا بیٹھا ہوا اونٹ پر  
 یہ سنتے ہی دو نو چپکے گئے  
 دبا بیٹھے اور ادھ موا کر دیا  
 گئے اس طرح ادھ وہ سرفرا  
 معاذ او معوذہ دوہائی تھے  
 معاذ آپ کہتے ہیں یوں اے فنا  
 تو ادھ کا پسر کمرہ دوڑتا  
 کہ بس قطع اس سے ہوا میرا ہاتھ  
 ہر اس حال میں ہی ادھ اور ادھر  
 جو چڑا اور اساتھ باقی ہوا  
 جو کہینچا جدا ہو گیا میرا ہاتھ  
 نظر ہر مجھے آگیا کمرہ  
 کہ میں نے ہے ہے کہ میں ہاتھ سے  
 یہیں قتل کرتا نہیں چھوڑتا  
 لکھا ہے کہ قاتل ابو جہل کے

تو وہ دوسرا یہ ہی کہنے لگا  
 کہ کیا نظر مجھ کو وہ پسر  
 کہ میں نے دیکھو وہ ہے خیرہ سر  
 اور ادھ کو گرا کر وہین اونٹ سے  
 اسی جا سے تھا میں کٹرا دیکھتا  
 گرے صاعقہ جیسے پاشا ہوا  
 تھے غفر کے دو نو پسر من چلے  
 کہ پاؤں چوکاٹ او سکامین نے دیا  
 وہین آیا ایک وار بھچ کر  
 ویکن لٹکتا رہا میرا ہاتھ  
 لڑا میں نے تیغ برعدہ  
 لیا ہاتھ پاؤں سے میں نے دیا  
 کہ چڑے ہی سے تھا لگا میرا ہاتھ  
 کہ پھرتا تھا جان کو بچاتا ہوا  
 ہون لاچار ورنہ ابھی تو اسے  
 نہیں چھوڑتا اب نہیں چھوڑتا  
 کئی میں جنہوں نے ہے مارا اسے

مشتمل بقیت ملعون روایت از عبد اللہ بن مسعود عنہ

سنو ابن مسعود کا ہے بیان  
جو دیکھا تو کچھ سانس تہی چل رہی  
کھا ادا بوجھل اونا بکار  
اکھا فتح کس کی ہوئی بیکھ کو  
خدا او بیٹی کی ہے فتح عظیم  
یہ کہ لیا کاٹ جھٹ میں نے سر  
لے آیا کسا یا شفیع الوری  
یہ نسر مایا کیا ہے اوسے کا یہ سر  
اوسے کا ہے سر شک نہیں ہے ذرا  
کہا پھر کہ مارا گیا اے عدو  
کیا سجدہ شکر پہ یون کہا  
غرض کہائی اعدائے فاحش شکست  
بڑے اونین سردار نامی جو تھے  
امیر بھی عتبہ بھی بوجھل بھی  
سوا اونکے ستر گئے نار میں  
جناب علیؑ نے اور اون کے سوا

پڑا زخمیوں میں تھا وہ نیم جان  
چڑھا اوسے ڈھاری پکڑ میں نے لی  
تو ہی ہے کہ آج ایسا ہے خوار و زار  
کہا میں نے ابو جبر زشت خو  
ہوئے قتل اور قید کا فسر لٹیم  
حضور پریمبر اوسے کہنیچ کر  
یہ ہے ابو جھل بد بخت کا  
کہا میں نے واللہ اے دادگر  
اوٹھے آپ اور الحمد للہ کسا  
ہوا قتل بھی اور خاسر بھی تو  
کہ فسر عون اس امت کا یہ مر گیا  
ہوئے خوار اور حوصلے اونکے پست  
سزا پا کے وزن کے کند ہوئے  
وہ شیبہ جو کہتا تھا میں ہوں جبری  
پر اکثر وہی تھے کہ مارا جنہیں  
ہوئے قاتل اور اون کے وہ با خدا

لغات فہم  
نہ الامت  
سرد عون  
است

ہوئے قید ستر ہی تعداد سے  
 و لیکن ہے تعداد میں اختلاف  
 ملک بیچے اللہ نے اک ہزار  
 اور اکشر صحابہ نے ہے یہ کہا  
 کہ ہم مار ڈالیں جھپٹ کر اسے  
 کسی نے کسی کو کیا قید بھی  
 ہوئے آپ سے یہاں بہت معجزے  
 قتلان کا فرسا قتلان اس جگہ  
 ذرا بھی نہ فرق اور میں پایا گیا  
 گئی بعض اصحاب کی ٹوٹ تیغ  
 تو سرور نے لکڑی اور ٹھادے دی  
 اور اکشت خاک اور پھینکی دی  
 جو کہ میں پہونچے یہ ہمارے ہوئے  
 کہا یہ بتاؤ ہے کیا ماجرا  
 کہ ہم سے کوئی چپنتا ہے سلاح  
 ہماری ہی مشکین کوئی باندھتا  
 میان زمین و زمان بے ہراس

معجزہ

معجزہ

معجزہ

تجھ جو وہ وہ غازی جو دہان ہوئے  
 فتوحات میں پہونچن صاف صفا  
 کہ حامی ہوں اور کے دم کارزار  
 فلان شخص کا قصد ہمنے کیا  
 جو پہونچے تو مقتول تھا بے لڑے  
 ہمیں دیدیا تا جو ان کو خوشی  
 یہ فرمایا تھا اپنے اصحاب سے  
 دم جنگ ہو قتل و دہائی ہوا  
 کہ ہر اک اسی جا پہ مارا گیا  
 ہوا ٹوٹ جانے سے اور کو دروغ  
 اور میں تیغ کا کام دینے لگی  
 شکستہ و خستہ ہوئے نیم جان  
 ابو لب نے بعضے سرداروں سے  
 کہا ایسا معلوم ہو کہ ہوا  
 کہ زہاراں کو نہو کچھ سلاح  
 خود آنا ہوں سے یہ دیکھ نہتے لیا  
 سواطن ابلق تھے پہنے لباس

بجز بہا گئے کے نہ سوچیں صلاح  
 تو یہ عرض حضرت عمرؓ کیا  
 کہ جو قیدیوں میں ہو جسکا قریب  
 رہے انس ہم سے نہ کفار کو  
 کہ ہم لڑتے مرنے ہیں ہر خدا  
 ہم اوسکے ہیں اور وہ ہمارے لئے  
 کوئی کفر سے بڑھ کے خواری نہیں  
 کہ بے یحییٰ خدایہ انہیں چھوڑے  
 عجب کیا جو ان میں سے مومن نہیں  
 ہوا آپ کو اس سے سوز و سرور  
 رہا کر دیا تھی یہ شانِ جمال  
 کہ جبراً ہوں ساتھ ان کے میں آگیا  
 نہیں میرے اسلام میں کچھ قصور  
 اور اوسکی عوض قید سے بچ رہوں

نہایت سید اور لگا سے سلاخ  
 کیا قیدیوں کے لئے مشورہ  
 مناسب یہی ہے کہ اب اے حبیب  
 اوسیکو کرے ہاتھ سے قتل وہ  
 اور ان سے نہ ہمکو رہے واسطاً  
 جو مومن بنا ہے خدا کے لئے  
 کوئی چیز اب رشتہ داری نہیں  
 جناب ابو بکرؓ کھنے لگے  
 کہ اس مال سے ہوگی قوت ہمیں  
 سراپا تھا رحمت مزاج حضور  
 مناسب ہر اک شخص سے لیکے مال  
 انہیں میں تھے عباس او ہونے لگا  
 مسلمان بن ہو چکا تھا حضور  
 میرے پاس کیا ہے بخود یہ میں دون

معجزہ اور مسلمان ہونا حضرت عباسؓ کا فرحت

دلیل اور حجت ہو پیش خدا  
 یہ فدیہ بہلا کس طرح چھوٹ جائے

یہ فرمایا ایمان نہ وہ آپ کا  
 یہاں لڑنے والوں کے ساتھ آپ آئے

جو ان فضل کی آپ کی زود پہن  
 دیا تھا جو سوتا کہ رکھو اسے  
 کہاں ہے وہ سوتا جو اون کو دیا  
 کہ بے شک رسول خدا آپ ہیں  
 کہ محبوب و برحق ہے وہ اک خدا  
 ہیں اس کے رسول آپے قبل و قال  
 اویسی وقت خدمت میں پہنچا آئے  
 کہ ہرگز بنی کو یہ لایق نہ تھا  
 مگر آپ کے ساتھ پیارے نبی  
 نہوتا اگر ایسا تو آنا عذاب  
 یہ فرمایا آنا عذاب اب اگر  
 لکھا ہے ہوا تھا جو پر جمیہ  
 تو مصطفیٰ نے محرز سے ایسا کہا  
 کچھ بھائی ہے میرا فرد اس سے لو  
 کسا اس نے میرے برابر ہو تم  
 کسا میرا بھائی تو ہرگز نہیں  
 کہ مومن یہ ہیں اور کافر ہے تو

ادھر جبکہ آنے لگے تو اوہ تین  
 کہ یہ کام آگے گا بتلائے  
 یہ سنتے ہی حبابش نے یون کہا  
 بل اسکی دیتا شہادت ہوں میں  
 نہیں کوئی معبود اس کے سوا  
 نہیں جانتا کوئی یہ حال و مال  
 خداوند عالم کا یہ حکم لائے  
 کہ فد یہ لیا چھوڑا اون کو دیا  
 سرا سر ہے رحمت مشیت مری  
 تو دے یہ سنکر رسالت مآب  
 نہ بچتا کوئی جز معاذ و عمر  
 گرفتار محرز جو تھے مثل شیر  
 تو نگر ہے مان اسکی ہوں جانتا  
 بہت مال فد یہ ہیں تا نفع دو  
 ستم ہے زبان پر یہ لائے ہو تم  
 ہیں محرز میرے بھائی اب بالیقین  
 کہاں ہم کہاں تو نہ بھیہ نہ خونہ بو



لکھا ہے جو تھا خالین ولس  
 دئے اوسکے چالیس سو تھے درم  
 وہ لے دے کے فدیہ ردانہ ہوا  
 اور اسلام لایا جس قدر قلی  
 سلمان نہ پہلے ہوئے کس لئے  
 کہا جاتا تھا یہ تھا چاہتا  
 تو بہترین سلمان ہوں تو خوب ہو  
 لکھا ہے جو لاشین تھیں کفار کی  
 ولسدان اسلام نے ڈال دین  
 لیا نام اک ایک کا یون کہا  
 کہو کیا ہوا اور میں نے تو سب  
 مرے رب کا وعدہ جو کچھ مجھ سے تھا  
 تم اپنے پیغمبر کو ہٹلاتے تھے  
 اور اوروں نے ہر دل سے تصدیق کی  
 کہا بعض اصحابؓ نے اے حضور  
 جو کچھ میرے رب نے تمہارے وعدے کئے  
 یہ کہتا ہوں انکو سنا ماہوں میں

تھا اوس کا بھی بہانی بقید شدید  
 چڑایا اوسے تھا بہت درد و غم  
 مگر لوٹ کر اوسے آگیا  
 کہا اوس سے لوگوں نے تم اوجہ جری  
 کہ بچ رہتے وہ سب درم آپ کے  
 ادا پہلے ہو جائے فدیہ مرا  
 کہ سچا مسلمان بنوں دوستو  
 تو وہ اک کنوے میں بحکم نبی  
 کھڑے ہو کے سرور نے پھر تو وہیں  
 ہوا وعدہ رب کا تمہاری وفا  
 وہ پایا جو تھا مجھ سے اقرار رب  
 وہ سب پالیا میں نے اور خوش ہوا  
 نہ اس پر بھی کی اکتفا یہاں لڑے  
 اعانت بھی کی اور جگہ گھر میں دی  
 یہ کیا سنتے ہیں یون کہا ہاں ضرور  
 ہوئی اونکی تصدیق انہیں اسکے  
 انہیں یاد وعدے دلاتا ہوں میں

موج جمع مال غنیمت نسبی  
بعد جہاد و فرسودے طیبہ چلے  
اکھا تھا ہر اک غازی چہرہ جنگ  
وہ سلطان دین کی سواری چلی  
دین سر میں ہاں ستج و جہاد و را  
نجیون کے دل چو گئے باغ باغ

پڑھی پڑتا آپ نے عسکر کی  
علمدار اعلام کو نئے ہوئے  
لے ستج و خیر کسان و خدنگ  
کہ طیبہ کو بادبہ ساری چلی  
ہوئے دو سکر روز و دن فترا  
ہوئے جل کے اعدائے دین باغ و باغ

### بیان فضائل حاضران جنگ بدر اظہار غنم

فضائل جہین ہدیون کے کہے  
لکھا ہے کہ فرمایا حضرت نے یون  
جو حالت سے ان کی تو ایسا کہا  
روایت کئی ایسی ہیں معتبر  
نکوئی پہ محمول کرتے حضور  
یہ پوچھا تھا جبریل نے آپ سے  
کہا ساری امت سے افضل ہیں یہ  
تو جبریل یون عرض کرنے لگے  
فرشتوں میں افضل گئے جاتے ہیں

نہیں وہ فضائل کہیں اور دن کے  
کہا گھبرا خوب وہ بچہ گون  
جو چاہو کرو بخشش کو دیا  
کسی سے خطا کوئی ہوتی اگر  
کہ ہے حیران ان پر رب غفور  
کہ کیسا انہیں آپ ہیں جانتے  
بڑے رتبہ ہیں انکے اکمل ہیں یہ  
ملک جس قدر شامل ہو رہے تھے  
وہ رتبوں میں اعلیٰ کے جاتے ہیں

کیفیت قتل عثمانیت مروان بہت عمیر عدی قتل ابی عفاک بہت کلمہ رقم غنم

<p>دست نبی کی کیا کرتی تھی غیر نس باز آتی نہ تھی سچیا یہ کی نذر خیر و خوشی سے ہمیں تو پہونچاؤنگا اوسکو میں تا سقر اور آئے دینہ میں خیر الوری کیا قتل بد بخت کو کی نہ دیر یہ اہم سلام آپ کئے گئے ڈرے پھر کہا ہاں رسول خدا نہ بے بخت میں ہوں خدا آپ پر ذمت کیا کرتا تھا آپ کی گیا نار دوزخ میں وہ بد لگام</p>	<p>وہ نفسا جو بیٹھا تھی روان کی شکایت بھی کرتی بہت جا بجا عمیرہ عدنی نے اسی جنگ میں مدینہ میں اللہ پہونچائے گر خدا نے اونہیں جب مظلوم کیا تو اک شب گئے اوسکے گھر میں عمیرہ انجبر کی باعث میں شامل ہوئے کہ عہدہ کو کیا قتل تم نے کیا خدا آپ پر میرے مادر پدر لکھا ہے کہ یوں ہیں ابی عفاک ہی کیا کام سائل نے اوسکا تمام</p>
---	---

خرابی یہود قینقلع اور جلا وطن ہوتا اون کا

<p>موافق بظاہر مخالف بڑے تو دعوت اونہوں نے نبی کی آپ کی مدد وقت پر ہم کریں گے ضرور جلے آتش رشک سے خیرہ ہر کہا لاؤ ایمان ہے لازم تمہیں</p>	<p>بنی قینقلع یہودی جوتھے جو مکہ سے تشریف لائے نبی کیا تھا یہ عہد آپ سے بے قصور جو فسح نمایاں ہوئی بدر پر کیا جمع سلطان دین نے اونہیں</p>
---	---

اور ایمان قبل اسکے لئے آداب  
 بلااؤ نیکے اور ہر جو نازل ہوئی  
 کہا ہم سے تو وہ دلاور نہ تھے  
 نہ تھی اونہیں جرأت نہ کچھ مردمی  
 نہ خوش آپ ہوں ہا کے اون پر ظفر  
 ہوا یہ ہے اکدن اک انصاریہ  
 اور اوس سے وہ زیور تھی بنواریہ  
 دیا کہول پیچھے سے کرتہ کا بند  
 اوٹھی تو بدن کسل گیا اور ہنسی  
 ہوا طیش باک اہل ایمان کو  
 یہودی ہمت آئے ہر سمت سے  
 حضور رسالت میں جو عہد تھا  
 لگے کرنے سامان جنگ و جلال  
 ہوئے جیت و تیار اور چڑھ گئے  
 لیا گیر چاروں طرف سے اونہیں  
 ہوئے سخت عاجز یہ درخواست کی  
 کہ تم لوگوں سے ہو چکے ہم زمین

کہ چون اہل مکہ پریشان ہو سب  
 ڈرو تم کہ نازل نہو تم پہ بھی  
 سنان دارو ذی سیف و خنجر نہ تھے  
 ہمیں ساز و سامان کی ہے کیا لگی  
 تو چپ ہو رہے سن کے پیغام پر  
 تھی زرد گر کی دوکان پر باحسیا  
 کہ آیا دہن اک یہودی شفی  
 رہے بے خبر اوس سے یہ اہم بند  
 جو او باش و بدکار تھے دیکھتے  
 کیا قتل اوس نامسلمان کو  
 شہید اوسکو کر ڈالا اور پھر گئے  
 دیا تو بڑا غنڈہ بی واپس کیا  
 اور سے یہی مروان صاحب قتال  
 قلعہ بند وہ ہو گئے خوف سے  
 نہ تھی اتنی طاقت کہ نکلیں لڑیں  
 امان دو تکل جائیں یہاں سے یہی  
 کہ شاہ نے دین امان تمکو کیوں

تمہیں حکم یہ ہے کہ نکلو ابھی  
 تو نکلے وہ در سے بحال زبون  
 نہو دیر مشکین ابھی باندہ لو  
 لو ابن ابی وہ منافق لعین  
 سفارش بہت عجز و زاری سے کی  
 تو دامان دولت پکڑ کر کسا  
 نہ چوڑون گا جب تک نہ رحم اُنیہ ہو  
 رہا کر دیا اون کو اور وہ شتاب  
 اور اونکا جو کچھ مال و اسباب تھا  
 عبثاً وہ وہ صامت کی نور نظر  
 تو وہ کہہ رہے تھے یہی کاروبار  
 دلانے لگایا داحسان او نہیں  
 فدا موش انکے نہ احسان کرو  
 کہا ہم مسلمان جب سے ہوئے  
 کسی کو خدا و نبی کے سوا  
 کسی سے غرض ہم کو اصلاً نہیں  
 دیا اپنی ہستی کو پہننے مٹا

مناسب ہو ہو گا کریں گے وہی  
 ہوا حکم ابن قواسم کو یون  
 لگے کرنے تمہیل وہ نیک خو  
 چلا آیا ناگاد مردک وہین  
 شہنشاہ نے کچھ نہ اوسکی سنی  
 نہ چوڑون گایا سید دوسرا  
 ذرا دیکھنا شفقت و رحم کو  
 گئے شام کو سب بحال خراب  
 مجاہد جوانوں نے سب لیلیا  
 مقرر ہوئی تھی کہ کر دین بدر  
 گیا پاس اونکے وہی نا بکار  
 کہ تم بے حرمت ہو ایسے بنین  
 مناسب ہے ایسی تو سختی نہو  
 جدا ہو گئے خویش و بیگانہ سے  
 نہیں جاتے ہم کہہیں چہیز کیا  
 بجز حق نظر کچھ بھی آتا نہیں  
 خدا ہی خدا ہے خدا ہی خدا

## اعلام نصرت انعام لغزوہ سولق تہ قبا بوسنیان

روایت ہے جب چوپکی فتح بدر	کہ اس فتح کی دو جہان میں ہو قدر
بوسنیان نے کہا کی تھی قسم	یہ جب تک عوض لون درہنگا یہ غم
تفسیری چوتھی ادن میں آکر رہا	تہ ساتھ او سکے کچھ کافر بے حیا
عریف اک جگہ ہے او سکے قریب	سحر او ٹھکے آیا ضلالت نعیم
دین سے ہے یہ جگہ تین میل	دو انصار یون کو وہ کر کے قاتل
گیا ہاگ فوراً اور انصار یہ	تہ غافل کہ اپنی ذراعت پہ تہ
وہ سمجھا قسم میں نے کہائی چوتھی	کہ اس جنگ کا لون عوض لاہدی
وہ پوری ہوئی چلیا ہاگ کر	حضور مہلی میں پہنچی خبر
او سیوقت شیران حق کو لیا	او ٹھکے خود بدولت تعاقب کیا
وہ نامرد جاتے تہ ہاگے ہوئے	کہ مال و خورش چھوڑتے خوف سے
اور اللہ دے خوشی سے وہ سب	او ٹھکے لیتے کہتے ہے انعام لب
دیتے میں تشریف لائے حضور	ہوئے رونق افروز سروسرور
لکھا ہے کہ تہ پانچ دن بعد آئے	محبہ بہت ساز و سامان آئے

## قتل کعب اشرف یہودی پرستان تشاران سید عالم صلی علیہ وسلم

سنو کعب اشرف یہودی کا حال	ہو اس طرح قتل وہ بد حال
کہ سردار تھا اور صاحب دول	بڑا دشمن حق بہت پرد غشل

ہوئی بدر پر جب کہ فتح عظیم  
 نکالے گئے قینقا عی تمام  
 اوسے کہانا پینا بھی بہا تانہ تھا  
 اسی غم سے ٹھیرا نہ گہرین لعین  
 گیا لکھ میں اور ابوسفیان سے  
 نہیں چین اور ایسا بیتاب ہوں  
 ہوئے بدر میں قتل احباب ہائے  
 مناسبے اکدل ہوں تم اور ہم  
 مدینہ پر ایسی چڑھائی کریں  
 کہا اوس نے میں بھی دل و جان دی ہوں  
 پہر آیا مدینہ میں وہ نابکار  
 تو سرور نے فرمایا یوں ایک دن  
 کوئی ہے کہ کر دے تو فوراً وہاں  
 لگے کہنے ہاں اے رسول کریم  
 رہے وہ شب و روز اس لشکر میں  
 کہی دن اوہوں نے نہ کہا یا پیا  
 حضور می میں فوراً بلائے گئے

ہوئے خوش جناب رسول کریم  
 لگا رہتے غمگین وہ صبح و شام  
 یہ غم تھا کہ دل میں سما تانہ تھا  
 یہودی لئے ساتھ ستر و بین  
 ملا تعزیت کی کہا اب مجھے  
 شب و روز ماہی بے آب ہوں  
 بہلا کس طرح سے مجھے چین آئے  
 اور اسپر کریں غم و پیمان بہم  
 مسلمانوں کی بس صفائی کریں  
 یہی چاہتا جو کو وہ کروں  
 قساوت کو کرنے لگا آشکار  
 کچھ موذی ہے اس سے مجھے مطمئن  
 محمد بن مسلمہ کا مران  
 وہ میں ہوں کروں گا یہ کار عظیم  
 کہ جیسے بنے کعب کو مار لین  
 یہ بزم معلّٰی میں چڑھا ہوا  
 جو پوچھا سبب عرض کرنے لگے

کہ افسر ارش کام کا آپ سے  
 کہ انجام ہوتا ہی ہے یا نہیں  
 گذرتی نہیں مجھ پر کوئی گھڑی  
 نہیں کہانا پینا ہے ہاتھ مجھے  
 یہ فرمایا تم سعی کرتے رہو  
 کرواؤں سے اسباب میں مشورہ  
 تھے یہائی محمد کے ہے یوں نکلا  
 ابھی کعب کا کام کر دوں تمام  
 دلاؤ رکھے اپنے ہمرہ گئے  
 گئے کعب کے پاس یونانہ  
 مگر وہ بھائی تھے یہ کعب کے  
 محبانہ اون میں رہی گفتگو  
 ابو نائلہ اوس سے کہنے لگے  
 ہوئی قوم میں اپنی جنگ و جدال  
 کرین کیا کہ ہم لوگ مفلس ہوئے  
 کہا پہلے تمھارے تم سے کہا  
 لگے مشورہ کرنے ہو کر بھی ہم

میں کر تو چکا فکر ہے یہ مجھے  
 اسی سے مجھے چپین اصل نہیں  
 کہ یہ ہی جنگ ہو نہ دل کو لگی  
 تمنا ہے یہ کام ہو کر رہے  
 مناسب ہے سوتھیری سے ملو  
 تو سفار و عطا دہ ابو نائلہ  
 لگے کہنے سکر ہے کام کیا  
 مددگار اپنا ہے رشتہ انام  
 نہ شیرے دیسراتہ وہ چلے گئے  
 انہیں دیکھ کر وہ پریشان ہوا  
 زیادہ نہ گہرا پایا وہ اس لئے  
 اور اشعار پڑھتے رہے دو بدو  
 کہ جب سے محمد بن آئے ہوئے  
 کہ جاتین گئیں رہ گیا کچھ نہ مال  
 یہی فکر ہے اب یہ کیونکر بنے  
 سمجھ میں تمھاری نہ آیا ذرا  
 اور انہیں ابو نائلہ ذی ہسم



لکھا آدمی کچھ میرے ساتھ ہیں  
 کہ خرے وغیرہ وہ لین تم سے مول  
 کوئی چیز یہاں رہن کر دینگے وہ  
 محمد کا ہم ساتھ رہ بھی جوڑ دین  
 یہ سنکر وہ مردک بہت خوش ہوا  
 کہ رکھ دو میرے پاس اہل و عیال  
 کہا اس میں رسوائی ہے میرے سر  
 زرہ ایک عمدہ ہے رکھ دینگے ہم  
 حضور رسالت میں یہ ماحیر  
 لکھا ہے شب ماہ وہ رات تھی  
 اسی واسطے اون کو رخصت کیا  
 چلے پھر وہیں پہونچے بوناٹنگ  
 اوٹھا اور یہ چاہا کہ قلعہ سے میں  
 تو عورت نے چادر پکڑ کر کہا  
 یہ دشمن ہیں ان سے نہ بیچو  
 کہا جاؤں میں نہ تھا وعدہ کیا  
 وہ بیفکر آیا اور قلعہ سے

یہاں اسلئے اونکو لایا ہوں میں  
 اونہیں دو عنایت سے تم تول تول  
 پہرائیں گے تم سے چٹرائیں گے وہ  
 پر ایسا نہو یہ سلمان سنیں  
 بہت خوش ہوا اون سے کہنے لگا  
 تمہیں دو ننگا میں سیم وزرا و مال  
 نہ رکھیں اونہیں رہن ہرگز مگر  
 یہ کہہ سنکے پلٹے وہ عالی ہنم  
 اونہوں نے سبھی عرض فوراً کیا  
 کہ حاضر تھی یہ بھی حضور نبیؐ  
 کہ تم جاؤ حامی ہے رب اعلا  
 او سے دیکے آواز آگے کیا  
 ننگل کر کروں بات یہ آئے ہیں  
 یہ آواز پر خوف ہے تو رہا  
 میں کہتی ہوں سچ سچ یہ باور تو کر  
 نہیں ڈر کہ بھائی ہے بوناٹنگ  
 بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے



چلے آئے دروازہ پر خود حضور  
لگے عرض کرنے وہ عالیجناب  
شگفتہ رہے یا رسالت پناہ  
ادا کر کے سرور نے حمد خدا  
لگایا تو اچھے تھے وہ خوش نفس  
زہے شان محبوب رب العالی  
کما بھیجہ ہوئی تھی خطا کب سے  
مکر بستہ ایذا دہی پر بھی تھا  
ڈرے اور بہت سخت وہ سب ڈری  
حضور مقدس میں حاضر کیا

بڑا اس قدر جوش سوز و سرور  
یہ فرمایا بھی منہ پر ہین کامیاب  
یہ روئے مبارک کہ ہے رشک ماہ  
سرکعب بھڑال وہ ہین دیا  
لعاب دہن زخم حارث پہ بس معجزہ  
رہا زخم ہی کچھ نہ اوسکا پتہ  
یہود آئے خدمت میں شاکی ہوئے  
جو کی اوس نے ہجو رسول خدا  
یونہیں قتل ہوگا جو ایسا کرے  
اوسیدم نیا صلح نامہ لکھا

### اہتر از آیات عالی شان لغزوہ غطفان بمعہ حالات متعلقہ

وہ غزوہ جو غرہ وہ ہے غطفان کا  
سنو یا روتکو سنا تا ہون میں  
حضور شہنشاہ فتح عرب  
محارب کے بھی لوگ اونکے سوا  
کرین گردطیبہ کے غارت گری  
غرض جبکہ طے ہو گیا مشورہ

فتوحات میں بعد اسکے لکھا  
اسے بعض ذی امرین ہی کہتے ہیں  
ہوا دوسرا سال ہجرت سے جب  
خبر آئی جو ہین بنی ثعلبہ  
ہوئے مجتمع تاکہ اب وہ شقی  
صحابہ سے فوراً گیا مشورہ

محباہیے چار سواویچ پاس  
 کیا کوچ طیبہ سے باکروں سے  
 اوڑی گردا اور چڑھ گئی چسچ پر  
 مجاہد جوان سب عنان باغبان  
 وہ جاہ چشم اور نشان ولوا  
 فلک سے ہون بہتر زمین کہتی تھی  
 محب آن بان اوس سواری کی تھی  
 ہوئی فتح و نصرت یہیں و سار  
 شہنشاہ عالم مسلم کے تھے  
 تو اک ثعلبی نام جسکا جبار  
 کھلے ہواگ اوسکے صحابی بنا  
 اگر چہ بنی ثعلبہ کا گروہ  
 لڑے آپ سے یہ لیاقت نہیں  
 یونہی جیکہ وادی ذی امرین  
 جو شیر سے تو کچھ دور اسیاٹ سے  
 کہ ہو رنج حاجت تو بارش ہوئی  
 وہیں آپ نے جلد پھیلا دئے

معجزہ

کدک ایک تھا اذنین نصرت اسیں  
 پہر پرے اوڑاتی تھی باؤلفہ  
 لگے اوڑنے گھوڑے نہ تھے گرچہ پیر  
 لگے سہرا و سنان باستان  
 فلک پہر کے قربان ہونے لگا  
 یہ کیا اس سے بڑھ کر زمین کہتی تھی  
 ملک تھے جو قربان فدا حور ہی  
 خدا کی عنایت بنی چتر وار  
 دو عالم تھے جن کے قدم کے تلے  
 ہوا آفتاب عرب سے دو چار  
 ہوا ساتھ یہ عرض اوس نے کیا  
 ہوا مجمع پر ہے الیا گروہ  
 یہ ہمت نہیں اور یہ طاقت نہیں  
 ہو چکر یہ چاہا قیام اب کرین  
 اکیلے بعلے خود بدولت گئے  
 گئے بھیگ کپڑے تو کپڑے بھی  
 جو سوئے ذرا اک شجر کے تلے

تو بھیہ دیکھ دیہاتوں نے لیا  
 بہت منچلا اور نہایت جبری  
 تو آیا وہ تلوار کہینچے ہوئے  
 بچائیگا کون آپ کو اب یہاں  
 یہ فرمایا اللہ ہے حافظ مرا  
 لرز نے لگا تیغ بھی گر پڑی  
 کھا کون تجھ کو بچائے گا اب  
 یہ کہتے ہی کلمہ وہ پڑھنے لگا کہ  
 اور اسکے رسول آپ ہین شک نہیں  
 تو دیدی وہ تلوار فوراً اوسے  
 گیا تھا تو کیوں اور چلا آیا کیوں  
 نظر آیا اک شخص قانت بلند  
 مجھے اوس نے اس طرح دہکا دیا  
 یہ کہتا ہے راوی وہ جبریل تھے  
 گئے اونہیں دعوت کی اسلام کی  
 لکھا ہے کہ منصور ہو کر بھیہ فوج

اور اون کا جو سردار و عشور تھا  
 اونہوں نے یہ ساری خبر اوس کو دی  
 کہا اے محمد بتاؤ مجھے  
 تو جاگے یہ سنکر وہ آرام جان  
 یہ نام معظم جو اوس نے سنا  
 اٹھا اپنے جلد تیغ اوسکی لی  
 کہا ہاں نہیں کوئی شاہ عبس  
 نہیں کوئی معبود حق کے سوا  
 ہین آپھی تو سردار دنیا و دین  
 وہ پلٹا تو لوگ اوس سے کہنے لگے  
 کہا ہے عجب واقعہ کیا کون  
 سفید اوسکے کپڑے بہت ارجمند  
 کہ فوراً زمین پر ہی ہین گر پڑا  
 حضور اٹھے کپڑے پہن جب لئے  
 وہاں سے پلٹ آئے باصد خوشی  
 چلے آئے طیبہ میں با اوج و موج

نہضت جناب شفیع المذنبین رحمۃ اللہ علیہم بر نبی سلیم صلعم

لکھا ہے کہ بعد اسکے آئی خبر  
 ہوا مجتمع اون کا ہے اک گرد  
 لئے ساتھ اور کوچ سرا دیا  
 جو بجران موضع ہے وہاں تک گئے  
 جماعت وہ سب منتہ ہو گئی  
 پلٹ کر چوتھ ریف لائے حضور

سلیبی جو ہے قوم بس خیرہ سر  
 جو ان تین سو آپ نے ہاشکودہ  
 مگر مخفی ہی بھیسا ارادہ کیا  
 ہوا وہ ہین معلوم اخبار سے  
 مرنہ کو وہاں سے ہوئی واپسی  
 یہ دس روز کا تھا سفر بے تصور

### سریہ قرد اور غارت ہونا قافلہ قریش کا

سنو سریہ قرد بعد اسکے ہے  
 شکستہ خستہ ہوئے بدر پر  
 نقاب ادھر سے پیایے ہوا  
 تو کی کمیوں نے یہ ملکر صلاح  
 کو کس طرح قافلے آئین جائیں  
 تجارت ہی ہلوگ گر چوڑ دین  
 لگا کہنے اک شخص اسود بنام  
 کہا سب نے تو ہے بہت عقلمند  
 ہوا منتخب مرد نامی فہرات  
 تھا آگاہ سب راہ سے وہ جوان

کہ کہ کے جب کافہ پرشت پے  
 گئے بے سرو یا وہ سب ہالک کر  
 کہ جاتے نہ بچ کر کوئی قافلہ  
 حشد نے کی بند راہ مسلح  
 جہین کس طرح اور کیا گہوین کہا میں  
 بسر زندگی کس طرح پر کرین  
 براہ عراق اب توجہ او تمام  
 تری راے یہ ہم کو آئی پسند  
 کرے رہ بری تاکہ دن اور رات  
 کیا رہ برق قافلہ اسکو وہاں

<p>روانہ ہوا اک بڑا قافلہ چلایکے رہبر براہ عراق نسیم اشجعی بیٹا مسعود کا اوسے قافلہ کی تھی ساری خبر تھی حرمت خمر کی نہ اب تک ہوئی جسٹہ اجام پر جام اک دم گیا کہ اوس قافلہ کا کہا سا را حال جناب معلیٰ بن سلیط جسٹ تو اک فوج جبہ ارتیار کی پہنچ کر دلیرون نے لٹا اوسے یہ سب مروغہ بازی غنی ہو گئے فرات اونکے ہاتھوں میں ہو کر اسیر</p>	<p>تجارت کا اوسین بہت مال تھا ہو چہ حبا ئین تا شام بالاقفاق مدینہ میں ناگاہ وارد ہوا تو بستی میں اوس نے یہ کہہ دی خبر جوئل جل کے لوگوں سے می اوس نے پی تو وہ دست و بیہوش ایسا ہوا نہ تھا اوسکو کچھ نیک و بد کا خیال ہوا حاضر اور کردی ساری رپٹ تلقا قب میں اوسکے روانہ ہوئی وہ سب بہاگ جاتین بچا کر گئے درم میں ہزار ایک اک کو ملے مسلمان ہوا شانی رب قدیر</p>
<p>جنگ احد مدینہ منورہ پر چڑھائی کفار کی اور جان ساری اصحاب</p>	<p>عالم جناب فخر عظمیٰ کی مدد احوال متعلقہ</p>
<p>مرے سا قیا جام بہر دے مجھے ہوئے دست جس سے شرابی ترے دو عالم میں نشہ رہے ایک سا</p>	<p>اوسی نشہ میں چور کر دے مجھے مرا جامے جس کا نہ لب سے مرے بہلے سا قیا ہاں بہلے سا قیا</p>

تری بخششوں کی ہے عالم میں دھوم  
 پلاتی سزا ایسی یہ بیہوش کر  
 جاہر دیکھوں دیکھوں میں جلوہ ترا  
 سو سو گونگو مش دل سے اسے  
 نبی اور صحابہؓ کے حالات ہیں  
 صحابہؓ کی جانبازیان دیکھنا  
 نبیؐ اور رحمت محمدؐ ابر کرم  
 حبیب خدا پر خدا ہو کے سب  
 جو اس کے لئے نیم جان جان لئے  
 وہ اس کو ملین نعمتیں بنے زوال  
 کر شے میں اس کے کرم کے عیان  
 احد کی لڑائی کا گھون میں حال  
 ابوسفیان اک قافلہ کو لئے  
 اوتا نا گیا دار نمود میں مال  
 شکست ایسی فاحش ہوئی بدین  
 کریمؐ لڑائی کا پر بند و بست  
 ہوئے آہ ہلوگ خوار و ذلیل

برستے ہیں ابر کرم جہوم جہوم  
 کس ہومرا اور ترا سنگ درد  
 صحبت میں تیری ہون ایساقت  
 ادھکا دھڑکے میری ہر بیت سے  
 یہ سب معجزے اور کرامات ہیں  
 ملین کیا سدا فرایان دیکھنا  
 وہ فخر دریل اور یہ خیر نعم  
 بنے کیسے خادمان محبوب رب  
 ملین سینکڑوں جاتین جانان بنے  
 کہ ان تک نہ پہونچتے تہا رخیال  
 وگرنہ وہ کافر کہاں یہ کہاں  
 یہ کتاب ہے راوی صداقت مال  
 جو مکہ میں داخل ہوا شام سے  
 تو کی ملے ان سچے یہ قیل و قال  
 جو بھاگے ہوئے اپنے سے ملین  
 نہیں ہیں ہم ایسے توبہ پاؤ دست  
 حوض ادسکالین یہ نکالو سبیل



غرض آگے جب وہ بہا گئے ہوئے  
 کہا لوگوں نے یون ابو سفیان سے  
 کہ پہر ہونے والا ہے لشکر تیار  
 میں تم سب سے پہلے ہی دون اپنا مال  
 مرے ساتھ اولاد و عبد و مناف  
 یہ کہتا ہے راوی کہ یہ تافلہ  
 کہ سب اک ہزار اونٹ تھے باردار  
 اور ایسا ہی اس کا منافع ہی تھا  
 یہ اللہ نے دی نبی کو خبر  
 رہ حق سے تا اہل ایمان کو  
 نہ کچھ ساز و سامان کام آئے گا  
 یہ سامان حسرت کا سامان ہو  
 ہبیرہ عذر عاصی بوعکس بھی  
 گئے مکہ سے تاکہ اطراف میں  
 تو مشرک فراہم کئے تھے ہزار  
 ابو سفیان کی زوجہ ہندہ جوتی  
 ہمارے ہوئے قتل جو بدر میں

تو مل جلکے ہونے لگے مشورے  
 مناسب ہے یہ مال یون ہی رہے  
 کہا مال کیا ہے کروں جان نثار  
 کہوں کیا جو کچھ ہے مرا غم سے حال  
 ہے جنگ و پیکار ہے بخلاف  
 بڑا تھا بہت مال بھی اس میں تھا  
 سرمایہ دینا پنجہ ہستار  
 یہ سب صرفہ جنگ سمجھا گیا  
 کہ کافر خرچ کرتے ہیں مال و زر  
 وہ روکین پر حسرت ہے یہ اونکو تو  
 کہ مغلوب ہو جائیں گے بر ملا  
 کہ حاصل ندامت ہو حسرت مان  
 سوا اونکے گمراہ وہ بن گئے بھی  
 بلین لوگوں سے جمع اون کو کیرن  
 کہ ہمرہ چسلین اور کرین کارزار  
 یہ کہتے تھے ہمرہ ہوں عورتا بھی  
 تو نام اونکے یلے کے نو سے کرین

یہ اللہ نے دی نبی کو خبر  
 رہ حق سے تا اہل ایمان کو  
 نہ کچھ ساز و سامان کام آئے گا  
 یہ سامان حسرت کا سامان ہو  
 ہبیرہ عذر عاصی بوعکس بھی  
 گئے مکہ سے تاکہ اطراف میں  
 تو مشرک فراہم کئے تھے ہزار  
 ابو سفیان کی زوجہ ہندہ جوتی  
 ہمارے ہوئے قتل جو بدر میں

کہ بھر حیت میں سب ڈوب جائیں  
 کرین جنگ سب جوش میں آکے خوب  
 سزخ نامی نامی جو سردار تھے  
 بنائے نشان تین اونوں نے دیوان  
 ملا اوسکو طلحہ کو پھر دوسرا  
 تو عباس نے خفیہ عرض کی  
 کیا ماجر اسب یہ اوسین رقم  
 مدینہ میں قاصد جو حاضر ہوا  
 عریضہ کیا پیش باصدا د ب  
 جو باقی رہا عرض مخفی کیا  
 جو حاضر غائبین سالم ہوئے  
 کہا فطویٰ میں قریش آئے ہیں  
 یہی کہہ کے مکہ کو واپس گئے  
 بہت دل میں کشاکش کیسے غم  
 یقین ہو گیا یہ کہ شکر کا حال  
 کہا آہ یہ حال جب سن چکے  
 چلے گا ہمارا نہ کچھ اونچے بس

یہ شرمین میں جان خود جان گزرتی  
 سقوط عدو میں لڑیں ڈوب ڈوب  
 معہ عورتوں کے وہ عساکر ہوئے  
 چون عوف سفیان تھا پہلا نشان  
 اور اک شخص کو تیسرا مل گیا  
 حضور شہنشاہ میں بھیج دی  
 کہ ہوں مستعد یا مشہ محترم  
 قیام میں تھے سرکار رونق نذا  
 پڑا کچھ ابے نے ولیکن نہ سب  
 شہنشاہ عالم نے سب سن لیا  
 کہ کہہ سے یہ تازہ دم آئے تھے  
 یہ حضرت کو سچ سچ سنا تا ہوں میں  
 ابوسفیان اس آمد و رفت سے  
 بے جلت گئے آئے بھی جلد تر  
 محمڈ سے کہہ آئے بے قیل و قال  
 تو بے شک قلعہ بند ہو جائیں گے  
 رہی دل ہی دل میں یہ ساری ہوس

لگا کہنے صفوان ہوا ایسا اگر  
 پہوے جودل میں ہیں پہوڑین انہیں  
 جو میدان میں آئیں تو کہنا ہے کیا  
 بوعامر یہودی وہ فاسن چوٹھا  
 غرض ملنے وہ سب ہوئے سہ ہزار  
 انہیں میں تھے دوسو سوار قریش  
 شتر تین سواونکے لشکر میں تھے  
 روانہ ہوئے اور سب عورتیں  
 کہ پڑہ پڑہ کے نوے بڑھاتے تھیں چش  
 اسطرح آلو امین پہو پئے کشیف  
 جنائب آمنہ کی جو بہن والدہ  
 سہلاکس سے ہوں وصف اونکے بیان  
 رضاے خدا دن کے اوپر سدا  
 یہ سوچی و حسان بعض کفار کو  
 ہماری مقید ہوں گر عورتیں  
 و گرنے ملے ہم کو فدیہ میں مال  
 لگے کہنے بعض نے ایسا کرو

تو باغ اؤس و خزیج کے ہم کاٹ کر  
 معاش اونکی برباد با نکل کرین  
 اونہیں مار لین ہے یہ لشکر بڑا  
 بچاس آدمی لے کے ہمرہ ہوا  
 زرہ پوش تھے ساتھ سونا بکار  
 طفہ کی ہوس اور حیا ہوس  
 بڑے جوش سے اور بڑے عزم سے  
 دلائی تھیں مقتولوں کی یاد اونہیں  
 اونہیں شکے ہوتا تھا جوش و خروش  
 اور اوسمیں ہے بے شبہ قبر شریف  
 شہ دین و دنیا کی اسے مردہ  
 جو بہن قبلہ قبلہ گاہ حبان  
 وہ بہن شادا اور خوش بقرب خدا  
 کہ کہو دو نکال استخوان اسکے لو  
 اونہیں استخوان سے بدل اونکولین  
 مگر اون کا حافظہ تھا رب جلال  
 کہ اس سے یہ مشکل بڑی تم کو ہو

تمہارے بزرگوں کی بھی بڑیاں  
 بہلا کیا کر دے یہ بہت لادو تم  
 تو ساکت ہوئے اور نادام ہوئے  
 جمعرات تھی پانچ سوال کی  
 جو سردار دین نے منگائی خبر  
 کہ برباد کر دی گئیں کیتیاں  
 گئے اون کا اندازہ سب کر لیا  
 سنی تھی جو تعداد کفار کی  
 لکھا ہے طلا یہ میں تھے دس ہزار  
 جو ان مرد سلبہ سے یہ سلمہ تھی  
 بخوبی چلے اون میں سنگ و خدنگ  
 وہیں لوٹے اور سخت نادام ہوئے  
 جو ہتیارہ فون تھے کہیت میں  
 بنی اشک لادنے جو ہم قوم تھے  
 کیا انکو آکا وہ خوش ہوئے

نکالین جو وہ تو ہو تم پر فغان  
 تمہاری گئی عقل ہن ہوش گم  
 خبیث ایسے دشمن وہ اللہ کے تھے  
 عطا میں فروکش ہوئے وہ شقی  
 تو یہ مخبروں نے سنائی خبر  
 تو خطاب منذر جبکہ کوہان  
 یہ خدمت میں آکر عرض کر دیا  
 ہن ادنی ہی وہ اسے جلیب قوی  
 ملے ناگمان رہ میں وہ نابکار  
 سلامہ کے بیٹے دلاور پڑے  
 مگر انکی جرات سے وہ ہو کے دنگ  
 چلے کہیت پر اپنے سلمہ گئے  
 دلیرانہ جہل دی نکالا انہیں  
 ملے اون سے جا کر اور اس حال سے  
 دلاوریہ تھے اور بھادریہ تھے

بند و بست حراست مدینہ منورہ و خواب جناب رسالت مآبؐ اور  
 نہضت فرمانا حضور معالیٰ کا احد کو مدح صحاب جان با زیر رضہ عنہم

بدین میں جمعہ کی شب کو ہوا  
 وہ سب دعاؤں اور اسٹید حقیر  
 درشاد پر پاس بان ہی رہے  
 نماز فجر سے جو فارغ ہوئے  
 ہوئے آپ ممبر پر رونق فزا  
 یہ فسر یا شب میں نے دیکھا ہوا  
 مگر ٹوٹ تلو از ناگھہ گئی  
 ہوئی ذبح اک گاہ پر پہنچے ہی  
 یہ ارشاد کی ہے بدینہ ذرہ  
 جو تلو اور ٹوٹی تو صد مہ کوئی  
 سونگا لے کا ذبح ہونا جو ہے  
 چونکہ بوج ذبحہ کو ہمنے کیا  
 جو تھے ابن عباس صاحب ارشاد  
 کہ قتل اپنے ہونگے عزیز و قریب  
 کہ سرد نے دیکھی تھی تلو اور جو  
 کہ مجروح روئے مبارک ہوا  
 یہ کہتا ہے یہاں راوی پاکباز

گلی کو چون میں بند و بست اس کا  
 وہ سب دعاؤں دلاوردلیس  
 سحر سب حقنوری میں حاضر ہوئے  
 دعا اپنے مولا سے بھی کر چکے  
 ادا کر کے حمد و ثنائے خدا  
 کہ میں اک ذرہ میں ہوں با آب و تاب  
 وہیں پیسلے کی طرف سے مری  
 کیا ذبح و ذبحہ ہے تعبیر بھی  
 امان جسمین تمکو ہے حاصل ہوا  
 مجھے ہو کہ تعبیر ہی بس یہی  
 کنا یہ شہادت صحابہ کو ہے  
 شکست اس سے کہانا ہے کفار کا  
 یہ کہتے تھے ہے تیغ سے یہ مراد  
 ہے بعضے روایت میں یوں ان کے  
 کری تھی وہ تعبیر یوں اوس کو  
 کہ اس بچہ صحابہ سے دو مشورہ  
 کہ من بعد گفت و شنید دراز

پسند آ پکویہ ہوا طیبہ میں  
 کٹرا دہین ابن ابی ہو گیا  
 کہ ہننے تو کی ہے بہت کارزار  
 کہ ٹیلون پہ گھڑیوں میں عورت کو  
 گلی کو چون میں خوب ہوتی تھی بس  
 سبھی مرد تیر و ستان سے انہیں  
 لگائی تھیں عورت پتھر تمام  
 پٹتے مہینوں ٹڑے ہم یوں ہین  
 جو آئے مدینہ پہ نام پھرے  
 تو رک کسائی ہننے یہ ہے خبر  
 وہ باہر رہیں گے تو پچھائیے ننگے  
 پٹ کر گئے وہ تو پائی مراد  
 ہوئے شاد اس مشورہ سے حضور  
 کیا دل سے منظور اس رائے کو  
 صیابی جو تھے نوجوان منجھلے  
 بہری تھیں دلوں میں آئیں بہت  
 لگے کتنے یا سید سرور

دہین ہم نہ باحسب نکل کر لڑیں  
 بادا ہیوں عرض کرنے لگا  
 عدد کو کیا بارہا خوار و زار  
 بٹا دیتے اور مرد سب جنگ پہ  
 چلا ہمسپاہ ماکا ہرگز نہیں  
 ہٹاتے ملا دیتے تھے خاک میں  
 شکستہ خستہ ہی ہو کر تمام  
 کوئی ہم پر غالب ہوا ہی نہیں  
 نکل کر کہی ہم اگر ہین لڑے  
 یوں ہین کیجئے آپ بھی سہرا  
 کرینگے نہ کچھ لوٹ ہی جائینگے  
 ہمیں شاد و خوش ہوں برائی مراد  
 اکابر صحابہؓ نے بھی بے قصور  
 کسایگان ہے یہ رائے نکو  
 وہ حاضر تھے بدر میں ہو سکے  
 بڑے حوصلے تھے دلوں میں بہت  
 چلین لچلین ہم کو ہر غمنا

نکھر کر دینے سے باہر لڑا میں  
 اور اونہیں معشر جو اصحاب تھے  
 وہ تھے حضرت حمزہؓ نعمانؓ جبری  
 کھڑے ہو گئے اونکی تائید پر  
 تو وہ رو بہک شیر ہو جائینگے  
 سمجھ لین گے کہ زور وہ اے حضور  
 خدا کی مدد سے ہمیں بدر پر  
 کہ ہلوگ تھے تین سوار عبدو  
 ہوا جو ہوا کچھ بھی مخفی نہیں  
 بہت ہیں بڑے جو صلے دلیں ہیں  
 ہمارا تو حسامی ہے ربِّ کریم  
 عنایات حق کے ہیں امیدوار  
 دعائیں ہی مانگتے تھے سدا  
 بہلا صبر اب کس طرح ہم سے ہو  
 مگر بھیہر دلیہر ان تہن بدن  
 ٹھلے تھے ہتیار باندھے ہوئے  
 تو ابھی غصہ بھی اون سے عیان

مزا جراتوں کا چکھاون اوٹھن  
 جوان ہو گئے تھے اسی جوش سے  
 تھے سعدؓ عبادہؓ بھی اور ابھی  
 لگے کئے بیٹھے رہیں ہم اگر  
 کہیں گے کہ ہم اب ظفر پائینگے  
 نکھر کر لڑیں اون سے ہم بے قصور  
 نمایاں ہوئی اوٹ پر حاصل ظفر  
 بہت تھے جو ہم سے ہوئے جنگ جو  
 اور اب تو بافضال رب برین  
 بیان کیا ہوں جو ولولے دلیں ہیں  
 ضرور اونہ پائینگے فتح عظیم  
 اس وقت کا تھا ہمیں انتظار  
 ہمارے ہی در پر شکار آگیا  
 نہ اس پر توجہ ہوئی آپ کو  
 عدو سوز کا فخر گلن صف شکن  
 بعد جوش سیدہ ادہارے ہوئے  
 ہوں پہر ہوئے جیسے شیر زیاں

لگے کئے پھر مالک ابن سنان  
 کہ ہم کو ضرور ایک دولت ملے  
 یہ دونوں بہن محبوب کچھ شک نہیں  
 تو مالک بٹھے اور آگے بڑھے  
 قسم اوسکی آئے سرور اپنیا  
 اے کہاؤں نہ جب تک نکلمر لڑوں  
 لکھا ہے جمعہ اور شنبہ کے روز  
 ہوئے حالت صوم ہی میں شہید  
 یہ نعمان مالک نے پہر عرض کی  
 کہ دو گاہے بد بوخ میں ہوں ضرور  
 شہادت میں پاؤں لگا آب بالیقین  
 تم ہے ہدایت خدا کے کریم  
 تو سرور نے پوچھا کہ بھ کس طرح  
 پیارے ہیں میرے خدا و نبی  
 لکھا ہے اوسنی جنگ میں وہ شہید  
 ایاض ابن اوس دلاور بڑھے  
 نبی عہد اشمل سے ہلوگ ہیں

یہ وہ دن ہے یا سرور و جہان  
 غنیمت ملے یا شہادت ملے  
 رہے چپ مگر رحمت عالمین  
 وہ ہی حضرت حمزہؑ کئے لگے  
 کہ قرآن جتنے ہے نازل کیا  
 چکا موت کا ذالقبہ اونکو دون  
 تھے صدائیم وہ کافر کش و کفر سرور  
 ہوا اذن کو وصل خداے مجید  
 گواہی میں دینا ہوں اس بات کی  
 کہ دیکھا ہے آپ نے اے حضور  
 مجھے اس سے محروم کیجئے تمہیں  
 ملا اب ملا مجھ کو دار نعیم  
 عرض کی ادب سے کہ ہاں اسطرح  
 نہ بیدل ہوا جنگ سے میں کبھی  
 ہوئے اور ہوا اونپہ فضل حمید  
 با ادب یوں عرض کرنے لگے  
 وہ ہی گاہے ہم ہوں یہ چہا ہوں میں



کرین ذبح ہم اونکو اور وہ ہمیں  
 یہ دولت ملے جب تو ہم اسے حضور  
 نہیں ہمکو منظور وہ پر کے حبائین  
 کہ گڑھوں میں گہرا مسلمانوں کو  
 نہ جب تک کرین زیر انہیں مار کر  
 زمینیں ہوں آباد کیونکر ہبلا  
 تھے ہم جاہلیت میں ایسے جری  
 اور اب تو ہوئے ہم طفیل حضور  
 کہ سب ساز و سامان ہی ہے زور ہی  
 کرینگے جو کچھ دینگے اون کو بتا  
 ہوئے یوسفؑ حشیمہ کٹرے  
 کہ یا رحمت و دجہان سیدا  
 کہ ہلوگون پر یون چڑھائی کرین  
 یہ مشکل پڑے گی کہ وہ اور بھی  
 یون ہین لوٹا اور مار کرتے رہیں  
 او نہیں بھی ہو جرات کہ ایسا کرین  
 ظفر ہو تو اس کا تو غم نہیں

وہ دوزخ میں ہم جائیں فردوس میں  
 کرین قتل کفار میں کیون قصور  
 اور اس طرح اٹھلا کے باتین بنائیں  
 زراعت بھی روند آئے ہم اونکی تو  
 رہیں شاد و آباد کس طرح پر  
 جو ان کافروں کو ہو یہ حوصلہ  
 نہ رکتا تھا امید غلبہ کوئی  
 خدا والے ذی شان ہی مقصور  
 رہیں کیونکہ محصور ہو کر حبسری  
 نہ مایوس کیجئے ہمیں سرور  
 ادب سے گزارش یہ کرنے لگے  
 قریشوں کا اب یہ بڑھا حوصلہ  
 صحیح و سلامت گئے تو ہمیں  
 دلاور ہوں سمجھیں کہ ہم ہین قوی  
 سوا اونکے دیہاتی جو اور ہین  
 ہے امید نصرت خدا سے ہمیں  
 شہادت کی دولت تو ہے بالیقین

ہوا اس طرح بدر میں واقعہ  
 ٹھہر جائے آپ میں جنگ پر  
 کہا میں نے میں جاؤں تو تیر جیا  
 تو قرعہ میں آیا نکل اوس کا نام  
 اوسے خواب میں نے دیکھا ہے رات  
 یہ کتاب ہے ہم حق پرین اور حق  
 پیغمبر نے مجھے جو وعدے کئے  
 نہیں جو بٹ کچھ اسمیں اب سیدنا  
 اسی شوق میں آنکھ میری کھلی  
 بہت ہو چکی اب دعا کیجئے  
 دعا سرور دین و دنیا نے کی  
 کہ اداوی رحمہ اللہ نے  
 پڑھا کر نماز جمعہ و عطا ہی  
 رکین حق سے امید و قفسہ  
 یوں ہیں آگیا عصر کا وقت بھی  
 ہوئے رونق افزائے دولت  
 ذرہ خود و بکتر ہوا زمین و آسمان

کہ بیٹے نے میرے یہ مجھ سے کتا  
 ابھی جاؤں لون کاٹ اعدا کے سر  
 اسی بات پر ہم میں قرعہ پڑا  
 گیا اور ہوا وہ ہیں فاسیز مرام  
 کہ جنت میں خوش خوش ہے وہ نیک ذات  
 ہمیں میں ہے اور میں ہیں اہل حق  
 وہ سچ تھے کہ یہاں میں نے سب پالو  
 میں کہا تا ہوں سو گت دربار اعلیٰ  
 کہ اوس سے ملوں اور بھیہ زندگی  
 شہادت ہو ملجاؤں نہ زندہ سے  
 شہادت اسی واقعہ میں ہوئی  
 کہ بعد اسکے سلطان ڈی جاہ نے  
 کیا تاکہ تیار ہوں اسب سبھی  
 کہ دے گا وہی واد و ادم گرت  
 پڑا بی نماز آپ نے عصر کی  
 شہنشاہ عالم حبیب خدا  
 قصا نے کہا ہے عدو کی مرن

اور اصحاب جاننا زب جبرہ  
 یہ سید اور اسید جبری نے کہا  
 جو کچھ کرتے ہیں کرتے ہیں وحی سے  
 ادب سے تو یہ خود پسندی ہے دور  
 نکل آئے حجرہ سے جون آفتاب  
 باداب یون عرض کرنے لگے  
 مناسب جو ہو پس وہی حکم ہو  
 ہیں شیدا و جانبا زبور جان نثار  
 یہ فرمایا ہاں بات تو یہ ہی تھی  
 سلح کو لے لے تھی نہ وہ باندہ کر  
 ہے لازم ہماری تمہیں اتباع  
 علت دارا وں کو کیا اوس کا  
 جو تھے بن جوج اور منت زربنام  
 علت دار خراج ہے یون ہیں لکھا  
 ملا او نکا حضرت علی کو نشان  
 وہ سید عبادہ دلاور پڑے  
 چلے آگے آگے شہنشاہ کے

کھڑے صف بصف تابیر ہوئے  
 کہ آتے ہیں حضرت چمک خدا  
 تمہیں دخل دینا نہیں چاہئے  
 کہ اتنے میں ہو کر سلح حضور  
 تو اوس دم سب اصحاب عالیجناب  
 کہ منقاد و فدوی ہیں ہم آپ کے  
 کرین فدا ہو بہر ہم لوگ تو  
 جہان حکم دیے مجھے کرین کارزار  
 رہا قاعدہ انبیاء کا یہی  
 نہ ظاہر ہو جب تک شکست و ظفر  
 یہ فرما کے جو تھے اسید شجاع  
 نشان اہل خسر راج کا او نکو دیا  
 کہ سید عبادہ ہوئے لا کلام  
 حجاز جو اصحاب تھے با و ف  
 ویا مصطفیٰ ابن عمر کو وہاں  
 وہ سید معاذ جبری من چلے  
 روانہ ہوئے شمشیت و جاہ سے

زستہ حشمت و جہاد نام خدا  
 ملاکب لگے کئے افلاک پر  
 علمدار اعلام کو لے ہوئے  
 برابر برابر پیادے سوار  
 نشان تھے کہ فتح و ظفر کے نشان  
 سنہری وہ گیندیں تھیں یا شمع طور  
 وہ گودروں کی چہل چل کہ نام پری  
 آیا لون پسر یاں حور بہشت  
 ذرا ہٹو دین اد نکور اکب اگر  
 یہ لشکر جو شیخین پر آگیا  
 ہوا حکم نابالنون کو کہ جائیں

فلک اونچے پر پر کے قسبان ہوا  
 کہ اللہ والو مبارک ظنسر  
 سینہ لے ستان تیغ تو لے ہوئے  
 قتلے اللہ وہ سطوت و اقتدار  
 ہوا جہاد اقبال جن سے عیان  
 بلا زلف پرچم کی لے زلف نور  
 پری کیا کہ تھی دم بخود برت بھی  
 و قادر اصالت تھی ادنکی ہرشت  
 تو اوڑ جائیں ٹاپین وہ افلاک پر  
 لیا بس وہیں شاہ نے جائزہ  
 رہیں گہرین ہرہ ہمارے نہ آئیں

اجازت ہونا حضرت رافع کو بھڑی لشکر کی باوجود خورد سالی اور شجاعت  
 جان نثاری حضرت عمرؓ اور حبیب کم اعلیٰ و اقدس کشتی ہونا ادن پین

لیکن یہ رافع کے تھے خوش نصیب  
 اگرچہ یہ کم سن ہے لیکن چلے  
 کہ رافع کو دیکھو اجازت ملی  
 مین کشتی مین دیتا ہوں او کو بچاڑ  
 ہوا ادنکی نسبت یہ حکم حبیب  
 کما سحرؓ نے اپنے یون باب سے  
 او سے ہر جہی کی یہ عسکری ملی  
 نہیں ڈرتا ہو کیسے ہی مار دیاڑ

<p>سنان نامی اور صاحبِ جاہ و فر کہ سمرہ کو یہی اب اجازت ملے بچھاڑا و سکو دون اوسے غالب میں ہونا یہ فرمایا ہاں اوس سے کشتی کرے تو سمرہ ہی غالب ہوئے ناگمان روانہ ہوئی فوج پر وہاں سے بھی وہیں شیرا وہ شکر کا مران نگہبان اور پاسبان فوج کا کہ شب بہرہین فوج کے پاسبان</p>	<p>تو سمرہ کی جانب سے اونکے پر حضورِ رسالتی میں کہنے لگے وہ کہتا ہے رافعؓ سے کشتی لڑوں اجازت مجھے ہم سب ہی کی ملے اے دو نواشد کے پہاڑوں اجازت اونہیں بھی دین ملگئی قبیلہ ہے بخاریون کا جہان محمدؐ مدینِ سلمہ کو کیا ہوئے اونکے ماتحت پنجہ جوان</p>
--	--

بفرضِ اخلاص پاسبان خاص ہوتا حضرت ذکوان کا اور صبح کو  
صف آرائی و دو نو لشکر کی اور مقرر ہوتا حضرت عبید اللہ کا گسائی پر

<p>کرے پاسبانی تو ذکوان جبری یہ فرمایا تو نام اپنا بتا کہا کہ وہ کون ہے بھیہ بتاؤ تو پراوٹھے ذکوان کہنے لگے کہا کون ہے تو بتا اپنا نام تو فرمایا بیٹھے ہو اے جبری</p>	<p>کہا پھر کہ وہ کون ہے جو مری یہ بوسے کہ میں یا رسول خدا غرض کی کہ ذکوان کہا بیٹھ جاؤ کہ شب بہرہنگہبان میرا ہے نگہبان رہوں یا رسول انا نام کہا میں ابوسعہ ہون یا نبی</p>
---	---

کہلاؤں میں جب تیری یا بچی  
 رہوں پاسبان یا حبیب خدا  
 کہاؤں بن قیس میں اے حضور  
 کہ وہ دونوں ساتھی ہیں تیرے کہاؤں  
 عرض کی کہ اون وہ ہی ہیں جان نثار  
 تم ایسی ہے کسی نام سے  
 یہ فرمایا اچھا حفاظت تو کر  
 تو اختیار بات ہے وہ غازی جری  
 عرض صبح فوج ظفر موج سب  
 اوس وقت وہاں آئے کفار بھی  
 لئے ساتھ ہوئے مدینہ چلا  
 لگے کہنے اوس سے کہ ایسا نہ کر  
 کہا جھکویہ تو نہیں ہے یقین  
 دینے میں ہم ہیں معاون ضرور  
 تیری سنی آپ نے آگ ذرا  
 رفیق اوسکے سب تین سوہرتے تھے  
 ہوئیں دونوں جانب سے صف بندیاں

تو پہلے اس طرح دکھان ہی  
 کہا آپ نے نام تیرا ہے کیا  
 یہ فرمایا بتلا تو پھر بے قصور  
 جنہوں نے کہا ہم رہیں پاسبان  
 اوشا اور بولا تھا جو وہ و زیار  
 شرف پاسبانی کا مجھ کو ملے  
 حسین اوترا اور دادا و گر  
 گھبائی کرتے رہے آپ کی  
 احمد پر جو پونچے بافضال رب  
 تو ابن ابی نے اپنے ساتھ بھی  
 تو حضرت ابو حبابؓ با وفا  
 ذرا خدا سے نہو خیر ہمارے  
 کہ ہو گرم بازار پیکار و کین  
 و حسان پر نہ امداد میں ہو قصور  
 یہاں اب ٹھیک کر دو نگاہیں کیا  
 ٹھیکر گیا اد نکو ہر ہیلے  
 چمکنے لگے گرز و تیغ و ستان

چہاں از دین نے سوسے میمنہ  
 اور سلمہ اور بلو عبیدہ دیس  
 جو ان مرد مقتدر اور ابن عسکر  
 سپہ تہی مقدم جو سب فوج میں  
 جو تھے ستم و قاص عالی ہمم  
 تعین ہو چکے جبکہ یہ حکمران  
 پہرے سارے لشکر میں اک ایک کو  
 صفوں کو برابر کیا اس طرح  
 عنان باعثان متعدد قتال  
 زہے شان شکر زہے کرونہ  
 بلیغ ایک خطبہ پڑھا پھر وہاں  
 ہوئے گہائی پر عبد اللہ حیر  
 کہ وہ سب کے سب تیرا انداز تھے  
 یہ نہ مایا دن سے یہیں تم رہو  
 ہمیں فتح ہو جائے یا ہوشکست  
 کہ کفار گہائی سے آنے نہ پائیں  
 اور ہر کافروں نے جمائیں صفیں

عکاش ابن محسن کو افسر کیا  
 ہوئے حاکم میسر و اور امیر  
 ہوئے ساق شکر پہ باکر و سر  
 سپہ دار فرمایا اور سپر و نہیں  
 بہادر مدبر بڑے محتشم  
 یہ نفس نفیس آپ فوراً وہاں  
 یہ تاکید کی سب برابر رہو  
 کہ دیوار میں ہوں آہنی جس طرح  
 برابر برابر بحبہ و حبلال  
 تھے حیران ملک اور جن اور بشر  
 موثر نصائح بہت کین بیان  
 پچاس اونکے ہمراہ غازی و میسر  
 بھادر ہی تھے اور لڑے اور بھڑے  
 نہ ہٹایا یہاں سے جو کچھ ہو سو ہو  
 نہ سر کو رکھو ہر طرح بند و بست  
 اگر آئیں مارو کہ جانے نہ پائیں  
 عجیب ہے امید ظفر تھی اونہیں

یہ کتاب ہے راوی کہ خالد ولید  
 کیا عسکر کو موئے میرہ  
 عمر حاص و صفوان سواروں پتے  
 جوتے تیر انداز نکلت مآب  
 اور اونکی چوتھیں عورتیں زشت کام  
 دلاتی تھیں مرد و نگوشتوں کی پا  
 یہودی ابوہامر زشت تے  
 بڑبا اور ہوا اون سے جو بایے جنگ  
 لگائے ڈرایا کہ وہ نا بکار  
 علمدار طلحہ ابی طلحہ کا  
 کہا اوس نے میدان میں للکار  
 یہ سنکر بڑبے صف سے شیر خدا  
 ولیکن نہ مارا اوسے جان سے  
 نہ کیون مار ڈالا اوسے آپ نے  
 یہ فرمایا ستر اوسکا تھا کھل گیا  
 تو بس مومنوں نے جھپٹکر اوسے  
 شہنشاہ عالم حبیب خدا

ہوا میست ہر بعینہم شدید  
 سپہ دار و سالار اے مرد درہ  
 کہ انکو لڑائیں مسلمانوں سے  
 ہوا اڈپ عبداللہ بن سہاب  
 صفوینین تھیں گھاتی بجائی تمام  
 کہ مارین مرین پائین اپنی مراد  
 پچاس آدمی اپنے ہمرہ لئے  
 ادھر سے جوانوں نے سنگ و خدنگ  
 نہ شیر کیا اوس نے فوراً فرار  
 جو بیٹا تھا یون طیش کہا کر بڑبا  
 کوئی ہے کہ آئے مرے وار پر  
 اوداک وار میں غیم جان کر دیا  
 جو پلٹے تو لوگ اون سے کہنے لگے  
 سکتا ہی چوڑا اوسے آپ نے  
 مجھے آگیا رحم کیا مارتا  
 وین مار ڈالا کہ دم بھی نہ لے  
 تھے وہاں جیلوہ فریا بزرگوار



جناب علیؑ کی یہ تیغ افگنی  
 تھی پیش نظر جبکہ طلحہ گرا  
 جو طلحہ کا بھائی تھا عثمان نام  
 جو شیر خوار حمزہؑ عالیجناب  
 اور اک وار کا ندھے پہ ایسا کیا  
 ہوا یوسفؑ ابی طلحہ پہ  
 کیا سعد و قاص نے وار تیغ  
 نشان دو سکے ہاتھ میں لے لیا  
 جسکا وہ نشان پر قویہ کر کہاں  
 اور اک ضرب شمشیر کی او سپہ یون  
 سافع ابی طلحہ کا تھا پس  
 تو قاتل ہرنے اوسکے عاصم دلیہ  
 پڑھے اور گرایا اوسے خاک پر  
 جلاس ابن طلحہ نے پردہ نشان  
 کوئی آئے میرے ہی اب وار پر  
 پڑھے اور فی التار او سلوکیا  
 بہار طات نے وہ اٹھایا نشان

شجاعت یہ چستی یہ اعدا کشی  
 ہوئے شاد اللہ اکبر کہا  
 بڑھا اور لیا وہ نشان اوس نے تمام  
 بڑھے صف سے کہا کہ بہت پیچ و تاب  
 کہ وہ دو دشمن سے تاکر دو ہوا  
 اوٹھا کر نشان موت کا منتظر  
 قلم ہاتھ سیدھا ہوا بیدار رہ  
 تو اک ہاتھ میں ہاتھ وہ بھی اڈرا  
 دیا خود ہینک اوسکے سکر و بان  
 کہ مردہ گر ہو کے وہ سنرنگون  
 نشان وہ ہی لیکر پڑھا خیرہ سر  
 کلاب اوسکا بہائی بڑھا تو زبیرؓ  
 تے غازی کہ پہرے ہوئے شیر نر  
 لیا اور پڑھا یہ پکارا کہ حسان  
 تے طلحہ عبید اللہ کے چوہر  
 زمین و زمان نے کہا مر حبا  
 تو اک ضرب حمزہؑ سے تیرہ روان

گیا نارمین تن رہا ریت میں  
 شیعہ ابن قاری نے پروردہ علم  
 تو فوراً بڑا صفا سے پہر اک غلام  
 کوئی غازی اوسکا ہی قسائی ہوا  
 اب اوندہ ہوا کافروں کا نشان  
 تو تکبیر کر محراب پر ہے  
 چھاپن لگی جلنے شمشیر دین  
 ہوئے حملہ آور شیران دین  
 زمین پکے ٹاپوں سے اوڑنے لگی  
 جو ٹہرا گرایا اوسے خاک پر  
 گرا ایک پر ایک بہا گزمین یوں  
 اگرچہ بکثرت تھے پر ہر جواس  
 نہ سر کی خبر تھی نہ پا کی خبر  
 چلی بہن سان تیج آتش نشان  
 مرض اونپہ آفت پہ آفت پڑی

رہے کیت کافر اوسی کیت میں  
 لیا اور ہوا قتل مارا نہ دم  
 اور اوس نے علم کو لیا آکے تھام  
 نہ چوڑا لپک کر اوڑا سر دیا  
 سنبھالے کوئی اتنی جرات کمان  
 اور ادنیٰ صفوغین و ہرن گس گئے  
 کہیں سر گرا اور تن تھا کہیں  
 دہلنے لگے آسمان و زمین  
 گٹا خاک میدان سے چھا لگی  
 مبارک کی تھی دھوم افلاک پر  
 کہ بچ جائے جان واسے حال اپن  
 فراری ہوئے تھوڑے لوئین ہراس  
 نہ بوق و نہ کوس و شپاؤ نہ سر  
 گرتے تھے لاشیں محباہ جوان  
 بکثرت ہوئے قتل اور قیتد بھی

چھٹ جانا لگائی کا حضرت عبداللہ سے اور شہید ہوتا اون کا اور  
 آنکھار کا گمانی سے بعد فتح چھٹ جانا موحیدین کا میدان

لگے لوٹنے مال غازی ولیسہ  
 تو بچیں بس اونکے ساتھے ہوئے  
 کہ سب لوٹتے ہیں یہ مال و سال  
 بڑھیں ہم بھی قتل اور غارت کریں  
 نہ ہکڑے مال ہی اسے جناب  
 یہ کہ کچلے اور نہ تھیرے رہے  
 کہ سہ کا کا حکم یہ ہے ہمیں  
 کہا جنگ کے وقت یہ حکم تھا  
 غرض جلد گئے وہ یمن و یسار  
 تو بس عکرمہ اور خالد ولیسہ  
 لیے اپنے ہمرہ کئے تلو سوار  
 کہ خالی ہو گہائی تو حملہ کریں  
 اور اسلام والوں کو بھی دیکھ کر  
 جناب رسالت ہیں زیر نشان  
 ادھر اور ادھر ہیں وہی آپ کے  
 وہاں جس قدر تھے ہوئے وہ شہید  
 بڑھتے لیکے بڑھاڑے اس قدر

تھے گہائی پہ عبد اللہ ابن حبیب  
 اور اس طرح سب اونکے کہنے لگے  
 اور اسجا پہ ہم یونین بنیل وقال  
 ہلا مثل تصویر کیونکر رہیں  
 نہ کفار کے مارنے کا ثواب  
 وہ اون سے بہت اگر چہ کہتے رہے  
 نہ سر کریں ذرا یہاں ہی تھیرے رہیں  
 خدا نے یہ کی فتح و نصرت عطا  
 رہے چند لوگوں سے وہ باوقار  
 نگاہیں جمائے بعزم شدید  
 کھڑے تھے اور اونکو یہ تھا انتظار  
 جو ہیں چند لوگوں سے دیکھا وہ ہیں  
 کہ مشغول ہیں لوسط میں سرسبز  
 رہے آپ کے ساتھ توڑے جوان  
 تو گہائی پہ دبا داکیا آگئے  
 تو بس عبد اللہ بعزم شدید  
 کہ کفار ششدر ہوئے دیکھ کر

گرایا اسے اوس پڑ بکر گئے  
 بمقدور روکا ہی مارا بھی خوب  
 ملاہنت لشکر سے موقع اونہیں  
 غرض کافروں نے جو دھاوا کیا  
 جماندار عالم کے پاس اوس گہری  
 نہ شکری ہی اک جہاد صفا بندیا  
 لڑائی جو بگڑی بڑ ہے سربر  
 سراقہ کی صورت دہن بگیا  
 محمدؐ ہوئے قتل اے دوستو  
 کھاتین ہار اوس نے آواز سے  
 خیاں ایک کو دے سے کا نہ تھا  
 ہوا اس طرح کافروں کا هجوم  
 وہ یوں بدحواسانہ لڑنے لگے  
 نہ پہچانتے تھے کہ یہ کون ہے  
 حدیفہ کے والد وہاں پر شہید  
 غرض جبکہ اون کی شہادت ہوئی  
 میرے باپ بہن یار و کرتے ہو کیا

شجاعت تھی قربان ہو جان سے  
 گئے پھر تو بھر شہادت میں ڈوب  
 کہ اب اہل اسلام کو مار لیں  
 بھڑے خوب اور خوب سا کہا کیا  
 لڑے اون سے ایسی جماعت نہ تھی  
 کستے منتشر بھاڑ چوان  
 تو ابلیس ملعون اور بد گہر  
 باوازاں طرح کھنے لگا +  
 کر دقت ان کو کمی اب ہو  
 تو گہرائے غازی پریشان ہوئے  
 جد ہر جس نے وہ پانی وہ چلایا  
 کہ اونپر گرے ہر طرف سے وہ شوم  
 ہوئے زخمی آپس کی تلواروں سے  
 مسلمان بہن یا کافر زشت پے  
 ہوئے یوں بہن کہتے رہے وہ سعید  
 کسا تھا کو بخشے خدا سنے قوی  
 نہ مارا وہوں نے نہ کچھ بھی سنا

کیا باپ کو میرے متھے شہید  
 نہ لونا لگا کر خونہا باپ کا  
 یہ چرچا ہوا آپ کے سامنے  
 یہ خبر یادہ ضرب تے بہر حق  
 گئی حالتوں پر مسلمان ہوئے  
 اور ایسے ہی تو بعض کچھ دور تک  
 ولیسرا نہ میدان مین پر جم گئے  
 تے ایسے ہی کے جگہ سے نہ جو  
 ادھر بھی لڑے اور ادھر ہی لڑے  
 یہی جم کے لڑتے رہے جا بجا  
 انہیں مین سے پہونچے حضور نبی  
 پر آخرین آ آ کے حاضر ہوئے  
 جو حاضر تے اوسجا حضور نبی  
 کہ چودہ سے وہ تین تک تے ضرور  
 ابو بکرؓ اور عبد الرحمنؓ علیؓ  
 زبیرؓ اور خبابؓ اور ابو عبیدہؓ  
 تے حارثؓ بھی اور بود جائنہؓ و سہلؓ

ملا اونکو وصل خداے عجیب  
 مسلمانو تم پر سے حد قد کیا  
 پد یون حدیفہ کے مارے گئے  
 جزا کے ہوئے دو نو ہی مستحق  
 گئے بعضے ہر اس تک بھی چلے  
 گئے اور پلٹ آئے جو یک بیک  
 پے قتل اعدا دین رم گئے  
 کوئی آہنی جیسے کسار ہو  
 غرض پل پڑے خوب کاٹا کٹے  
 یہ تے شیر میدان انہیں سے رہا  
 رہے ڈھونڈتے شہ کو بعضے جبری  
 لکھا ہے یہ اصحابؓ توڑے سے تے  
 یہ کہتا ہے شاہ سیر واقفؓ  
 جو حاضر تے اوس دم حضور حضور  
 تے پہر سید وقاصؓ اور طلحہؓ بھی  
 تے عاصمؓ جو ان ہی بلا کر ویک  
 سمجھتے تے جو قتل کفار سہل

تھے سعد معاذ اور اسیرہ خنصرہ

اعمر ابن خطاب شیر و غنیم شیر

صحابہؓ جاننازکی مختلف لڑائیاں اول حضرت مولا علیؓ اسد اللہ الغالب

جناب علیؓ کی تہی حالت عجب  
کہ وہ برہمی آپؐ نے دیکھ کر  
نہ پایا تو لاشوں میں دیکھا بہت  
نظر کی چپ و راست پر وہ جمال  
گہرا دل بہ یون دل سے کہنے لگے  
ہمیں پر ہمارے گنہ کے سبب  
یہ کہتے ہی شیریں سیان سے  
پڑے اور اعدا سے گڈ پڑھوئے  
پڑے جبہ شیر خارا شکاف  
رکے خود پر بھی نہ رہا پر +  
نہ تھی اوس سے بچنے کی صورت دوا  
جاہر ہوئے کشتوں کے پشے کئے  
نظر آیا ناگہ وہ جہلہ اوغین  
گئے جہاں پر وہ نہ چون شمع پر  
روایت ہے شہ نے جو دیکھا خیال

نہ جان نثاری و جرأت عجب  
شہنشاہ کو دیکھا ادھر اور ادھر  
نہ دیکھا جو ادا دل کو وعدہ بہت  
نہ آیا نظر تو سحاب ملال  
یہ ممکن غنیم آپؐ میدان سے  
اوٹھا آسمان پر لیا حق نے اب  
تھے بیزار اپنے دل و جان سے  
چپ و راست تھے آپؐ اوغین مارے  
وہ کا نہ ہے سے دور ہو گیا تا بناف  
وہ جس صدف میں چمکے رہتے تھے سر  
وہ تیغ اور بازوئے شیر خدا  
دکھا اپنے اور اوس کے جوہر دئے  
تو جان آگئی دیکھ کر جان میں  
علم ماتھ میں تیغ بر نہ سر  
کہ غالب ہوئے کافر پر خصال

بلاتے تھے اک اک کو لٹکار کر  
 رسول خدا میں ہوں موجود ہوں  
 ولیکن مسلمان تھے یہ بدحواس  
 معاذ اللہ بس آپ غصہ ہوئے  
 یہ فرمایا تو بہا گئے دالون میں  
 نہ کیوں اونکے ہمراہ تو بھی گیا  
 کہ قربان دل و جان تو ہیں آپ پر  
 یہی آرزو ہے کہ قدموں تلے  
 جدا آپ سے ہو کے جاؤں کہاں  
 جو اک جگہ پر مشرکوں نے کیا  
 علیؑ بڑے ہٹا دے انہیں مار کر  
 زہے زور بازو سے شیر خدا  
 گئے بہاگ اس طرح بے پاؤں  
 حضورؐ حضورؐ آئے پھر با ادب  
 تو پراک گردہ اور آیا نظر  
 اونہیں پھر یہ ارشاد عالی ہوا  
 تولی زوال فقار اور گئے اونہیں ڈوبا

کہ میدان نہ چھوڑو تم آؤ اُدھر  
 ادھر آؤ ہوتے ہوا ب کیوں زبون  
 نہ پلٹے نہ آیا کوئی شبہ کے پاس  
 کہ حاضر وہیں آ کے مولا ہوئے  
 نہ شامل رہا کیوں دیا چوڑا ونہیں  
 تو بھی عرض مولا علیؑ نے کیا  
 جیوں کس طرح میں جدا ہوں اگر  
 میری جان جائے تو مقصد ملے  
 میری آرزو آپ اور جان جان  
 تو اس طرح ارشاد و نکو ہوا  
 تولی میان سے وہ ہیں تیج دوسرے  
 کہ اک دم میں ہلے وہ سب پھر گیا  
 کہ اک کو نہ تھی دوسرے کی خبر  
 کھڑے ہو گئے باسیر و طرب  
 کہ آتے تھے کفار با شور و شر  
 علیؑ قتل کر ان کو اور دے ہٹا  
 چلی وہ ادھر اور ادھر اونہیں خوب

کہ اک دو ہوا تو پورے چار دو  
 دو تیغ اور وہ خستہ تھی حیدری  
 پٹری لاش پر لاش کفار کی  
 گٹھائیں پکیتی ہے جس طرح برق  
 اسے دو کیا جا پڑی اس کے سر  
 سیاح غضب تھا کہ دو تیغ تھی  
 اسی وقت جبریل حاضر ہوئے  
 علیؑ نے کیا حق اخوت ادا  
 کہ وہ ہے ہے اور اس سے ہیں ہم  
 تمہیں دونوں میں ہی ہوں بیگان  
 نہیں ہے جہان میں جہان جز علیؑ  
 یہ فرماتے ہیں حضرت مر قضا  
 اور اک سمت تھے پوچھا نہ جبری  
 او نہیں روکتے حملے بھی کرتے تھے  
 تو ناگھ گروہ اور اون کا بڑھا  
 تو بس میں نے یوں اونچے حملہ کیا  
 تو سب نے کیا زخم اکبا لگی

یہ ہا اگر مسوا سو جے کفار کو  
 نہ تیرے ذرا او نہیں بھگا اگر پٹری  
 غضب حق کا تھا ضرب سولا علی  
 نہ تھا اس کے چلنے میں اور اس میں فرق  
 کہ چکی ادھر تو گری وہ ادھر ہر  
 برستے تھے سر اس سے اور خون بھی  
 با داب یہ عرض کرنے لگے  
 یہ سنکر شہنشاہ نے یوں کہا  
 تو پورے یہ جبریل اسے ذی اہم  
 کہ آواز غیبی یہ آئی کہ ہاں  
 جو ہے تیغ تو ذوالفقار نبیؐ  
 میں اک سمت اس روز تھا لڑ رہا  
 اور اک سمت تھے سحر و قاص ہی  
 وہ کٹ کٹ کے گرتے تھے تلوار سے  
 تھا ابن ابوجہل بھی عکرمہ  
 گیا برق سان اُن سے گڈ بڑھا  
 مری تیغ جون برق تھی کو مدتی



جو آیا برا برا اوسے دو کیا ہٹایا بگایا دہسین مار کر پھر آیا حضور جناب نبی میری زندگی تھی جو اوس دن بچا	بھہ مرده گرا وہ تڑپتا ہوا اسی طرح پہونچا ادھر سے اودھر نہ بیکا ہوا اک مر بال بھی کہ فضل خدا ساتھ میرے رہا
---	--

### حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

نرالا ہی طلحہ کا ہی حال تھا تھے اس طرح گرد آپ کے گومتے جو پتہ ہی آیا کہ کوئی خدنگ لپک کر پیغمبر کے ہوتی سپر فدا تجھ پہ ہوں تیرے قربان ہوں خدنگ اونکے ترکش ہیں تھے جس قدر سنہالے کمان تھی اونہیں مارتے جو آیا گرا اوسکو فوراً دیا بڑھایا ایک کافر پکارا کہ ہاں گرا اوسکو نیزہ سے وہ ہیں دیا کہ اس مونہ سے حضرت کو تھا پوچھتا مواوہ تو فوراً بڑھایا اک لعین	نبی پر ہوئے تھے یہ بالکل فدا کہ خود پر یہ وارون کو لیتے رہے کہ تھا تیغ کا دار وہ چیرہ چنگ اور اس طرح کہتے تھے وہ نامور میں کس طرح یہ جان قربان کروں وہ سب سامنے آپ کے ڈال کر خدنگ اونکو سلطان دین دیتے تھے زہے زور بازوئے مرد خدا بتاؤ مجھے ہیں محمد کمان خیث اوس کامونہ پاسے چرمر کیا پہونچا اب سقر میں عدوئے خدا لگائے دوزخ اونکے اوس نے دین
--	---

گرے ہو کے میوش تو آپ نے  
 چچا زاد بھائی کی لے تو خبر  
 چھڑک روئے انور پہ پانی دیا  
 کہاں اور کیسے ہیں حضرت کو  
 کہ لے اپنے بھائی کی جلدی خبر  
 تو بس خوش ہوئے اور یہ کہنے لگے  
 رہیں خیریت سے وہ جان جان  
 لکھا ہے کہ جنگ جل جب ہوئی  
 جو مولائی نے یہ اوس سے سنا  
 اونہیں اونکے ایمان کامل نے بس  
 کہ تو مرد حق کی برائی کرے  
 بہراک شخص یوں عرض کرنے لگا  
 ہیں بے شبہ درجے تو اونکے بڑے  
 تو حضرت علیؑ نے کہا اوس سے یوں  
 احد میں ہم اک اک جدا کرتے تھے  
 رسول خدا کی سپہر تھی وہی  
 اونہیں پر تو پڑتے تھے سنگ و خدنگ

یہ فرمایا بویکر صدیق سے  
 تو صدیق نے بس دہین دوڑ کر  
 کہلی آنکھ تو اس طرح سے کہا  
 کہا مجھ کو یہاں ہے آپہی نے تو  
 میں آیا مجھ کو شہ دا دگر  
 اب آسان معیت ہے اپنے لئے  
 تیرے بخت گر ہو خدا اپنی جان  
 براؤ نکو کتا تھا کوئی غبی  
 یہ فرمایا کیا تو احد میں نہ تھا  
 کیا بے نیاز اور تجھے یہ ہو س  
 تو خاموش وہ ہوا ہاشم سے  
 فضائل بھی کچھ اونکے دیجی بتا  
 ہمیشہ خدا اونپر رحمت کرے  
 ہوا ہمدان اونپر وہ بیچگون  
 مگر لکھتے پاس ہی آپ کے  
 ذرا اونکو پروا نہ تھی جان کی  
 اور ایسے ہی تلواریں بھی بید رنگ

وہ قربان ہوئے ہو کے سینہ سپر  
بڑے ذی مراتب ہیں اور خوش سیر

حضرت ابو جحانہ رحمہ

ملی بود جہانہ کو شمشیر خاص  
ہوئے اول اول جو حملے وہاں  
بڑے نامی نامی بہادر جو تھے  
کہ لوہا گئے مان کا نرسہ بھی  
مسلمان جو میدان سے ہٹ گئے  
انہوں نے بھی خود کو بنایا سپر  
اونہیں مار تے اور ہٹاتے تھے یہ  
کہ ابن زہیرہ کی جانب بڑھا  
کہاں ہیں محمد بتائے کوئی  
تراموند کے تو یہ اوس شخص سے  
جو تلواری تو دو ہو گیا  
جناب رسالت نے یہ دیکھ کر  
خدا تجھ سے راضی ہو تو نے مجھے  
تھے جرات میں اعلیٰ یہ گرد و سپر

بڑے مرتبے اور بڑا اختصاص  
چلی انکی یون تیج آتش نشان  
کیا زیراد نکویہ ایسا لڑے  
کوئی صاعقہ تھا کہ وہ تیج تھی  
تو خدائیں یہ آ کے بس ڈٹ گئے  
جو آتے وہاں کا نرسہ بد سیر  
شجاعت تہور دکھاتے تھے یہ  
بادا اس طرح اوس نے کہا  
تو ڈانٹا اوسے اور کہا او شقی  
جو ادھر خدا ہے یہ کہہ کر بڑھے  
زمین و زمان نے کہا مر حیا  
کہا بود جہانہ یل نامور  
کیا شاد اس کو شش و سعی سے  
ولاد و لیر و نمین شیر و ہین شیر

حضرت سعد بن ابی وقاص رحمہ

<p>             حوتے سعد دقاص غازی دلیر              حضور اون سے فرماتے تھے ان گنا              جو تہین غازیہ ام ایمن بنا              پلاتی پیاسوں کو تھین شاد شاد              لگایا جوہن اوس نے اون پر خدنگ              ہنسنا قہقہہ مار کر نا بکار              اوٹھا ایک لکڑی ہی دی سعد کو              کمان میں او سے رکھے مارا جوہن              کہلا ستر ہی اور حضرت ہنسے              حوض ام ایمن کا بھیہ لیلیا              سدا تیر تیرا ہدف پر پڑے           </p>	<p>             برابر لگاتے تھے اعدا پتیر              ہمارے ہون مان باب تجہ پند              وہ پانی لئے پرتی تہین تیر گام              کہ ختبان عرفہ جو تھا نامراد              گرین کھل گیا ستر بس بید رنگ              ہوا ستر دین کو بھیہ ناگوار              کہا یہ لگا اسپا اے نیک خو              گرا مردہ اور چت ہوا وہ لعین              کہ باچمین کہلین اور یہ کئے لگے              یہ دی سعد کو شاد ہو کر دعا              تو وہ مستجاب دعا ہو گئے           </p>
--	---

### حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

<p>             انجو بگر گرد آپ کے پرتے تھے              سر آپ کا عبد الرحمن دین              مبارز کا طالب ہونا گمان              بڑھتے تاکہ ہوں اس سے میں گرم کار              کہ ترک تعلق یوں کر دیتے ہیں           </p>	<p>             چنگا پرے گرد جو شمع کے              کہ ایمان لایا تھا اب تک نہیں              تولی میان سے تیغ آتش نشان              بخوبی اسے بھی کروں آشکار              جو اللہ کی راہ میں سر دیتے ہیں           </p>
---	--

اسے کہتے ہیں حبّ اللہ بس یہ فرمایا ہاں ہاں نہ ایسا کرو نہ جباؤ کرو تیغ کو میان میں	یہی بغضِ لدہ ہے باقی ہوس ہمیں زندگانی سے تم نفع دو بہت کام ہیں تم سے لینا ہمیں
--	--

### حضرت شماس ابن عثمان رضی عنہ

یہ تھا حال شماس عثمان کا شبیبہ انکی کوئی سپہر کے سوا لگاتے تھے جب تیرا عدا کے شاہ لگاتے ہیں شمشیر کف ابر فدا جان کو اپنے ہیں کر رہے یہاں تک کہ وہ ہو گئے وہاں شہید	کہ خود اپنے ان کے حق میں کہا نہیں ہے کہ یوں ہو گئی تھی فدا اونہیں دیکھتے تھے کہ ہر آلہ ہٹاتے ہیں اونکو اور ہراور اوہر یہ دولت خدا جسکو دے وہ ہی لے ہوا اونپہ فضلِ خداے حمید
---	--

### حضرت مصعب رضی عنہ

تھے مصعب نشان کو اوٹھائے ہوئے گریے ہوئے کے زخموں سے بس چوچور وہیں اک فرشتہ بزرگ آگیا بتائی تھی مصعب کی سی شکل بھی ہوئی برہمی شکر دین میں جب یہ کی عرض اوس نے میں مصعب نہین	اور اعدائے حق سے وہ ایسا لڑے ملا اونکو وصلِ خداے غفور اوٹھا وہ نشانِ مبارک لیا تعالیٰ اللہ اے صولتِ احمدی کہا شہ نے مصعبؓ تو بڑہ جا سے اب تو سمجھے شہنشاہ دنیا و دین
---	---

# حضرت وہب بن قالیس مزی ثعنه

کھڑے تھے وہب سانسے باادب  
کہ ناگھڑا اک گر وہ نسیم  
ہٹا یگا کون ان کو یون عرض کی  
سنان اور خنجر سنبھالے بڑھے  
ہوئے ہکے ہکے یہ ڈانٹا اونہیں  
جناب معلیٰ بن حاضہ ہوئے  
کہ اور آئے کف اربا شور و شر  
عرض کی میں رو کون انہیں سرور  
نظر تیسرا پھر چو آیا گر وہ  
کہا میں فدا لی ہوں ماروں انہیں  
تو بس گس گئے اونہیں یہ نامدار  
جسے مارا مارا اسے جان سے  
گئے قتل کرتے ادھر سے ادھر  
تو جسم مبارک پہ گماٹل ہوا  
ہجوم ان پہ اعدائے حق نے کیا  
خوشی سے ہوئے انکے ہاتھوں شہید

یہ اپنے بڑھ آئے تھے کف ارجب  
تو کہنے لگے یون رسول کریم  
ہٹاؤ لگا میں اے پیارے نبی  
اور اس طرح ادن کافرون سے لڑے  
ولیرا نہ مارا بھگایا اونہیں  
باادب پہر وہ کھڑے ہو رہے  
کہا کون رو کے نہ آئیں اچھر  
بڑھے اونکو مارا بھگایا دیا  
کہا کون ان کو کر کے گاستوہ  
یہ فہرمایا کرچین فروس میں  
کیا قتل اون کو یون ویار  
یہی سچے بندہ تھے اللہ کے  
نہے زور بازو نہ ہے دل جگر  
کہ تھے بیٹیں زخم ادسپہ ہے یون لکھا  
قبول ان کو اللہ نے کر لیا  
وہ دن انکے حق میں ہوا دم عید

مرا تب کا ادنگے ہو کس سے بیان	پیارا احتیاء و نپر خدا سے جہان
بہادر دوستے اور یہ شان اونکی تھی	ہوئی کس میں جو آن بان اونکی تھی

### حضرت خباب ابن منذر عتہ

سنو حال خباب منذر کا بھی	ترے ڈوب ڈوب اونین تہا وہی
حضور رسالت میں حاضر ہوئے	سناتے تھے اونکیو جو ہم قوم تھے
میں اسے آل سلمہ ہوں داعی حق	سنو میری جنت کے ہو مستحق
خدا کے لئے جان و دو جان و	جو کہتا ہوں میں مان لو مان لو
بڑھے ہر دلیہ را نہ لڑنے لگے	تو خبا رہیئے جو تھے صخر کے
دہ دہو کے سے دشمن ہنیں جان کر	بڑھے انہی اک سنگ بالا سے سر
لگایا ہوا پھر یہ مسامدہ اونین	کہ یہ اہل حق لشکر دین سے ہیں
کیا تازیوں نے یہ اپنا شمار	کہ یا است است تھے کہتے ہیکار

### سردفتر دلیران حضرت نسیمہ عتہ

نسیمہ جو تھیں بنت کعب دلیر	یہ لڑتی تھیں کرتی تھیں اعدا گوزیر
اور انکے برادر بھی شوہر بھی و مان	تھے موجود اعدا کی لیتے تھے جان
پلائی تھیں پانی ادھر اور ادھر	جو مجروح تھے اونکی لیتیں خبر
لگاتین دوا پٹیان باند ہتین	اور اعدا کو بھی قتل تھیں کر رہین
لگے بارہ زخم انکے اوس روز تھے	مگر بان دیتی تھیں حق کے لیے

رسول خدا پر یہ قربان تھیں  
 یہ میرے کو اک شخص آیا نظر  
 یہ فرمایا بان بان سپر بھینکے  
 تو دی بھینک اور لی انتوں نے اونٹنا  
 جناب رسالت کے چاروں طرف  
 اور اون کافروں کو ہٹاتی تھیں یہ  
 کہ ناگاہ آیا دھین اک سوار  
 سپر پر لیا اور لگائی جو تیغ +  
 جہاں ہمارے عالم نے یہ دیکھ کر  
 ہلکا رہا اور نہیں بون کما آ کے تو  
 مدد ان کے بیٹھنے کی آن کر  
 کہ آیا دھین اک سوار دونا بکار  
 لگا کر وہ اک داد چلتا ہوا  
 کہا دن سے پیارے ہوا بتم کھڑے  
 جناب نبی نے جو دیکھا یہ حال  
 جہ طاق ہے تجھ میں کسی میں کہاں  
 یہ فرمایا دیکھ اے نبی یہ کچھ

سپر آب کی یہ بھی ہر آن تھیں  
 کہ جاتا تھا ہاگا لے تھا سپر  
 تو اسکے لئے کام چاہے سے  
 سپر اسکو کرتی تھیں یہ بادشاہ  
 خدانے دیا تھا یہ ان کو نشتر  
 شان گاہ غنچر لگاتی تھیں یہ  
 اور انہر کیا تیغ کا اس نے وار  
 کئے باؤں رہو اس کے ہیدر تیغ  
 جو تھے عبد اللہ انکے سپر  
 یہ دکار مان کا ہوا ہے نیک خو  
 دھین اسکو پہنچا دیا تا سقر  
 کیا زخمی بازو سے دست یار  
 نہ پڑے یا نہ ہاتھ اون کا دیا  
 لڑو ہرج و مرج کفار سے  
 یہ فرمایا دن سے کہ اے خوش مال  
 کہ اتنے میں پٹا دہی ناگہان  
 دہی آیا اب تو نہ رہ منتظر



تو بس ایک ہی ہاتھ میں دو ڈر کر  
 تو وہ ہین تبسم کیا آپ نے  
 کہ الحمد للہ عیدِ ض سے لیا  
 کیا اس پہ غالب خدائے تجھے  
 کہ ام عمارہ ہمہ سین و یسار  
 کہ خوش ہو کے میں دیکھتا تھا اونہیں  
 ترا اور تیرے پسر کا مقام  
 فلان اور فلان سے ہے بہتر دمان  
 دعا کیجئے تاکہ ہم خوش رہیں  
 تو کی آپ نے یون خدا سے دعا  
 خدیب ابن قحطہ جو بھٹانا بھار  
 تو انہر بھی اوس نے کیا دار تیغ  
 وہ کافر و لیکن زرد پوش تھا  
 ہوئے دارا و سپر نہ کچھ کارگر  
 نسیبہ ہین بندی خدا کی یہی  
 کہ مردوں نے بھی مان انکو لیا

کیا دیوار سے گر پڑا خیر و سر  
 کہ باچمین کہلین یون کہا آپ نے  
 خشک تیری آنکھوں کو حق نے کیا  
 اور اس طرح بھی آپ فرماتے تھے  
 مرے پاس ہی کرتی تین کارزار  
 دیا آخرش میں نے مژدہ اونہیں  
 تری زوج کا ہی تو اے نیک نام  
 یہ کی عرض اسے سرور و جہان  
 مصاحب ہوں آپس میں فردوس میں  
 رہیں خوب مل جل کے یہ اے خدا  
 ہوا آپ پر حملہ گر ایک بار  
 کئی دار انہوں نے کئے بیدریغ  
 خودی اور نخوت میں بے ہوش تھا  
 یہ کتا ہے راوی صداقت ہنر  
 لڑیں خوب جنگ یا مہ میں ہی  
 زہے بخت و افضال رب العالی

حضرت سعد ابن ربیع رحمہ

۵۰  
 حضرت  
 کی

<p>مراتب ہر جنت میں ان کے رفیع          کہ بیوش میدان میں گر پڑے          تو باقی تھی کچھ سالس ہی جسم میں          کہا شکر و لاہین اپنے حضور          کہ وہ پہر پہ پہنچاؤا و نکو پیام          جو وعدے کئے بیعت عقبہ میں          ادھین کے لئے سب میں لغائے خلد          تو خوش ہو کے یوں آپنے کی دعا          کہ تو ادن سے راضی ہو اور خوش رہ</p>	<p>دلاد جو تھے میدان ربیع          لگے بارہ زخم ان کے اوس روز تو          جو بعضے صحابہؓ نے دیکھا انہیں          کہا یہ بتاؤ میں یکے حضور          کہ سامیر انصار کو تم سلام          اٹھو حق سے اور یاد رکھو انہیں          یہ کہہ کر ہوئے رونق افزائے خلد          حضور رسالت یہ چہر چاہوا          اتنی ملاقات کر سکتے</p>
--	---

### حضرت عباسؓ ابن عبادہ و حضرت خاریجہؓ رضی اللہ عنہما

<p>دویم خاریجہ بیٹے تھے زید کے          وہ تیغین بخین یا برق ہنگام جنگ          مری تیغ تم لوگے اور بھیہ بزرہ          کہ ہون قتل و زخمی یہ کافر سپہی          اور اعدا پہ اسطرح حملہ کیا          اور اس طرح کہتے تھے اوس دم بکار          حضور خدا لئے یہاں حشر میں</p>	<p>جو عباسؓ بیٹے عبادہ کے تھے          لڑے خوب دو لو کہ کافر تھے دنگ          کہا خاریجہ سے انہوں نے کہ کیا          کہا ان مراقبہ ہی سے یہی          سیا خود بھی اور پھنی زرد          کہ حیران ہوئے کافر نابکار          سلما نو کیا سذر ہو گا تمہیں</p>
---	--

<p>ہوئے گے گر شہید اب رسول خدا          نہ ثابت قدم ہم رہے آہ آہ          یہ دیکھو بلا ہم پہ نازل ہوئی          رٹے یوں شہید آخر شش ہو گئے          پڑے خار جبہ تھے جو زخموں سے چور          کہ مالک نے اس وقت اونے کہا          کہا آپ گر چہ ہوئے ہیں شہید          رہی بتائی ہمیں آپ نے          خدا کے لئے ہم لڑیں اور مرین          یہی مالک سب نے ہی کہا</p>	<p>ہمیں دے چکے مزد وہ ہیں فتح کا          نظر آیا ہم کو یہ روز سیاہ          کہاں ہم کہاں یہ عدوئے فقی          گئے دو تو ہی پاس اللہ کے          تھے مشتاق وصل خداے غفور          شہید آپ تو ہو گئے یوں سنا          مگر حسی وقایم ہے رب مجید          شریعت سکھائی ہمیں آپ نے          اور اسلام کی اب اعانت کریں          یہ اندوا لون کے تھے پیشوا</p>
---	--

### حضرت خٹلہ رحمہ اللہ

<p>تھے فرزند عامر یہ قدسی خصال          اویس کے یہ بیٹے ہیں نام خدا          کیا رات کو عیش وقت صبح          نہ غسل جنابت ہی تھے کر کے          ہوئے شامل شکر مونسین          مگر یہ دلاور تھے ہرگز ہٹے</p>	<p>سنو حضرت خٹلہ کا یہی حال          وہ عامر جو تھا فسق میں مبتلا          اویس روز اون کا ہوا تھا انگلا          اوٹھے جلد بستر سے اور چلدے          اعدین برابر صفین ہوتی تھیں          مسلمان ہٹے گر چہ میدان سے</p>
---	---

ابوسفیان گھوڑے پہ اوس دم سوار  
 ٹرہے تا گرا کر اوسے مار لین  
 تو تلواری سے اوسکے گھوڑے کے پا  
 ڈرہے اسے سپہ جہٹ اور تھایہ قریب  
 وہ فریاد کرنے لگا خوف ست  
 یہ سنکر پڑا اسود بن تسوہ  
 خدا پاس پہوئے تھے نہ لائے ہوئے  
 بچی جان اوسکی تو بہا گا بچا  
 صحیحہ روایت سے ثابت ہے یوں  
 کہ خود مین نے دیکھا ہے یہ جبر  
 اور اونکے بن سے چکنا تھا آب

ہو اور وہ ان کے پیچھے باوقار  
 یہ کافر بے سخت اسکو جانے نہ دین  
 دئے کاٹ اور وہ زمین پر گرا  
 کہ کر ڈالین قتل اسکو یہ خوش نصیب  
 کہ یوسفیان ہون بین بجاؤ مجھے  
 کیا داراوریہ گئے خون مین ڈوب  
 محبت کی تلواریہ کھائے ہوئے  
 حیات اور باقی تھی حیات ارم  
 یہ کہتے تھے پیغمبر یہ بچگون  
 فرشتوں نے غسل اونکو کر دیا  
 نہ ہے عروشان رسالت آب

### حضرت سید الشہداء حضرت عثمان

جان و فدا و جان کرم  
 یہ کفار کو قتل کرتے رہے  
 اولٹ دین انہوں نے صفوں کی صفین  
 چمکنی تھی تلوامان کی جاہر  
 کہ ناگہ سبلح آگیا روبرو

یہاں آپ کے حمزہ عالی حشم  
 پریشان ہو سب ان سے لڑ گئے  
 کہ جرات کا اپنی مزا یہ چکسین  
 اگر می لاش پہ لاش اور سر پہ سر  
 ہوا مردہ اک وار مین زشت خو

<p>اوسے قتل کر کے جو آگے بڑھے غلام ابن حارث کا وحشی چوتھا اگر قتل حمزہ کو اب تو کرے سو اسکے دین تجھ کو انساں ہی بھسل کرے جوہین وہ کامران وہ کاری لگی حبان بحق ہو گئے ہنایت ہی گستاخیان کین کہ سب جناب رسالت یہ فرماتے تھے کہ افلاک پر اون کو لکھا ہی</p>	<p>تو کیمچڑے پھیلے وہین گر پڑے یہی اوس سے تھا اوسنے وعدہ کیا تو آزاد کر دینگے بے شک تجھ اسی گھاٹ میں تھا چھپا وہ شقی پک کر وہین اوسنے ماری سنان اور اون بھیاؤن نے پہر لاش سے خفا تھے بہت ان سے اوپر غضب بشارت یہ جبریل نے دی مجھے کہ حمزہ ہین شیر خداؤں ہی</p>
--	--

### حضرت عمرو ابن جعوف رضی اللہ عنہ

<p>عمرو بن جعوف دلاور تھے لنگ پسران کے ہمراہ حضرت پہلے پسرنے کا آپ ٹھہرین تھین کسا آرزو ہے رسول خدا عطا آپ نے کی اجازت اونہین سلمان ہٹے اور جو ٹھہرے رہے ہوئے حملہ گر پر جو کفار پر</p>	<p>مگر تھے شجاعت کے اعدا ہی ونگ یہ ٹھہرا گیا ان سے بس جلدے کما شہ نے ہان فرض تمپر نہین جنان میں پھرون لنگ کرتا ہوا گئے شاد و خوش خوش وہ میدان میں اور اعدا سے حجم جم کے لڑنے لگے تو اون سب کے آگے تھے یہ نامور</p>
---	--

اور اس کے ہی پیچھے تھا ان کا پسر  
 بیدار اور پسر ہو گئے وہاں شہید  
 وہیں پہنچیں لین لاش دو لو اوٹھا  
 اوٹھائی اور اک اوٹھ پر لا کر  
 سر کا تو نام ان کے جلاؤ ہے  
 ملین راہ میں حضرت عائشہ  
 یہ جاتی تھیں سوئے اُحد اسے  
 تمہیں ہمراہ کچھ عورتیں اور بھی  
 کہاتیں لاشیں لئے جاتی ہوں  
 دلیکن ستر شیر وہ بن گیا  
 لیکن کتنے یوں مادر مونسین  
 یہ اس سے بھی زائد اوٹھا ہے بار  
 تو وہ پہیر کر لے گئیں اس کو وہاں  
 کہا آپ نے سن کے یہ ماجرا  
 کہا ان جوہن میرے شوہر عمرؓ  
 نہ لوٹوں شہادت سے محروم ہیں  
 کہا لوگ ایسے ہیں انفسار میں

اور اعدائے اسلام کو مار کر  
 تو عشتار کی زوجہ جو تہین بس عیسہ  
 اور اک بھائی کی لاش بھی دادوا  
 مینہ کوہ اہی ہوئیں تیسرے  
 تھے بسداد بھائی بس ای نیکے  
 جوہن مادر مونسان خدا  
 کہ محبوبہ حق کی خبر کچھ ملے  
 انہوں نے ساخیریت انکو دوی  
 کہ طیبہ میں مرقون انکو کروں  
 کہ ہر چند ہانکا نہ ہرگز چلا  
 کہ سہرہ بوجہ زائد وہ پولین نہیں  
 سوئے طیبہ جلتا نہیں زیر شاہ  
 شہید و نکو تھے دفن ارستے جہان  
 کہ ان میں سے کچھ تھا کسی نے کہا  
 کہا تھا انہوں نے کہ اے دادگر  
 انہیں کی ہے یہ لاش وہ ہی بیڑ  
 کسی بات پر وہ قسم کہا جو لین

دلاور عمر و بھی اونین میں سے تھے  
ہیں عبد اللہ پر سایہ گستر ملک

تو اللہ! اون کا کہا ہی کرے  
کہا پھر لب لباب رب فلک

### حضرت رشید رضاعنہ

ہے دلچسپ ہی اور حیرت فزا  
لئے گرز و تیغ و سپر اور سنان  
لڑے اور ہوئے اسکے ہاتھوں شہید  
اور اک دارین اسکو دو کر دیا  
دلاور غلام اہل فارس کا ہون  
نہ کہنا تھا یہ تو نے کیا کر دیا  
یہ سنکر ہے چپ وہ عالی مقام  
عویم اسکو کہتے تھے بد بخت تھا  
کیا اسے چھوٹا تلووار کا  
وہ بھجان ہو کر وہیں گر پڑا  
بھادرین انصار کا ہون غلام  
ابو عبد اللہ یہ اچھا کہا  
ابو عبد اللہ تھے کہتے سبھی

رشید دلاور کا بھی ماجرا  
کہ کافر بڑا اک زرہ پوش وہاں  
جو تھے سعد مولاے حاطب سعید  
نہ ٹھیرا گیا ان سے حملہ کیا  
کہا بے مراد اسن اے زبون  
جناب رسالت نے سنکر کہا  
یہ کہنا تھا انصار کا ہون غلام  
کہ بھائی اوسی کافر کشتہ کا  
اکڑا کر انین سے مقابل ہوا  
کٹا خود بھی اور سر بھی کٹا  
کہا اس سے لے ضرب اب میری تمام  
تبسم کیا شہ نے ایسا کہا  
یہی کنیت اسدن سے اونکی ہوئی

### حضرت مخزوم رضاعنہ

یہ مخزنِ احیاء سے تھے جری یہ کئے گئے اپنی ہم قوم سے بس اب ساتھ دینا ہے لازماً کہا جاؤ ہفتہ تو کچھ بھی نہیں ہے گئے ساتھ لشکر کے کفار سے	مدینہ پہ آئے جو کافہ شقی محمد نبی ابنِ عیسیٰ ہو جانتے کہا آج ہفتہ ہے ہم کیا کریں سُلع ہوئے خوب یہ نیک دین ڑے اور قربان حق پر ہوئے
--	---

### حضرت انس بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ

انس بن نفیر ملا اور نے جب شہید اس لڑائی میں ابن ہو گئے اور اعدا پہ اک سخت حملہ کیا غرض شکرے شکرے وہ ایسا ہوئے کہ ہے لاش کسکی پر اگشت پر کہا تو گون نے بن انس بن نفیر	سنا یہ وہ ان آہ محبوب رب یہ سنتے ہی تلوار لی میان سے ڑے گیس کے زیرِ وزہر کر دیا کہ لاش اونکی پہچانتے ہی نہ تھے تھا اک تل تو بس وہ ہی تل دیکھا ہیارے تھے حق کے پیشر ونگے شیر
---	--

### حضرات ملائکہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ملک آکے اوس روز شامل ہوئے ڑے کافرون سے یہ اوس دن چین پلٹ کر قریش آئے مکہ میں جب کہ وہ دو جوان جو لباس سفید	مگر اہل دین کی حفاظت میں تھے یہ تھا انکو حکمِ خدا ہے برین یہ کہتے تھے ہا ہم یہ بتلاؤ اسب کئے زیب تن اور امانتِ مشید
---	--



محمدؐ ہی کے دائیں بائیں طرف  
کوئی جانتا ہے کہ وہ کون تھے  
کہا ہے وہ جبریل و میکال تھے  
اسی طرح سے ہیں روایات اور  
کہ آئے فرشتے بحکم خدا  
ولیکن لڑے کافرون سے نہیں  
اور اللہ نے تمھاری وعدہ کیا  
ملائک مددگار ہو گئے ضرور  
ملائک الگ ہی رہے حاجبا  
یہ ظاہر ہے اس جنگ خونخوار سے  
یہ قلت یہ بے انتظامی اور ہر  
لڑے تو ادھر صاف میدان ہوا  
فقط چند اصحاب حاضر تھے وہاں  
چلا بس نہ ہر گز شہنشاہ پر  
بلائے شکست اونپہ آئی جو تھی  
ظفر سے وہ محروم و ناکام سب

محافظ تھے اور بن گئے تھے ہدف  
وہ کہتے ہم اون کو نہیں جانتے  
کہ دو نو محافظ رہے آپ کے  
کہ معلوم ہوتا ہے اون سے بغور  
کہانی دئے جنگ میں حاجبا  
نہ ثابت قدم ہی رہے مومنین  
کہ صابر رہو گے جو تم پر ملا  
ہوا صبر میں آہ جب یہ قصور  
نہ اعدا کو مارا بحکم خدا  
کہ کچھ ہی نہ بن آئی کفار سے  
بکثرت عدو اور جی توڑ کر  
تھے سلطان کونین زیر لوا  
نہ اون سے ہوا قید ہی اک جوان  
برا بر گرے گر چہ اید ہرا و دہر  
بچے ہاگ کر ہی عدوئے شقی  
پرے جانب مکہ با صد تعب

حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ جمیع روحی فداء ہیں

جس انداز عالم حبیب خدا  
 وہاں سے بڑھ کر رہے گرم جنگ  
 ہوئے جب مجاہد جوان منتشر  
 سران قریش اور کی بھی سب  
 کی طرح سے وہ نہ قاصر رہے  
 زہے شان جرات زہے شاہ دین  
 برابر صواب سے کہتے پکار  
 مسلمان آگے سے جو بہا گستا  
 لگاتے تھے اونپر خدنگ اور سنگ  
 کہ انکو نہ چوڑوا بھی مار لو ۴  
 یہ کہنا تھا عبداللہ ابن شہاب  
 چلے اور کیا سہو پیمان ہم  
 ہوئے حملہ آور بس اکبارگی  
 پہونچنا کٹھن تھا وہاں تک کہ ہمیں  
 کہا ابن نخلہؓ ہی ہے یونہی  
 نسا پہ کا جب وہاں پہونچا گر وہ  
 مگر کیا وہاں تک پہونچ سکتے تھے

شفیع الوہیؓ سرور انبیا  
 کہ حیران سے دوست دشمن تھے نگ  
 گرے ہر طرف سے مدد آن کر  
 یہ کہتے تھے کام ان کا آخر وہاب  
 کہ حملو نہ حملہ ہی کرنے لگے  
 کہ جا سے ہی سر کے بس اک مومن  
 نہ چوڑو خبر دادہ لو ان کو مار  
 تو نام اوسکا لیتے کہ کرتا ہے کیا  
 اور اصحاب کو آپ ویسے خدنگ  
 بھیجے ہیں دشمن حق سہی مار لو  
 مکر بستہ ہم چار ہو کر شتاب  
 محمد کو ہرگز نہ چوڑین گے ہم  
 نہ ہو بچنے نہ کچھ ہو سکا ہم سے ہی  
 کھڑے آپ تنہا تھے میانہ میں  
 کہ تنہا تھے حضرت رسول امین  
 گرے پہر ہی کافر گر دھا گرو  
 قریب آئے اور منتشر ہو گئے

غرض آپ گہائی کی جانب بڑھے  
یہ کہتے تھے مقتدر اور الاحشم  
یہ کہتے تھے للغزے آل جُحَل  
جناب رسالت پہ ہر سمت سے  
مگر اک تہ دم میں نے ہٹتا ہوا  
صحابہ کھڑے تھے یمن و یسار  
کبھی منتشر وہ بھی ہو جاتے تھے  
جو گاہ قریب آتے تھے نابکار  
یہ فرماتے تھے بعض اصحاب سے  
لکھا ہے کہ کچھ کافر بد گہر  
اک عتبہ ابی خلف دوسرا  
تھا قحطیہ کا بیٹا بھی ساتھ اونکے ہی  
چپ و راستہ اصحاب جاننا تھے  
کہ مارا اسے اور گرایا اسے  
کہ چاروں وہ کفازا پاک راے  
تو ندان اقدس ہوا وہاں شہید  
گسین کرطیان رخسارین زرہ کی

اور اصحاب جاننا بھی ساتھ تھے  
کہ اوس روز سب کا فرید شہید  
دماغونین اون سب کے تھا یہ خلل  
سمٹ کر وہ شامت زدہ آتے تھے  
نہ دیکھا نہ دیکھا میں دیکھا کیا  
وہ اعدا کو بڑہ بڑہ کے لیتے تھے مار  
کہ خوب اوند کو بڑہ بڑہ کے تھے مارتے  
تو فوراً ہی محبوب پروردگار  
کہ ماروا نہیں یہ نہ آئین سپلے  
چلے جانب شہ بہ تیغ و تبر  
اور ابن شہاب عبداللہ ہی تھا  
شہید آپ کو کچھ بھائی بھہ تھی  
و کہاتے تھے جو ہر وہ تار و دن کے  
لپک کر بڑھے پہر سلا یا اسے  
ٹٹے اک پہ ٹوٹ کر وہ ہیں آئے  
گیا ٹوٹ مغرب بھبہ شدید  
جو تھا ابن قحطیہ وہ کافر شقی

کیا اوس نے اک وار یوں تیغ کا  
چیلے گھٹنے دوش مبارک پی  
جو قرآن کی تفسیر ہے منظر  
کہ جان دو عالم پہ ہفتاد وار  
نگہبان ہر آن تھا آپ کا  
قیامت اونہوں نے یہ دیکھی تو دل  
گئے ٹوٹ کر مثل پروانہ سب  
اوٹھایا اونہوں نے پکڑ کر کمر  
لیا دست انوار اونہوں نے سنبھال  
عجب ڈھنگ اوسکی خدائی کے ہین  
یہ رتے بڑھاتے ہین عشاق کے

پس لکڑ زمین پر فلک گر پڑا  
اوس سے شدید ایک ایذا ہوئی  
رکھو یاد دہین ہے لکھا یہی  
ہوئے تیغ کے لیکہ پروردگار  
صاحب جو تھے پاس صاحب وفا  
نکلے پہ شعلے ہوئے مشتعل  
جو تھے حضرت طلحہ والا حب  
بڑھے شیریں حیات نامور  
ذرا دیکھا شان رب جلال  
یہ نیزنگ سب بے نیازی کے ہین  
یوں بنتے ہین خود شوق مشتاق کے

صدر و معجزہ قتل آئے ملعون بدست مبارک حضرت جتہ للعالمین صلی علیہ وسلم  
اور رونق افروز ہونا گمانی چرخ و راقس کا مسیح جان نثاران صادق ٹوٹنا  
کفار کا مکہ مظلمہ کو مایوسانہ فتح سے

سنو منظر ہین ہے یہ بھی لکھا  
کہ لعل دین تیس سب ہوتے تھے  
مین جی جلاؤں گر آپ پر ہون ندا  
ہوئے جمع اصحاب رب اہل ولا  
ہر اک عرض کرتا تھا یوں آپ سے  
کہ ناگہ آئے کافربے حیا

وہین آیا اور آئی اوسکی اجس  
 بڑھے آپ اوس سے مقابل ہوئے  
 وہ ملعون و مردود وہین گرا  
 یہ لکھا ہے تھا اس قدر اضطراب  
 اوٹھائے گئے اوسکو اوریون کسا  
 کہا اوس سے لوگوں نے یہ زخم اگر  
 عجب ہے تو ہے اس قدر چیتا  
 اوٹھائے نہ اس درد کو سب حجاز  
 جو سلطان دین تھے یہ فرما چکے  
 اسے بارہا وہ بھی تھا سن چکا  
 معاذ اللہ وہ کافر نصیب  
 وہ محبوب حق رحمت و جہان  
 وہ مشغول جب اوسکی جانب ہوئے  
 ہوا ضعف او نہیں تو سلطان بین  
 کہ ناگاہ ہراک عدوے خدا  
 وہین آیا یہ چاہتا تھا کہ سین  
 باواز کافر نے جب یہ کہا

بڑھا جانب سرور بے بدل  
 شان آپ نے ایک ماری اوسے  
 کہ پسلی گئی ٹوٹ مضطر ہوا  
 کہ چلاتا تھا سخت خانہ خراب  
 تو کرتا ہے بے وجہ آہ و بکا  
 لگے آنکھ میں بھی نہ ہوں ہنم بسم  
 کہا آہ یہ درد ہے وہ بلا  
 نہیں جانتے تم جو ہے اس میں راز  
 اُبے کشتہ ہوگا میرے ہاتھ سے  
 موادور سے دوزخ کو سیدھا گیا  
 کہ قاتل ہوں جسکے خدا کے حبیب  
 رہے دشمنو نہ رہی جو مہربان  
 تو انکے زبردست حملے جو تھے  
 چلے سمت گہائی کے اور مونسین  
 لئے موت کو ساتھ اور دوڑتا  
 مقابل ہوں مجھے شہر سلین  
 بڑھے آپ تا خاک میں دون بلا

تو وہ خوف کہا کر اگر اسپ سے  
 نہ کی دیر فی التار او سے کر دیا  
 پہر آیا عید ابن حاضر دین  
 کیا یو ڈیا نہ نے یون او سپہ دام  
 ستو سعد و قاص نے یہ کہا  
 کیا اوس نے سرکار پر جبکہ دا  
 مگر یہ کہ مین مار ڈالون اسے  
 صف و دشمنان ہر دفعہ چیر کر  
 وہ نامرو لیکن ٹھہر تاد تھا  
 نہ آیا مرے وار پر دو نو بار  
 حضور اس طسج مجھے کہنے لگے  
 یہ فرما کے دی بد دعا و کو جب  
 ہوئی ہر طرح سے تسلی مجھے  
 ستو نظری مین ہے یہ ہی لکھا  
 نے آئے سراد سکا دین کاٹ کر  
 ہوئے شاد بچہ او نکو و گیر دعا  
 تو آیا گردہ سلمان نعلہ

پہونچے وہ دین عار شاہری ہی گئے  
 ہوا ڈاٹ دوزخ کا وہ بے حیا  
 ہوئے اوس سے مجروح وہ نیکین  
 کہ سید اگیا تا ہدار البوار  
 مرا بھائی عقبہ چھتا نام سزا  
 تھنا نہ تھی کچھ مجھے زمینار  
 کیا حملہ دو بار اسپواسطے  
 اوسے ڈھونڈتا تھا کہ دن کا کسم  
 جہان مجھ کو دیکھا دین ٹل گیا  
 چلا پھر مین تا اسپہو میرا وار  
 ہلاکت مین پڑتا ہے تو کس کے  
 کہا مین نے ہرگز بچنے کے نہ اب  
 کہ نعمہ ابل کا بھیہ ہو جائینگے  
 کہ حاطب نے جب قتل او سکوکیا  
 کہ کا پیش شاہنشہ دا و گر  
 ہوئے وہ مین گھائی پر رونق فزا  
 وہ سب لوگ انکو عدو جان کر

لگے ہما گئے ہو جہانہ فیجب  
 گئے ٹھیر اور اون سے ملے آنکر  
 لکھا ہے کہ خالد کہا کرتے تھے  
 ہدایت کی توفیق اسلام ہے  
 کہ جاتے تھے گہائی کو حضرت عمرؓ  
 ذرا دم نہ مارا کہ ایسا نہو  
 بچہ پرین نے دیکھا حضور آپ ہی  
 زرد پر زرد تھی جو پہنے ہوئے  
 گئے بیٹھ جھٹ طلحہ صاحب وفا  
 یہ فرمایا طلحہؓ نے اپنے لئے  
 ابوسفیان نے پھر ارادہ کیا  
 تو حضرت عمرؓ سید رہ ہو گئے  
 مقابل ہوئے اوسکے لشکر سے یوں  
 ہٹا ہونکے نا دم نہ کچھ بن پڑا  
 کہ ممکن نہواے خدا لئے کریم  
 تو اللہؑ نے پھیرا ونکو دیا  
 پھرے ہو کے مایوس نہا کام بد

ہلایا وہین سرخ کپڑا تو سب  
 ہوا محسوس زبان داورداد گر  
 کہ شکر اوس خدا کو ہے جس نے مجھے  
 بروز احد دیکھا یہ مین نے ہی  
 بخوبی اونہین مین نے پہچانکر  
 کہ حملہ کرین مجھ پر یہ جنگ جو  
 ہین گہائے پہ جاتے تھے ہر ہی  
 یہ تھا بوجہ اوس پرین چڑھ سکے  
 چڑھے آپ جب پاؤں اون پر رکھا  
 جنان کو کیا واجب اس کام سے  
 کہ چڑھ جاؤں گہائی پہ بے دغرضہ  
 رفیق اونکے سب اونکے ہمراہ تھے  
 کہ وہ اور لشکر بھی ہو کر نہ یوں  
 لکھا ہے کہ یہ شہ نے کی تھی دعا  
 کہ گہائی پہ چڑھ آئین کا فرشتہ  
 بڑا کام حضرت عمرؓ سے ہوا  
 تھا آغاز بدا اور انجام بد

بیان کرتے ہیں یوں جناب عمرؓ  
 مہاجر اور انصار سب پے پے  
 اور اور اور ہر سے ہوئے جمع سب  
 ہمارے برابر جو ہے دوسری  
 یہی پوچھتے تھے یہ سنتا تھا میں  
 سوا اوکے نامی جو صحابہ تھے  
 کہا شاہ نے کچھ نہ دینا جواب  
 جواب اس طرف سے یہ جب کچھ ملا  
 کہ مقتول یہ سب کے سب ہو گئے  
 کہا میں یہ سب اے اللہ خدا  
 لگا کئے غالب ہوا اب ہنس  
 کہا ہے خدا ہی بزرگ اور بڑا  
 کہا میرے اوس نے ہمارے لئے  
 تو ارشاد سے آپ ہی کے جواب  
 ہمارا ہے مولا خدا بالیقین  
 یہ سنکر وہ اس طرح کہنے لگا +  
 کہا اوس سے فاروق اعظم نے یوں

میں گمائی پہ پہنچا جو اسے خوش میر  
 باخلاص پاس آپ کے آگئے  
 ابوسفیان نے رنگ دیکھا یہ جب  
 چڑھا اور سپہ ساتھی لئے دو سبھی  
 محمدؐ عمرؓ اور ابو بکرؓ  
 انہیں نام لیکر پکارا کئے  
 پکارا کئے یوں میں خانہ خراب  
 ابوسفیان اس طرح کہنے لگا  
 یہ چہارہ مکامین اور آواز سے  
 تری جان لینے کو بکتا ہے کیا  
 تو پہنچے مجھ کم شہ بے بدل  
 ہے اعدا کی عقلوں پہ پردہ پڑا  
 ہے عریٰ نہیں ہے تمہارے لئے  
 دیا ہے اس طرح او کو شتاب  
 جو کافر ہو تم وہ تمہارا نہیں  
 یہ دن بد کے دن کا بدلہ ہوا  
 کہ سن یاد رکھ اسکو تو اوز یوں



تمہارے بچہ مارے گئے وہ تمام  
 گئے جو ہمارے ہوئے جنتی  
 کہا سال آئندہ پہر ہوگی جنگ  
 یہ ارشاد عالی سے پہننے کہا  
 پہر اپنے وہ لشکر کو پہرہ لئے  
 تو حضرت یحییٰ نے شیر خدا سے کہا  
 کہ تم جاؤ اور دیکھ آؤ اونہین  
 یہ جانو کہ جاتے ہیں مکہ تمام  
 یہ سمجھو کہ عزم مدینہ کیا  
 تو ہم پشت مارین اونہین مارین  
 مگر یہ خبر آئی رہو ارون پر  
 عمر و عاص نے یہ کیا ہے بیان  
 تو یہ مشورہ مشرکون میں ہوا  
 نہو دیر کے چلو لوٹ کر  
 چلے آئیگے تو نبی کی نہین  
 تو گہرا کے وہ اس طرح چلے گئے  
 لکھا ہے کہ جب آپ زخمی ہوئے

ہیں دوزخ میں آسین نہیں کچھ کلام  
 زبے بخت اونکو یہ نعمت ملی  
 کہا پہننے ہان ہان کہ ہو پئے درنگ  
 لڑینگے لڑینگے ہم اے بیون  
 گیا اور کیا کوچ سب چلے گئے  
 کہ تھا سب کو حکم فوراً دیا  
 اگر اونٹوں پہ ہوں اسپ کو تل رہین  
 اگر گھوڑوں پر ہیں تو بس لا کلام  
 اونہوں نے گرا یا سا ارادہ کیا  
 مرزا خوب واللہ چکسا اونکو دین  
 وہ آئے جدہر سے گئے سب اودہر  
 ہوئے منتشر جبکہ غازی جوان  
 غنیمت ہے یار و بند ہی یہ ہوا  
 وگرنہ دلیران طیبہ اودہر  
 ہوا پہر یہ اپنی رہے گی نہین  
 پریشان تھے منزلیں گنتے تھے  
 وہیں بو عبیدہ بھی موجود تھے

جو کرطیان تھیں خسار میں گس گسین  
 لگے کہیںچنے ٹوٹ و نمان گیا  
 علی پانی لاتے تھے ہر ہر سپر  
 وہ دھوئی تھیں غون پانی بھی ڈالتیں  
 بہرا حکم کیا دوسرین جلا کر سریر  
 اداغسیر کی آپنے بیٹھ کر  
 دیا حکم و فن ان کو کرو یہاں  
 تھے اسباب جانبا ز پر وادھ سان  
 یہ فرمایا تھیں صفین باندھ لین  
 بلیغ و نصیح ایک خطبہ پڑھا  
 سواری وہاں سے مدینہ حبلی  
 کہ چون شمع اوسین وہ جان جان  
 عیان نور تعارض سے تافراش  
 یہ کستا تھا طیبہ کا چوٹا بڑا  
 پٹری عورتوں پر نظر آپ کی  
 نظر دولت اوسکو سب اہل نظر  
 تو ہر ذرہ ہو سرور سے سوا

اوسمین داتون سے رہیل پاکرین  
 نکال اور داتون سے اونکو لیا  
 وہین آگینکین سیدہ تیز تر  
 ولیکن رکاخون ہرگز نہ سین  
 رکاخون نہ ہے شان رب تقدیر  
 تھیں لاشیں شہید و نکی وہاں جہد  
 مدینہ کو وہاں سے ہوئی تھیر وہاں  
 سواری جو حیرہ بین پہونچی تو وہاں  
 کہ حمد و ثنا ہم حسد اکی کرین  
 کہ تھی اوسمین حمد و ثنا کے خدا  
 لکھون کیا جو تھا حبا و فرمی  
 ادھر ادھر او دھر سب وہ پروادھ سان  
 ملک کتے تھے چشم بد و ریاش  
 وہ آتے ہین دیکھو شد و سرا  
 وہ کیسی نظر رشک اکسیر تھی  
 ہین کتے کہ پڑ جائے گر سنگ پر  
 ادھر ہی نگہ یا حلیب خدا

وہ گریہ کنان اپنے کشتہ نپہ تین  
 کہ گویا مصیبت ہی کوئی نہ تھی  
 تھے ہمراہ سعد معاذ جبری  
 عنان نکاور پکڑ لی وہ بین  
 یہ حاضر ہوئی ہیں مری والدہ  
 یہ فرمایا ہات ان کو ہے مرحبا  
 نہ باقی رہی کچھ مصیبت مجھے  
 شہید اونکے جو ہو گئے تھے پسر  
 نظر پھر صحابہؓ کے اوپر پڑی  
 ولی گردہ بین میرے پروانہ سان  
 یہ سعد معاذ جبری سے کہا  
 کہ ہیں عبدالاشہل کے مجروح جو  
 جو دیکھا ہیں گریہ کنان عورتیں  
 چپا پر ہوئے جان بحق وہ بھی تو  
 در شہ پہ آئے لئے عورتیں  
 یوحسہ ملال جہا تدار دین  
 ہوئیں بعد مغرب کے گریہ کنان

جو سرور کو دیکھا تو خوش ہو گئیں  
 یہ الفت زہے شان ایمان کی  
 تومان اونکی آئین بپوش دلی  
 کہا سعد نے یاشہ مرسلین  
 اوہر لطف و رحمت کی ہوا کانگہ  
 کیا عرض دیدار مجھ کو ہوا  
 سدا آپ کو حق سلامت رکھے  
 تو کی تعزیت اونسے اے خوش سیر  
 کہ زخمی ہیں کیا کیا مصیبت ہوئی  
 اوڑے آتے ہیں کچھ نہیں فکر جان  
 ابھی تم یہ لشکر میں کر د و ندا  
 سواری کے ہمراہ آئیں نہ وہ  
 کہا وہ نہیں ہیں جو گریہ کریں  
 سنا جب صحابہؓ نے اس بات کو  
 کہ یہ آپ کے غم پہ گریہ کریں  
 وہ سب بی بیان اونکی روتی ہیں  
 رہے تا عشا شک اونکے روان

کیا بعد مغرب تھا آرام جب  
 کہا حضرت عمرؓ فرمود تین  
 اور اپنی نوپ چھڑ گز یہ روئین تین  
 یہ فہرہ پایا تین نے یہ خیال نہ تھا  
 کیا منع چھڑ تو نہ دگر یہ ہے  
 لکھا ہے کہ مغرب کو بھر تاز  
 تو سونگین پر تھے سہارا کئے  
 ہوئے یوں ہیں دولت سرا کو رہا  
 یہود و منافق تھے وہاں جس قدر  
 یہ آپس میں باتیں بنانے لگے  
 تو ایسی معیبت نہ ہوتی کبھی  
 یکی عرض میں ہوں احادیث طلب  
 کہا اپنے پیغامبر کو خدا  
 ہمارے یہ ذمے ہیں کیونکر انہیں  
 کہا حکم اسکا ہو خواہاں میں ہوں  
 کہا وہ زبان سے تو ہیں کلمہ گو  
 یہ اللہ کا حکم کب ہے ہمیں

اونٹے تو یہ پوچھا کہ یہ کیا ہے اب  
 ہیں رونے کو انہیں کہ روپیہ تین  
 اونہیں پر نہ جب تک کہ روپیہ تین  
 کہ میں تو نہ دگر یہ اس طرح کا  
 کہ اس طرح رونانہیں چاہیے  
 جو مسجد میں آئے شہر فراز  
 حشا پرہ کے تشریف جہ لے گئے  
 برابر بھی کوئی نہ تھا بیگان  
 خصوصاً ابے مرد کب بد گز  
 یہ ہوتے ہمیشہ جو اللہ کے  
 نہ کچھ تاب حضرت عمرؓ کو رہی  
 کہ موسایو نکو کروں قتل اب  
 کہے گا خلفہ اور خلیہ عطا  
 بتاؤ کہ ہم قتل و غارت کریں  
 منافق جو ہیں قتل او نکو کروں  
 اونہیں یہی نہ مارو اور اس سے کچھ  
 جو کلمہ پڑھے قتل او نکو کریں

غزوہ اُحمر قریش کا تعاقب فرماتا اور صرف اونہیں زخمیوں اور جانیازوں کو جو حاضر احد تھے ہجر کا بے سعادت انتساب لیجاتا

یہ کہتا ہے شاہ سیر و اقدی  
حسرت پر ہتی ہی حکم عالی ہوا  
کہ جس پر تعاقب ہوں سارو تیا  
نہ اب بھی وہ ہمرہ ہمارے چلے  
اگرچہ وہ زخمی تھے در ماندہ بھی  
چلے آئے لبیک کہتے ہوئے  
جس اللہ کے لاڈلے تھے تمام  
جس کی اتباع رسول خدا  
تو ملتئم اور سب تجبوں پڑھا  
اور انہیں تھے بعضے تو مجروح یوں  
تھے خستہ دل بلکہ سب تازہ دم  
سلاح سبھی ہو کے آئے چلے  
انہیں کے لئے حورو علمان جہان  
کے حورو علمان جہان کہتے ہیں  
انہی خدا کی سے بہتر یہ ہیں

کہ تھی آٹھویں ماہ شوال کی  
 بلال اب یہ اصحابؓ کو دے ندا  
 مگر کل نہ تھا جو دم کارزار  
 ندایہ بلالؓ او نکو کرنے لگے  
 ولیکن اوس آواز کو سنتے ہی  
 خدا و پیغمبر کے عشاق تھے  
 یہ محبوب حق بن گئے تھے تمام  
 کہ محبوب حق نے انہیں کر لیا  
 نہ قرآن میں کیا دیکھ تو نے لیا  
 کہ آٹھ آٹھ تھے زخم اور غرق خون  
 یہ ایمان کی قوت تھی حق کی قسم  
 تھے عشق الہی کے ان کو مزے  
 فرشتوں کے رتبے ہیں ایسے کہاں  
 ملا وصل حق یہ مزے ان کے ہیں  
 کہ بس عاشقانِ پیغمبر یہ ہیں

۱۵  
 قل ان الله  
 لا يهدي القوم  
 الضالين  
 اسے صلیب  
 پر لے کر  
 جانچا ہوا  
 ہے جسے  
 کرسچنوں نے  
 کڑی سزا دی ہے

ملائک سے بڑھ کر پر انسان بنام  
 اگر انکو نوری لکھوں ہے بجا  
 ہوئے باندہ کر صف برابر کٹرے  
 لگے کرتے اللہ سے بھی دعا  
 تھے رافع تو زعمون سے چور سقد  
 کہ بہانی تھے اونکے وہ کینچے اونہین  
 مگر ہو کے لاچار او کوٹھا  
 بڑھے شوق سے چلے گئے شوق سے  
 یہ کہتا ہے راوی شیرین زبان  
 جناب علی کو ہوا وہ عطا  
 یہ تھی کیفیت خود بدولت کی بھی  
 کسی تعین تو خدا پر خون تھا  
 شکستہ ہوا تھا جو دندان شریف  
 وہ جہان فزائے دو عالم جوہین  
 تھے باز وہی سست اور گھٹنے چلے  
 شہنشاہ عالم جہان بان دین  
 دو گام سے قاصر ہوئے کی دعا  
 کرتے یہ سب بے نیازی کے مین

مجسم با ثوار رب انام  
 خدا انہین تھا بان خدا انہین تھا  
 حضور او کو مجروح یون دیکھ کے  
 بنی سلمہ پر رحم کر اسے خدا  
 کہ جب اللہ غازی نامور  
 لئے جاتے تھے تا شپچے رہیں  
 لیا پشت پر واہ صدر حبا  
 قسم ہے کہ اللہ واسے یہ تھے  
 منگایا شہنشاہ نے بھر نشان  
 کہ خدا سر ابو بکر کو مل گیا  
 کہ کرٹیاں جو خدا دین زرہ کی  
 تھی پتھرون سے خستہ جبین پڑ گیا  
 تھے خستہ لب جان نواز و لطیف  
 کہ جان دو عالم مکرم جوہین  
 یون مہن رونق افزائے مسجد ہوئے  
 حبیب خدا شافع مدین  
 زبے حکمت و شان رب العالی  
 عجب کار خانے خدائی کے مین

منگیا فرس اور ہو کر سوار  
 کرو زیب تن اب کہاں ہیں سلاح  
 رکاب سعادت میں حاضر ہوئی  
 زرہ بھی ہوئی اونکے زیب بدن  
 خدا کا یہ لشکر روانہ ہوا  
 جو منزل بمنزل روانہ بھیہ تے  
 اگرچہ نہ معبود خزا عی ایہی  
 ہوئے رہ میں حاضر ہر آگے گئے  
 وہ کہتے تھے باہم ہوا کچھ نہیں  
 نہ کوئی ہوا اپنے ہاتھوں اسیر  
 چلے آئے اپنا سامو نہ کے ہم  
 ابوسفیان اون سے یہ کہنے لگا  
 کہا پیچھے لشکر چلا آتا ہے  
 غضبناک ہیں اس طرح وہ تمام  
 احد میں نہ حاضر ہوئے جب قدر  
 جہان پائینگے تکر دوینگے مٹا  
 قریشی یہ سنتے ہی کھٹے لگے

یہ نہ مایا طلحہ سے اسے خوش حیا  
 تو ہو کر مسلح وہ صاحب سلاح  
 اگرچہ لگے اون کے نوزخم تے  
 چلے ساتھ وہ بندہ ذوالمنن  
 ہوئی عظمت و ہیبت اسکی سوا  
 اوڑے جاتے تھے ہوش کفار کے  
 مسلمان ہوئے تھے مگر وہ جبری  
 ملے جا کے روحا میں کفار سے  
 نہ پانی طفلہ را اور ملا کچھ نہیں  
 ہوئی مفت تکلیف زحمت کثیر  
 نہ کچھ بن سکا ہم سے ہے یہ غم  
 خبر کیا ہے ہم کو بتاؤ ذرا  
 کہ جس طرح بادل گہرا آتا ہے  
 کہ میں آتش شعلہ زن لا کلام  
 یہ آئے لئے ہیں ہتیلی پہر  
 جو ہے لاکھ میں کا ہے غصہ بہرا  
 سمجھ میں یہ آتا نہیں دیکھئے

کہا اور ان سے معبد نے اس وقت تک  
 اور نہیں دیکھا اور انکی تیغونکے کاٹ  
 یہ سنکر ڈرے اور روانہ ہوئے  
 خدا نے انہیں رعب سے فتح دی  
 یہ سنتے ہی حضرت نے کہا انکی قسم  
 پلٹ کر بیان ہمہ آئے اگر  
 جو کل جنگ میں قتل کا فر ہوا  
 اوسط طرح انکی ہیں بنتے نشان  
 مدینہ کو جو لوگ تھے آ رہے  
 یہ پیغام بھیجا کہ تاراج کے  
 حضور علی ابن معبد نے پڑ  
 خطرناک مکہ کو سب چلے گئے  
 جو عمر اسد جاے مشہور ہے

نہ مانو گے وہ آئین بیان یک بیک  
 تمہارے خونوں کی ہے انکو چاٹ  
 بجلت وہ مکہ کی جانب چلے  
 ہوئی مشہور صولست احمدی  
 ہے جان جسکے قبضہ میں اسکی قسم  
 تو بس نیست نابود تھے سر بسر  
 تھا مقتل پہ اسکے نشان کر دیا  
 کہ حامی ہمارا ہے رب جہان  
 ابوسفیان سے راہ میں جب ملے  
 ہیں عازم کہ دشمن ہیں ہم تو ہونے  
 یہ پیغام بھیجا کہ یہ خبر دے  
 یہ سنتے ہی محبوب اللہ کے  
 مدینہ کی جانب روان ہو چکے

سر یہ حضرت ابوسلمہ کا تشریف لیجا ناؤ کا قطن پر اور خرابی کفار

محرم تھا اور سال ہجری تھے چار  
 فراہم اسدوائے ہوتے ہیں سب  
 بڑھیں طیبہ بر گرد طیبہ کے بھی

کہا لوگوں نے یا شہ باوقار  
 قطن میں کہ اب ہم بشور و شغب  
 کریں تاخت حضرت نے یہ سنتے ہی



کہ اونسے لڑیں اور لیں اوندکو مار  
ہوئے یہ مجاہد بشوکت روان  
تو ہیبت سے بیخود ہوئے وہ بھی  
گئے بہاگ سب اونسے ہی کچھ مگر  
پلٹ آئے دس دن میں یہ پاکدین

کیا ڈیرہ سو غازیون کوتیار  
ابو سلمہ اوپر ہوئے حکمران  
سنی آمد آند جو اس فوج کی  
لڑائی ہوئی اودن سے کچھ مختصر  
ہوئے قید اور کچھ مولیٰ ہی لیں

حاضر ہونا عامر بن مالک کا حضور اقدس میں اور تشریف لیجا نا چند صحاب  
کا اوسکے ساتھ بغرض ہدایت کفار شہید ہونا اوندکا اور اودھا لیا جانا لاشیں سار  
عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا آسمان پر اور سلمان ہونا جبار کا یہ کرامت دیکھ کر

کہ عامر بن مالک نینرہ ور  
دو اسپ اور دو سانڈنی خوش خرام  
کہا ہے یہ مشرک کا ہر یہ خراب  
کہ اسلام ہے دین و مذہب ہبلا  
تمنا یہ ہے یا شہ کا مران  
ہدایت مری قوم کو بھی کرین  
اور انکی نصیحت کو وہ مان جائیں  
مرے ساتھ آرام سے یہ چلین  
تھے ایسے ہی کچھ نوجوان خوش خصال

وہی سال تھا اور ماہ صفر  
جسے بوہرا کہتے تھے وہ تمام  
لے آیا ہے نذر علی جناب  
نہ لینگے تو یہ عرض اوس نے کیا  
کہ اسمین ہیں یہ اور یہ خوبیان  
کہ ہرہ مرے کچھ صحابی چلین  
عجب کیا جو کچھ لوگ ایمان لائیں  
مددگار و حافظ ہوں ان کا میں  
ملائے کوئی آنکھ کیا ہے مجال

تلاوت تھے کرتے الگ رات بہر  
 او نہیں اونکے گہروائے یہ جانتے  
 جو مسجد میں رہتے وہ کہتے او نہیں  
 پیہہ نے یہی مبارک گروہ  
 محالی جو تھے منکر بن عمرؓ  
 او نہیں اک ہدایت ہی لکھوا کے دی  
 گئے تشریب معونہ پہ سب  
 ہدایت یہ لیجاؤ تم قوم میں  
 تو بس عامر ابن طفیل نسین  
 امان ابن عامر جو تھے دیکھ کے  
 ادھر اور ادھر سے فرماہم گئے  
 ہوئے اونکے اتون یہ سارے شہید  
 عمرؓ اس یہ فقط بیچ رہے  
 کہ یہ جانورے گئے تھے کسین  
 جو آئے تو معلوم اون کو ہوا  
 چلی خوب تلوار کفار پر  
 بہادری تھے اور دلاوری تھے

تھے مسجد میں دن بہر بہت چشم تر  
 کہ مسجد میں یہ رات بہر میں رہے  
 رہے رات بہر میں یہ گہروا لون میں  
 کیا ساتھ مامر کے با صد شکوہ  
 ہوئے انہی سردار با کرف و سر  
 وہ چالیس تھے یا کہ ستر سبھی  
 کہا لون خراٹم ابن لمان سے اب  
 بلاؤ سوئے دین اسلام او نہیں  
 ہوا اون صحابہ سے سرگرم کین  
 تو عامر کے ہمرہ وہ سب ہوئے  
 انہیں بیچ میں لیکے لڑنے لگے  
 کہا حورون تھے ہین یہ پیارے شہیا  
 وہ حارث بھی غمہ کے بیٹے جوتے  
 تھے موجود اس حادثہ میں نہیں  
 دلیرانہ اعدا پہ حملہ کیا  
 کیا قتل اونکو اوڑے اونکے سر  
 جری کیسے اللہ اکبر یہ تھے

ہوئے حق پہ قربان حارثؒ ہی وہاں  
 تو عامر نے ہمراہ اونکو لیا  
 کہا پھر کہ تم جس قدر آئے تھے  
 کہا بن فہیرہ بین عامرؒ رہے  
 جناب پیمر کے خادم قدیم  
 جب راونین اک شخص کا نام تھا  
 اور اک شخص آکر وہاں یک بیک  
 جبکہ اس کراست ہی کو دیکھ کر  
 انہیں کاہے مذکور قرآن میں  
 کہ یہ جان بحق ہوتے اور کہتے تھے  
 ملے رب سے ہم اور وہ راضی ہوا  
 ابو براءؒ نے یہ خبر جب سنی  
 رسیعہ تھا اوسکا پس خوش شعار  
 گرچ گیا پھر تو طاعون سے  
 یہ سب حال جب شاہ دین نے سنا

عمروؒ ہو گئے قید بس ناگمان  
 شہیدوں کے نام و نسب پوچھا  
 یہ بتلاؤ سارے وہ پورے ہوئے  
 جو مولاہین حضرت ابو بکرؓ کے  
 وہ ہم مین ہین از بس بزرگ و عظیم  
 یہ بولا کہ قتل اونکو مین نے کیا  
 اوٹھالے گیا لاش سوئے فلک  
 مسلمان ہوا اور نیکو سیر  
 خدانے کہا ان کی ہی شان میں  
 ہماری کوئی قوم سے یہ کہے  
 ہوئے ہم بھی راضی کہ راضی کیا  
 تو نادم ہوا اور غمگین ہی  
 کیا اوس نے عامرؒ پہ نیزہ کا وار  
 کیا حق نے فی التارجلدی اوسے  
 تو بعد نماز اذن کو دی بدعا

بشرارت سفیان شہیدؒ ہوتا حضرت عاکمؒ کا معہ دیگر اصحاب کرام برحیمین  
 اور قتل سفیان بدست مبارک عبداللہ انیس رضاعنہم

تھا خالد کا سفیان ہزلی پسر  
 لگا تہنیت دینے اونکو پلید  
 تھے گریان نبی حمید اور اس قدر  
 ہوا ہر یہ معلوم اور کو وہاں  
 سلاقتہ کا حنا و نثار بیٹھے چار  
 علمدار تھے فوج مکہ کے وہ  
 گئے باری باری سے سوئے عدم  
 سلاقتہ کے چاروں پسر وہاں ہے  
 سلاقتہ نے یہ عہد ہے کر لیا  
 جولائے او سے نوشتر عجم سے لے  
 وہ بولی کہ عاتقہ نے مارے ہیں وہ  
 کیا قتل ہے ہے تربیتی میں ہوں  
 یہ سچ ہے ہوس ہی بری ہی بلا  
 کیا اس طرف دل نے بس اسکی سیل  
 کیا ساتھ کو او میں سے منتخب  
 فراز و نشیب اونکو سمجھا دئے  
 سلمان ہوئے ہم غرض ہے یہی

کیا مکہ میں شاد اور تیسرے  
 کہ کی فسخ تھے یہ جنگ شدید  
 کہ سن سن کے اسکے گئے کان ہر  
 کہ اس واسطے ہیں یہ گریہ کنان  
 ہوئے قتل اسد میں دم کا نثار  
 ہوئے گشتہ ہو ہو کے بس جنگجو  
 وہیں رو گئے اور مارا نہ دم  
 گیا اور سکا خاوند بھی جان سے  
 مرے بیٹو نکو جسے کشتہ کیا  
 کہا کوں قاتل ہے بتلا مجھے  
 رہیں اور طلحہ نے ایک ایک کو  
 نہیں چین کس طرح سے اب جیون  
 کہ انسان کو دے خاک میں یہ مل  
 قبیلہ جو ہے ایک ابن ہزلی  
 کہا تم بدینہ چلے جاؤ اب  
 وہ اگر بدینہ میں کہنے لگے  
 ہمارے چلین ساتھ کچھ آدمی

کہ ارکان اسلام سکھلائیں وہ  
 اور ان سب نے عاصم سے کی دوستی  
 چلو تم اور احکام پہلو سکھاؤ  
 غرض حکم عالی سے دس یا کہ سات  
 اور اونہیں تھے مرشد کہ عاصم میر  
 خدا نے کئے انکے رتبے رفیع  
 ہزہلی وہاں یک بیک آگئے  
 وہ تھے سب کماندار و ناوک فگن  
 ہوئے تین تو قید اس وعدہ پر  
 مگر عاصم اور تین غازی جو ان  
 اونہوں نے یہ چاہا کہ عاصم کا بہر  
 شتر اس سے سولین اور ائین مزے  
 کیا عہد عاصم نے تھا یہ قومی  
 میرے جسم کو ہی نہ کافر چھوے  
 دعا کی کہ اے رب بچا میری لاش  
 حمایت میں اسلام کی میں نے جان  
 تو شکر بڑوں کا سلط ہوا

جزا اسکی اللہ سے پائیں وہ  
 کہا ہے ہماری تمت یہی  
 مسائل جو ہیں دین کے سب بتاؤ  
 ہوئے ساتھ اور چل گئی اونکی گہات  
 کہ تھے صف شکن اور نہایت دلیر  
 جو ہو پختہ خوشی سے مقام رجب  
 اور اوپر ہر اک سمت سے چھا گئے  
 لڑے یہ جو انان اعدا شکن  
 امان دوہیں ہو نہ اب شور و شمر  
 لڑے خوب اور دی وہیں اپنی جان  
 سلا قہ کو دین لے چلین کاٹ کر  
 ولیکن وہ اوپر نہ قہا در ہوئے  
 چھوڑ گناہ کافر کو ہرگز کبھی +  
 تو جو وقت اونہیں یہ تھے گھر گئے  
 نہ اسکو چھوین یہ بخش معاش  
 تری تذکرہ کردی تو ہے مہربان  
 کہ ہمیں گرد و غش اونکا یہ خوف تھا

قریب ادا کے ہرگز۔ وہ جا کے  
 کہ شب کو تو ہو گا ہمیں دسترس  
 ہوا حکم پانی کو اللہ کا  
 سیلاب آیا نہ برسا کہین  
 کہ وہ غرق دریا سے چمت ہوئے  
 جو تے تین قیدی اونہیں میں تھی  
 ادھنوں کی کیا دور ہو کر رہا  
 خبیث اور زیدین و شہ جو تے  
 امیر کا بیٹا جو صفوان تھا  
 کیا قتل اپنے پدر کے عوض  
 جو باقی رہے اک جناب خبیث  
 ہوا لیکے خوش اور کیا جب شہید  
 وہ عشاق کی جانیں یوں لیتے ہیں  
 خدا کی جو باتیں میں جانے خدا  
 مفید خبیث دلاور جو تے  
 اور انگور انسان کے سر کی مثال  
 ادا اک زن سے پھر ادھنوں نے کہا

جو ما جڑ ہوئے تو یہ کہنے لگے  
 چلا لیکن اونکا شب کو ہی بس  
 کہ وہ نفس اطہر بہائے گیا  
 نہ ہے قدرت و شان رب برین  
 یوں ہیں لاج رکنا ہے وہ فضل سے  
 وہ عبداللہ طارق کا مران  
 لڑے اور دی حبان ہر خدا  
 ہے قید مکر وادھ ہوئے  
 خریداوس نے بس زید ہی کو لیا  
 ملا وصل ہوا یہی تھی عرض  
 حیرا و نکو یا حارث بد نصیب  
 خوشی سے وہ پوچھے بقرب مجید  
 اور اعلیٰ مراتب ادھین دیتے ہیں  
 ہلاکس کو پارا ہے چون دھرا  
 یہ دیکھا کہ انگور ہیں کہا رہے  
 ہوئے غرق حیرت میں وہ ہلاک  
 ضرورت ہے تو دے مجھے استرا

تو بس اپنے اک چوٹے بیٹے کے ہاتھ  
 کہ ایسا نہویہ عوض اس سے لین  
 ہنسے دیکھ کر ادس کو اور یہ کہا  
 خدا والے ایسا نہیں کرتے ہیں  
 عوض زید اور یہ تھے دونو ہی ساتھ  
 لکھا ہے اونوں نے انہیں قید سے  
 اور اک لکڑی میدان میں گاڑ دی  
 کہ صبر اور تقویٰ لے ہمیں چاہیئے  
 بہر اعدایہ دونو سے کہنے لگے  
 کہا گر لے ساری دنیا تو کیا  
 اوکے لئے جان دیتے ہیں ہم  
 کہا اس سے خوش ہو کہ گھر میں رہو  
 مگر ہوں محمد تمہاری جگہ  
 نہیں جاہتے اونکے کاٹا لگے  
 بڑی ہی پھر دور کشت اونوں نے نماز  
 دیا پھر پھر اون کا مونہ قبلہ سے  
 تڑپ کر ہوئے زو لقیبہ خلیفہ

دیا پھر ہوا یہ خیال اوسکے ساتھ  
 کہ میں قتل غصہ میں اسکو کرین  
 نہیں عہد شکنی تو ہم کو روا  
 نہیں ٹلتے ہیں بات پر مرتے ہیں  
 کہ ہوں ساتھ اور ہاتھ میں ہو دی ہاتھ  
 نکالا کہ قتل ان کو اب یہ کچھے  
 یہ دونو ملے اور وصیت بھی کی  
 سوا اسکے اور کیا ہمیں چاہیئے  
 کہ و ترک اسلام تا جان نہ پچے  
 نگہ میں ہے اپنی خدا ہی خدا  
 کہ ہے جان ایمان دیتے ہیں ہم  
 جو دنیا کے ہیں عیش و وہ تم کرو  
 کہا آپ اور ہوں ہماری جگہ  
 او نہیں پر تو قربان ہم ہو چکے  
 یہ ایمان ہے اور بھیہ خلوص و نیاز  
 خدنگ اونکے اوپر جو پڑنے لگے  
 لگے کرنے اس طرح حمد حبیب

کہ ہمداد کو چنے کیا موند مرا  
 کہ قبلہ ہوا وہ نبی کے لئے  
 لکھا ہے کہ پر یہ دعاء سے کی  
 کرے عرض میرا سلام نیاز  
 روایت اساتذہ نے اس طرح کی  
 ہوئی طاری بیہوشی سی آپ پر  
 علیہ السلام اور رحمت بھی ہو  
 کہ جبریل مجھ کو سلام خبیث  
 لکھا ہے جو یہ ہو چکا سادہ  
 کہ سفیان خالہ بھی نا بکار  
 بہت لوگ ہیں مجتمع کر لئے  
 یہ نہ پایا اون سے او سے قتل کر  
 خوشی سے خدا کے لئے چلے گئے  
 ملے اوس سے الفت سے ازراہ کین  
 کہا میں خزاہی ہوں اور یہ سنا  
 ایسا سٹے جمع کرتا ہے فوج  
 سادہ ترا ہو گئے آیا میں ہوں

سوئے قبلہ جبکہ معظم کیا  
 اور اونکے لئے جو کہ مومن ہوئے  
 نہیں کوئی بھی جو حضور نبی  
 خدا یا تو پہونچا سلام نیاز  
 دین میں تھا میں حضور نبی  
 لگے پھر یہ فرمانے لے خوش میر  
 اور ارشاد ہم سے کیا یہ سنو  
 شاتے ہیں لے واہ مقام خبیث  
 تو معلوم سرور دین کو ہوا  
 ہے آمادہ اس پر کرے ٹوٹ مار  
 تو ابن انس عبد اللہ جوتے  
 مجاہد نے فوراً ہی بانہ ہتی کر  
 پہونچے بطن عربہ میں جہنم گئے  
 ملاوٹ کی باتیں بہت اوس سے کیں  
 محمد سے تو ہے لڑا چاہتا  
 ترقی پر تیار ہے اوج موج  
 تمنا یہ ہے میں بھی اون سے لڑوں



<p>غرض باتین ایسی بہت اوس سوکین بنے یا رایسے کہ اکدل ہوئے محبت جب ان میں بخوبی ہوئی بقور اوسکا ناپاک سرکاٹ کر حضور ان سے خوش اور رخصی ہوئے کہ ہیں ان سے راضی خدا و رسول</p>	<p>کہ سبھا انہیں دوست کافر لعین خور و نوش میں خوب شامل ہوئے تو موقع سے اک شب اوٹے یہ جری لے آئے حضور شہ داد گر ہیں اللہ والوں کے یہ ہی مزے یہ ہے دولت دو جہان اور فضول</p>
---	--

### تخریب یہودی و نصیری اور جلا وطن ہونا و نکاح

<p>لکھا ہے مدینہ کے اہل نصیر سن چار عجب بری کا ہے واقعہ ضرورت کو اکدن حضور اونکے یہاں تو خاطر بظاہر بہت سب نے کی لگے مشورہ کرنے وہ خیرہ سر شہید اوس سے جب آپ ہو جائینگے دہن آکے جبریل نے دی خبر اوٹے آپ فوراً کہ ہے کام اب محسب بن سلیہ سے کہا ہماری زمین سے چلے جائیں بس</p>	<p>تھے دین کے مخالف سگ نادیر ہوا اون سے اور آپکے عہد تھا ہوئے رونق افزا باغرا و شان مگر ہے یہودی کی خصلت بُری کہ کوٹھے سے دین پھینک سنگ آپ پر نجات انکی فکر دن سے ہم پائینگے کہ اس فکر میں ہیں یہ سب بد گہر مدینہ میں تشریف لے آئے جب کہ اہل قسریہ کو دیکھیں سنا اجازت ہے اتنی رہیں روز و نسل</p>
---	---

چلے جائیں ہر درہ تلوار ہے  
 مسدین سلمہ تیرے  
 منافق جو این آبی تھا لعین  
 نہ گہرا یوین مددگار ہوں +  
 یہ سنکر یہودی قوی دل ہوئے  
 جو ہو سو ہو بہتورین گے یہاں  
 لیا گہرا دھنیں تنگ ایسا کیا  
 کیا حکم بین مال اور جائیں سب  
 جو مال اور لکا باقی تھا اور کھیتیاں  
 ہوئے قبضہ میں اہل اسلام کے  
 پھر انصار کو خوب تحسین کی  
 تم اللہ کے بے شک انصار ہو  
 حاجر جوہن اور نکو دیدن یہ مال  
 ضروری یہ سامان کر لین تمام  
 کوئی فکر انکی نہو پھر تمہیں  
 تو ستائیں نے اس طرح عرض کی  
 یہ سب مال تقسیم کیجئے انھیں

یہ جانیگے تو زیست و شہاد ہے  
 گئے اور کہا دن سے یہ حکم ہے  
 دیا اوس نے پیغام نکلو نہیں  
 قبائل مرے ساتھ ہیں اور قشون  
 جواب آپکو بھیجا اس طرح سے  
 ہوئے مستعد جلد غازی جہان  
 امان چاہتے تھے باد و بکا  
 تو لاچار نکلے وہاں سے وہ جب  
 زمین اور باغات اور سب مکان  
 حضور خدا اللہ کرنے لگے  
 کہ تم ہو سزا وار تحسین نہیں  
 اگر تم رضا مند ہو جاؤ تو  
 زمین و مکان باغ ہوں بہت مال  
 تمہارے مکانوں کو چوڑیں تمام  
 یہ اپنے مکانوں میں خوش خوش رہیں  
 پیادے بنی ہے ہمارے خوشی  
 کہ سب فارغ البال ہو کر رہیں

<p>کہ گریہ بار بھر خدا و نبی          ہوئے ہیں یہ بے یار اور بے دیار          یہ رہتے ہیں جیسے ہمارے یہاں          ہم انصار ان کی بدولت ہوئے          بدینہ کو عزت انہیں سے ملی          خدا انہی سے جان اور مال بھی          ہوئے ہمزبان انکے پہر اور سب          ہوئے اونسے خوش سرور و جہان          ہمیشہ تو انصار پر رحم کر          ہوئی بڑھ کے اکیر سے یہ دعا          مہاجر جو تھے او تنکو مال و مال</p>	<p>وہاں چوڑ کر آگئے یہاں سبھی          جو کچھ انکی خدمت ہو سکتا          زمین یوں ہیں قربان ہمارے مکان          انہیں سے یہ اعزاز ہموٹے          ہمیں یہ سعادت انہیں سے ملی          پیارے ہیں جہاں ہمارے سبھی          کہ تھے سب فدا یان و خاصان          دعا کی کہ اے ہمارے مہربان          اور اولاد پر اون کی اولاد پر          رہے گا اثر اسکا بے شک سدا          عطا کر دیا ہو گئے مستمال</p>
---	---

بدر موعده نہو تا قتال و جدال کا اور پلٹنا کفار کا راہ سے خائف ہو کر

<p>ہوا ختم ہونے کو چوتھا جو سال          میں لڑنے کا وعدہ جو کر آیا ہوں          ولیکن جو تھی قحط سالی بہت          نعیم آیا تھا طیبہ سے تازہ دم          احدین مسلمانوں سے کہہ چکے</p>	<p>تو آیا ابوسفیان کو بھیہ خیال          مناسب ہے اب او کو پورا کروں          نہ بن آئی تدبیر تو کی بہت          ملا اوس سے اور یہ کیا رہا ہم          کہ بھر آئینگے فوج بھی لائینگے</p>
---	--

مگر قسط سالی سے مجبور ہیں +  
 کہ ڈرجائین چل جاتے تیری یہ گہات  
 تو نہ سالہ بیٹا اونٹ و دو گنا تجھے  
 کہ تجھ کو سناؤں گا میں یہ خبر  
 جو ہم عہد ہیں اؤس و غورج کے ہی  
 نہ مانا اگر اوس نے اوس کا کسا  
 مدینہ میں اگر ادر اور ادر ہر  
 قریشوں نے بے حج شکر کیا  
 جو تم نکلے باحسب پر گئے نہیں  
 یہ افواہ جب اوز گئی جا عجا  
 جناب ابو بکر و فساد وقت ہی  
 یہ کی عرض اعدین جو عہدہ ہوا  
 سباداکہ احد کو موقع ملے  
 غضب ہے کہ بجھے ہسین بزدل  
 ہوئے آپ خوش اور سر مایا یون  
 سلمان اس سے توے دل ہوئے  
 دہن کوچ کا ساز و سامان ہوا

سنا ایسی حسین تو جا کر اوتھیں  
 میں ہوں مطمئن اور رہ جائے بات  
 کہا اوس نے آیا تھا میں اس لئے  
 ہوا جمع شکر بحیاہ و بفر  
 شریک اوس کے وہ بھی ہوئے ہیں سہی  
 تو ناچار منظور اوس نے کیا  
 لگا کر نے خبر میں یہی شہر  
 دلا درہن سب اور شکر بڑا  
 نہیں جو ٹا اس میں یہ کر کو یقین  
 تو بس انتشار ایک پیدا ہوا  
 ہوئے جلد حاضر حضور نبی  
 خلاف اوس کے ہرگز نہوگا ذرا  
 کہ میں رہ کو دیکھو کہ وہ ڈر گئے  
 نہوگا کہی یہ تو اسے مقتدا  
 نہ جائے کوئی تو میں جاؤں لڑوں  
 جو کچھ و سو سے تھے وہ جاتے رہے  
 ہوئے مستعد غازی با صفا

تھے سب پندرہ سو مجاہد جوان  
 علمدار اسلام شیر خدا  
 سواری حبیب خدا کی چلی  
 عجب کروفر تھا عجب احتشام  
 دلاوردہ فارس عنان باعنان  
 یہ تھا عجب لرزان تھی یکسر زمین  
 ستارے مجاہد اوجھرا اور اوہر  
 پہنچ کر ہوئے بدر پر خیمہ زن  
 کیا انتظار قریش اٹھ روز  
 ابوسفیان بھی مکہ سے چل دیا  
 جو مجتہد تک آیا سنی یہ خبر  
 سوئے مکہ وہاں سے پلٹ کر گیا  
 حضور حقیقی شہنشاہ سے  
 یہ اسناد جاگیر کی ملکین  
 صحیح و سلاست حضور آگئے  
 دیا او کو مرثدہ یہ قہر آن میں  
 کہ پہر آئے انضال و نعمت کے ساتھ

ملا حضرت مرتضیٰ کو نشان  
 بڑھے اور وہ لشکر دین بڑھا  
 بڑی کشور کفر میں کسل بلی  
 تھے وہ لشکری یا ملا لک تمام  
 برابر برابر پیادے روان  
 تھا قربان پہر پہر کے جہنم پرین  
 جہاندار داریں رشک قمر  
 ہوئے نشے اعدائے دین کے ہرین  
 تھے آمادہ جنگ وہ کفر سوز  
 لئے دو ہزار اپنے ہمراہ سپاہ  
 تو شیران دین کا ہوا او سکو ڈر  
 خدا نے انہیں شاد و خوش دل کیا  
 رضا مندی کے ان کو تمنغے ملے  
 ہے بے شک تمہاری بہت برین  
 گئے حق نے ظاہر جو حق اوٹکے تھے  
 یہ نازل ہوا اوٹکے ہی شان میں  
 بڑھا اوٹکی جانب نہ دشمن کا ہاتھ

برائی نہیں پہنچی اور نہ کو ذرا اور اللہ کا فضل ہے بس بڑا	کہ وہ چاہتے ہیں رحمتی خدا وہ تھے سچے فضل اور نہ ہوا
---	--

اعلامی اعلام ظفر انصاف لغزوہ مرجع فتح اسلام اور داخل  
حرم سرانے رسالت ہونا حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا

حضور پیمبر پر آنی خبر بنی مصطلق کا وہ سردار ہے ہوئے مجتمع ہیں کہ چل کر لڑیں بریدہ کو حضرت نے یہ جادوان تو وہ حکم عالی سے فوراً گئے سنا میں نے تم لوگ یہ چاہتے ہو یہ سچ ہے تو میری بھی ہم قوم سب شریک و معاون تمہارے ہوں ہم ارادہ جو کچھ محتادہ ظاہر کیا حضور مقدس میں حاضر ہوئے ہو حکم اے غازیو یا مراو تو بس حکم کے ساتھ ہو کر تیار گردہ ہمارے کے حضرت علیؓ	کہ حادثہ ہے جویندہ شور و شر تو وہ اور بمقام سب زشت ہے دینہ پر جوین کے وہ کرین کہ ساری خبر لائیں یہ کامران لے اور نہ سے اس طرح کہنے لگے چڑائی مدینہ کے اوپر کرو چلے آئیں لے آؤں جا کر میں اب یہ سنکر ہوا شاد وہ بد شینم بریدہ یہ کہہ کر کہ اچھا بھلا کیا ماجرا عرض سب آپ ہے چلو بہر حق الجہاد الجہاد ہوئے جمع خاصان پر نور و گلار ہوئے تھے علمدار یا اسے اخی
--	---

جناب ابو بکر والا گھر  
 منافق بکثرت تھے اس فوج میں  
 روانہ ہوئے آپ ہو کر سوار  
 سر پاک پر چتر قتل آ کہ  
 ادھر اور ادھر سب وہ جانباڑ تھے  
 مجسم یہ ہیبت سب آہن بدن  
 جد ہر پل پڑین وہ خدا کی پناہ  
 ہوا رہ میں جاسوس اعدا اسیر  
 نہ اسلام لایا تو بے سر ہوا  
 یہ شکر مطلق جو مر سیح پر  
 بہت خود بخود بہاگ دشمن گئے  
 ہوئے قتل بھی اور بہت قید بھی  
 اور اک شخص بھی اونے مومن ہوا  
 کہ وہ نوجوان اور لباس سفید  
 تھے ایسے کہ پہننے نہ دیکھے کبھی  
 یہ کہتا ہے راوی کہ تھے وہ ملک  
 سواران ابلق باعزاز و جہا

اور انصار کے تھے جناب عمرؓ  
 کہ ہونچ تو لوٹ میں مال لین  
 بصد شوکت و جادہ و صد اقتدار  
 زہے شان سلطان عالم پناہ  
 شجاعت سے یکسر سرفراز تھے  
 عدو دیکھ کر اونکو مانگین گفن  
 ملین خاک میں دشمن رو سیاہ  
 کہا ہو مسلمان پر وہ شیر  
 بنا کام شیطان مرد و دکا  
 ہوا رونق انفر البعد کر وفر  
 سر نو ہوئے زندہ جو بچ رہے  
 ہوا اونکے ہاتھوں شہید ایک ہی  
 لکھا ہے کہ اس طرح کتا وہ تھا  
 چمکتے ہوئے اونکے مونہ مثل شہید  
 جوان اور نہ ویسے حسین آدمی  
 کہ یکساں ہے جنگو زمین و فلک  
 خدا نے اونہیں دی بڑی دستگاہ

پئے نصرتِ فوج دین آئے تھے  
جناب جوڑیہ اس جنگ میں  
لیا عقد میں اپنے وہ ہو گئیں  
صاحب کو معلوم جب یہ ہوا  
جو حضرت رسالت کی بی بی بنیں  
عزیزانہ ہون اپنے لوٹدی غلام  
تھے یہ لوگ خاصان پروردگار

نہیں امین شک بالیقین آئے تھے  
ہوئیں قید اور آپ نے پھر وہیں  
بفضلِ خدا ما درویشین  
تو اس طرح باہم ادھون نے کہا  
ہبلا پر روا ہے یہ کیونکر ہمیں  
تو قیدی رہا کر دئے بس تمام  
ہوئے یہ خدا دینی پر نثار

عز وہ خندق یا احزاب و بیان شجاعت و کرامت حضرت شاہ ولی اللہ  
پناہ اس اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل عمرو بن عبد اللہ بن

مرے ساتھیا تجھ پہ قربان ہوں  
پیا سا ہوں مدت سے ادخستہ حال  
بیان کیا کروں قصہ درد و غم  
نہان و عیان تجھ پہ ہے عیان  
تصدق میں محبوب کے اپنے اب  
چمکتا ہوا ایک سا غرب مخے  
ہو یا در اگر تیرا لطف و کرم  
مرے زندگان کے آنے لگیں

خدا جان سے ہر لحظہ ہر آن ہوں  
بنارنج و غم سے میں شکلِ بلال  
نہ طاقت زبان میں نہ تابِ تسلیم  
سوا تیرے کوئی نہیں منہ پران  
عوضِ غم کے دے مجھ کو عیش و طرب  
چمکوں نشہ میں اور نہ کچھ غم رہے  
گلِ عیش و عشرت بنیں داغِ غم  
مری آرزو میں ٹھکانے لگیں



تجھی پردل و جان سے شیدار ہوں  
 لکھا ہے تفسیری جو طیبہ میں سے  
 یہودی جو سردار تھے اون سے میں  
 ملے اون سے اور ماجرا سب کہا  
 قریشی تو پہلے ہی سے تھے چلے  
 لگے لڑنے آتش غیظ پر + +  
 قسم کہا کے آمادہ اس پر ہوئے  
 لڑیں اون سے جب تک کہ ہوتن میں جان  
 جو غطفانی تھے اونہیں آئے چلے  
 کہ اک سا لکی خرمے دینگے تمہیں  
 لڑیں ہم محمد سے تم بھی لڑو  
 غرض مستفق اونکو بھی کر لیا  
 کہ تم بھی لڑو اور مدد و خسرو  
 جو فارس ہوئے تین سو جنگ جو  
 شتر بھی نہ اہم گئے اک ہزار  
 عرب کے قبائل جو تھے راہ میں  
 غرض سب جماعت ہوئی دس ہزار

اور اب جنگ خندق کا قصہ کہوں  
 بذلت بخواری لکائے گئے  
 گئے مکہ اور تھے وہاں جو رئیس  
 کیا مشورہ ساز باہم ہوا  
 سوا اب اور یہی سوختہ ہو گئے  
 قریشی پچاس آدمی خیرہ  
 مخالف رہیں گے مسلمانوں سے  
 یہودی وہاں سے ہوئے پھر روان  
 اونہیں خرمے خیر کے دینا کئے  
 وئے جنگ میں تم مدد وہیں  
 ذرا کو تھی دیکھو تم سے نہو  
 اسد والوں کو پر بلایا کہا  
 مدد میں ہماری نہو کچھ قصور  
 تو پیدل تھے چالیس سو زشت خو  
 چلے جانب طیبہ یہ بد شعار  
 لیا ساتھ اپنے ملاکر اونہیں  
 خبر یہ حضور شہ با وقار

جو یونہی کیا آپ نے مشورہ  
 جو ہود فوج دشمن کشید و قوی  
 کہ گرد اپنے خندق میں ہم کو دتے  
 یہ تدبیر حضرت کو آئی پسند  
 حکم غیہ محفوظ میں جس قدر  
 کریں خوب محفوظ اور آپ ہی  
 وہ چالیس چالیس گز حصہ تھا  
 یہی حصے تقسیم کو کئے  
 مدینہ ہوا خوب محفوظ جب  
 لگا کے وہیں مورچے آڑ میں  
 قریشوں نے بھی آگے ڈیرا کیا  
 مدینہ میں اہل قریش جو تھے  
 قریشوں نے اونے کیا ساز باز  
 اسے توڑ دو اور ہم سے ملو  
 یہودی کو یہود ہوتی نہیں  
 تو اب ہو گیا سب حجاز اک طرف  
 منافق جو تھے اونکی بن آئی تھی

تو سلمان نے یہ گزارش کیا  
 ہے فارس میں تدبیر اسکی یہی  
 کہ دشمن ضرر ہی نہ پہنچا سکے  
 دیا حکم سب مومن اور حبشہ  
 ادن اطراف کو خندق میں کوہ کر  
 ہوئے شامل اس کام میں اے اخی  
 کہ کوہ دین او سے مومن با صفا  
 تو چہرہ زمین فضل اللہ سے  
 تو اسی خاک نے تیس سو تھے جو سب  
 کہ دشمن کو ماریں اس میں رہیں  
 ہے راوی صادق نے یہ ہی کہا  
 وہ ہم حمد تھے آپ سے ہو چکے  
 جو تم بے اور ان سے ہوا ساز باز  
 ہماری معیت میں ان سے لڑو  
 تو وہ ہی ہوئے دشمن مومنین  
 اکیلے تھے یہ سرفراز ایک طرف  
 کہ بہکاتے تھے مومنوں کو سبھی

تباہی مسلمان کچھ ایسے بھی تھے  
یہ کہتا ہے قرآن میں سب کا رب  
یہ چاہا کہ نامزد ہو جائیں ہم  
ولی تھا کہ ڈگنے نہ اون کو دیا  
خدا پر کہ بندہ نکاہے چارہ سائے  
ہوئے جان نثاری پہ آمادہ پر  
قریشوں نے خندق ہی کے سامنے  
رہے بیس اور سات دن مورچے  
برابر وہاں پر رہی کارزار  
تو رہتی ادھر سے اونہیں روک ٹوک  
تھے بعض مقام ایسے اون سے اگر  
اونہیں سمت پر آپ ہوتے حضور  
یہ سردار عالم کا ارشاد ہے  
رہے رات دن ساتھ سایہ کے طور  
ہوا ایک شب غل جواک سمت کو  
کما جب رو دکاہے آیا پس  
تو بس خود بدولت ہی اون پر پڑے

یہ چاہا کہ کرین عذر جائیں چاہے  
کہ تم میں سے ہی دو گروہوں نے جب  
مگر ادن کا اللہ صاحب کرم  
توکل کرین مونسین با وفا  
ہوئے سخت نادم یہ سب پاکباز  
رہے فضل اللہ کے منتظر  
لکھا ہے کہ جب مورچے کر دئے  
ہے یہ بھی لکھا بیٹیل دن ہی رہے  
کہ آتے او دہر سے جو وہ بدشعار  
رہا کی غرض خوب ہی ٹوک جھوک  
وہ گس آتے آتے جو جی توڑ کر  
کہ کافر نہ آسکتے اور رہتے دور  
عباد ابن بشر جری نیک پے  
محافظ ہمارے ہوش و بغور  
گئے اور پلٹ آئے وہ نیک خو  
بہت پر شر و شور نامی عمرو  
وہ زخمی ہوئے ہو کے نادم پھرے

جو وہاں سے نکلتے تھے  
ان کے ساتھ ایک کتا تھا  
جو ان کے پیچھے لگا رہتا تھا  
جب کسی کو مارتا تھا  
تو وہ بھاگتا تھا  
اور کہتا تھا  
یہ کتا ہے  
جو ان کے ساتھ ہے  
اور ان کے پیچھے لگا رہتا ہے  
اسلام آباد

ہوا توڑی سی دیر میں شو بچہ  
 خبر دی ضرار بن خطاب ہے  
 زرد و خور و باہم رہی خوب ہی  
 شب و روز ہنگامے رہتے یہ تھے  
 کہ قتل عمر و عکرمہ اور ضرار  
 اور تر آئے خندق کی اک راہ سے  
 چلے آئے اک فوج لیکر ادھر  
 پسر عبد و دکا ہی او نہیں ہی تھا  
 اور اوسکو بچتے تھے مردان کا  
 بڑے نامیوں میں ہی نامی وہ تھا  
 بڑا اور کما اوس نے لکار کر  
 جناب رسالت یہ کہنے لگے  
 ولیکن کسی نے نہ پاسخ دیا  
 مگر شیر مولانا نے یہ عرض کی  
 ولیکن جناب رسالت پناہ  
 جو ہر میدان تو آئے نکل  
 لگے کہنے اب ہوا اجازت حضور

گئے آئے فوراً وہ شہر دور پھر  
 جہاندار میں پھر بڑے تیز پہلے  
 تو لاچار پلٹے وہ کفایت ہی  
 کہ اک دن بڑے وہ بڑے زور سے  
 سوائے نکلے مرد و سبیس ناکار  
 او نہیں میں ابوسفیان خالد ہی تھے  
 اور آکر جمے رو برو سر بسر  
 سمجھتا نہ تھا وہ کیوں ذرا  
 کہ یہ ایک جون پہلوان ہیں ہزار  
 کیوں مقابل نہ تھا جاننا  
 کوئی ہے کہ آئے میرے وار پر  
 کوئی ہے کہ سر کوئی اسکی کرے  
 رہے سنکے خاموش اہل صف  
 کہ حاضر ہو نہیں آئے پیارے نبی  
 رہے چپ تو لکارا پھر دسیاہ  
 تو پھر شیر خن سرور بے بدل  
 کہ جاؤں یا مداور بے غیور

دیا آپ نے کچھ نہ اب بھی جواب  
 کہ کیا تم میں ایسا ہے کوئی نہیں  
 کوئی ہے تو آئے مقابل مرے  
 کیا عرض پر شیر حق نے کہ اب  
 عطا ذوالفقار ادنکو فوراً ہوئی  
 پہنا کر زرہ خاص کی یہ دعا  
 چچا میرے حمزہ احدین گئے  
 یہ کہتے ہی بس لا تنزرنی پڑھا  
 تو وہ بادشاہ دلیران پڑھے  
 اور اسوقت تھا دشمن حق سوار  
 سنا ہے کہ جو تین خواہش کرے  
 کہا اس نے مان یہ کہا اس سے تو  
 کہا یہ تو مجھ سے نہ ہو گا کہی  
 کہا خندہ زن مجھ پہ ہوں عورتین  
 کہا دیکھ اب ہو مقابل مرا  
 کہ میرا مقابل عبس میں نہیں  
 ابھی تم تو تاج سر پہ کار ہو

تو کہنے لگیوں وہ حنا خراب  
 کرے مجھ سے آکر جو پیکار و کین  
 لڑائی کے اس کو چکاؤن مرے  
 اجازت ہو یا افتخار عرب  
 رکھا فرق اقدس پہ عمامہ بھی  
 کہ معبود برحق ہے تو اے خدا  
 یہ بھائی ہے میرا بچانا اسے  
 کہ مجھ کو اکیلا نہ کر اے خدا  
 پیادہ گئے اور مقابل ہوئے  
 ڈکارا وہیں شیر پروردگار  
 تو مان ایک لیتا ہے تو او نہیں سے  
 مسلمان ہو جا کہ ہونیک خو  
 کہا تو چلا جا پلٹ کر ابھی  
 کہ آیا پلٹ جا کے میدان میں  
 کہا بالیقین جانتا میں یہ تھا  
 نہ کوئی بھی مجھ سے جو یاے کین  
 نہیں جانتے حرب اور ضرب کو

لا تنزرنی  
 وانت خیر لوائین  
 اے رب  
 چو مجھ کو اکیلا  
 نہ کرے  
 بہادر شاہ

سہی آنج تلوار کی تینے کب  
 کہ والد تمہارے مرے دوست تھے  
 اویکے لئے قتل تجھ کو کر دیں  
 تو جو شش شجاعت میں آکر عمرو  
 لگی چلنے دونوں میں تیغ دوم  
 کہی یہ او دہر تے کہی وہ او دہر  
 وہ دونوں ہی یوں گمات میں پہرتے  
 کہ ناگاہ اوس نے کیا ایک وار  
 پلٹ کر کیا آپ نے وار تیغ  
 صدا ہر طرف سے اٹھی مرجبا  
 اسڈ نے شکار سب نادیر  
 روایت ہے جاہل سے اے نیک بین  
 نہ آتا تھا اونہیں سے کوئی نظر  
 کہ ناگاہ تکبیر سمیٹے سنی  
 کیا شکر غالب ہوئے کمر قضا  
 بڑا دوڑ کر شیر خن پر خمدار  
 وہ شیرانہ حملہ جو دیکھا تو بس  
 لکھا ہے کسی نے یہ اوس سے کہا

تمہا ناہین قتل منظور آب  
 یہ فرمایا او دشمن اللہ کے  
 ادھر آ ذرا میں ابھی ماروں  
 بیستے ہی گھوڑے سے آیا او تر  
 دکھانے لگے دونوں خنم اور دم  
 رہیں کار گر خوب تیغ و سپر  
 کہ جو الہ کا شعلہ جیسے پھرے  
 سپر وہ ہوئی سر ہوا زخم دار  
 کہ سر دور اوڑ کر گرا بیدریغ  
 کہ مارا گیا مرد کب بے حیا  
 کیا ہو گیا فضل رب قدر  
 کہ جدم وہ دونوں تھے سر گرم کین  
 مگر گھومتی گرد آتی نظر  
 سنی سرور دین و دنیا نے ہی  
 پر عید و دعا ہی مارا گیا  
 مگر ڈرے اوس نے کیا جٹ فرا  
 ٹھیرا گیا اوس سے وہاں اک نفس  
 بڑا تھا تو کیوں کیوں نہ ٹھیرا رہا

کہا موت آئی مجسم نظر  
 وہ ٹھیرا ذرا پھینک کر بھر زردہ  
 جو فاروق اعظم نے پیچھا کیا  
 جناب عمرؓ پر بڑھا کر سنان  
 سنو ہے یہ نعمت کرو اسکا شکر  
 یہ کہ نہ ٹھیرا وہین چلے دیا  
 لکھا ہے جو نونسل ہوا سنگسار  
 کمر سے وہ دو ہو کر وہین گرا  
 تو یہ دیکھ کر اور کفار زار  
 یہ تھے سب لطیت اور بکثرت بھی تھے  
 لگا تیرا کہ حضرت سجادؓ کے  
 کہ ہے آرزو میری پروردگار  
 نبیؐ کو ہوں زندہ تو رہنا مجھے  
 اور اہل قریظہ سے رب انام  
 شہادت سے پہر کر مجھے بہرہ ور

ہمیرہ بڑھا پھر وہین آپ پر  
 یہ چاہا کہ بہا گون تو بیج جاؤنگ  
 تو پلٹا ضرار اون کا بھائی جو تھا  
 وہین روک لی اور کہا اون سے ہاں  
 خدا کی ہے حجت کرو اسکا شکر  
 ہمیرہ کا ہے حال وہ ہی لکھا  
 جناب علیؓ نے کیا اوس پہ وارا  
 گئے بہاگ وہ کا فر بیجا  
 بڑھے اور کرنے لگے کارزار  
 شہرم تک خوب لڑتے رہے  
 تو حق سے دعا وہ یہ کرنے لگے  
 قریشوں سے گراور یہی کارزار  
 کہ ٹھنڈا کروں دل او نہین مار کے  
 ہم اس عہد شکنی کا لین انتقام  
 ہوا فرق اسین حسین بال ہر

مارا جانا ایک یہودی کا بہت مبارک حضرت صفیہؓ اور کارکناری ہوشیاری  
 حضرت نعیم سے پھوٹ ہوتا کفار میں اور بھاگنا مکہ معظمہ کو فتح سے یا یوس ہو کر

ہے تفسیر خازن میں ایسا لکھا  
 کہ حضرت صفیہؓ بھی اور عورتیں  
 تھے ساتھ انکے حسان ثابت بھی وہاں  
 یہ دیکھا یہودی ہے اک گہوتا  
 یہ حسان ثابت سے اے ٹیکنا  
 نہ یہ دوسروں کو بتائے کہ میں  
 مجاہد ہوں مشغول جنگ و قتال  
 دوپٹہ سے خود ہی کمر باندھ کر  
 کیا اوس یہودی کے سر پر چوہار  
 چلے آئیں بقیہ کھر قلعہ پر  
 حذیفہؓ سے حضرت نے اک شب کہا  
 گئے جلد اور آئے کئے لگے  
 لئے سب قریشوں سے اور غریب  
 تو پہر حسب فرمان حضرت نبی  
 گئے اور من بعد گفت و شنید  
 کیا عرض اگر بطر زحفی  
 دیا زور سے غازیوں نے جواب

محمد بن اسحاق نے یہ کہا  
 تھیں محفوظان روزوں اک حصہ میں  
 جناب صفیہؓ نے بس ناگہان  
 اوسی قلعہ کے گرد ادھون سے کہا  
 او تر کر کر دو کام اس کا تمام  
 ہمارا ٹھکانہ تو آئیں یہیں  
 کہا میں نہیں ہر دو جنگ و جدال  
 لیا اک عمو اور آئیں او تر  
 تو سید ہا گیا سوئے دار البوار  
 یہ تھا ہاشمی زورا ور کر و فر  
 کہ جا کر خبر تو قریشوں کی لا  
 کہ اہل قسہ لیا جو ہم حملہ تھے  
 کریں حملہ دو لوہی اب اے حبیبؐ  
 دیکھو اور سچا معاذ جری  
 ڈرایا ہوا کچھ نہ ہر گز مفید  
 اوس وقت تکبیر شہ نے کہی  
 تکبیر ہوئے پھر چوسر و شتاب



جواب اون کا پرہیز منون نے دیا  
 اسطرح جب تیسرے بار بھی  
 ہوئے ہلکے ہلکے کہ تھرا اوٹھے  
 کہا راوی نے یہ نہوا واقعہ  
 کہ حاضر اسی جنگ میں وہ ہوئے  
 یہ کی عرض یا سید دوسرا  
 وہ فرما میں جو میرے لایق ہو کار  
 یہ نہر یا تدبیر ایسی کرو  
 کہا جاؤن میں اور اون سے ملوں  
 کہوں جہونٹ یا بیج رہوں بے قصو  
 یہ نہر یا ہے جنگ تو دانو گمات  
 جواہل قریظہ تھے اون میں گئے  
 کہا سب قریش اور اہل عرب  
 اور اونکے مددگار تم ہو چکے  
 وہ یہاں سے جو واپس چلے جائینگے  
 کہا ہاں یہ سچ ہے جو تم نے کہا  
 کہا یہ مناسب ہے اے دوستو

تو میدان تکبیر سے گونج ادا تھا  
 مکبر ہوئے تو ڈرے وہ سبھی  
 کہ کوئی بڑا امر ہے دیکھئے  
 لغیثم بن مسعود غطفانی کا  
 مسلمان ہوئے ہر گاہ اونکے کہلے  
 نہیں میرا اسلام ظاہر ہوا  
 کروں میں ہے اونکو مرا اعتبار  
 کہ آپس میں ان دونوں کے پہوٹ ہو  
 اجازت ہو اون سے جو چاہوں کہوں  
 مناسب جو ہو گا کہوں گا ضرور  
 تو جاؤں سے کہ جو مناسب ہو بات  
 پرانی محبت جتانے لگے  
 مسلمانوں سے جنگ اوہیں اب  
 ہو تم انکی دیوار ہی کے تلے  
 تو تم کیا کرو گے بتاؤ مجھے  
 تم ہی کچھ بتاؤ ہمیں مشورہ  
 قریشوں سے تم مطمئن ہو رہو

کہو اداں سے تم یہ کہتے آدھی  
 ہمیں قوم سے اپنی دید کہ ہم  
 یقین ہو کر جا کے ادا کے سبب  
 کہا ٹھیک تم نے دیا مشورہ  
 قریشوں کے لشکر میں پروانے لگے  
 سلمانوں نے تنگ ہی کر دیا  
 کہا پر مجھ سے آیا میں یہاں  
 سمجھ لو خبر دار ظاہر ہو  
 محمد سے سازش ادھون کی ہے کی  
 کہ تم میں سے لیکر وہ چند آدمی  
 وہیں تھا میں سچ ہے میرا بیان  
 گیا ٹھیرا دھین یہی مشورہ  
 دہان سے وہ عطفانی نہیں گئے  
 سنو تم کہ ہے یہ عدلیہ یہود  
 قرابت ہے میری تمہارے ہم  
 جو چاہو کرو ہے تمہیں اختیار  
 تو بس عکر مراد چند آدمی

کہ ہوں سب شریف اہل اعزاز ہی  
 رہیں مطمئن اور ہوش کرو غم  
 رہو گے ہمارے مددگار سب  
 ہے عقل و خرد کا بھی ۔۔۔  
 محبت سے مل جل کے بولے کہ ہاتھ  
 بن آنا نہیں کچھ کروں اب میں کیا  
 ہے اک راز کہ دون وہ تم سے بیان  
 ہوں اہل قریش جو اسے دوستو  
 ادا و دھین ہے یہ بات اب چھین گئی  
 کہ میں قتل ہے عسکر مراد نکلا ہی  
 کہ قاصد محمد کا آیا دھان  
 کرو جو مناسب ہو میں کہہ چکا  
 قرابت جتنا کہ یہ کہنے لگے  
 تمہیں چاہیے نہ کہ یہود سے  
 یہ سنکر ہوا تھا مرے دل کو غم  
 مرے سے کہو تو یہ تھا مجھ پہ پا  
 الہو سفیان کے کہنے سے اے

گئے اور دوسا بیون سے کما  
گئے حکو یہاں پر بہت دن گذر  
کما کل سنیچر کا دن ہے ہمیں  
سوا اسکے لازم ہے یہ بھی کرو  
کہ ہم اونکو رکھیں رہیں مطمئن  
مسلمانوں کو ہم عدولین بنا  
بتاؤ کہ تنہا یہاں کیا کریں  
ہوئی ا دن کو تصدیق قول نعیم  
بھراہل قرینہ کو بھیجا پیام  
ہماری رفاقت میں لڑنا ہے گر  
اونوں نے بھی یوں ہیں دیا کچھ جواب  
کریں فیصلہ وہ نہ آئیں نہ آئیں  
غرض ٹوٹ جگ اونکا یکسر گیا  
تردد ہوا پھر ہوئے جوش زن  
ہوا حکم آندہی کو اشد کا  
تو اعدائے حق پر یہ آفت پڑی  
کہ اندھوں کی مانند کفار تھے

کہ ہم اور تم اسب کریں فیصلہ  
کر فیصلہ خوب باندہ ہو کر  
مناسب نہیں ہے لڑیں اور مین  
کہ کچھ اپنے سروا دیساں ہیچرو  
وگر نہ ہمیں ہو گا جیت اکٹھن  
چلے جاؤ گے تم تو پھر ہم ہلا  
فقط با تو پھر کیا بہرہ سا ہمیں  
کہ بس کھ گیا سچ وہ مرد کریم  
ہے لازم کرو جنگ کا انتظام  
تو آدھ لوکل ہو بستہ کمر  
لگا کئے بوسفیان ہم خود شتاب  
رہیں بیٹھے اور یوں ہیں باتیں بنائیں  
یہ عزم بوسفیان جب یہاں سنا  
بحار عنایات حق بے سخن  
کہ دے خیمے ڈیرے تو انکے اوڑا  
خیام اوڑ گئے روشنی بچھ گئی  
وہ جتنے تھے درہم و برہم ہوئے

لما گئے بھی آئے بفرمانِ رب  
 وہ سمجھے کہ شکر ہے اسلام کا  
 اونہوں کو یاد دل میں رہے اونکو کمال  
 جو بہا گڑھ میں اسبابِ کجہرے کے  
 گئے بہا گ پھر اون کا بہرہ کیا  
 یہ اللہ نے غیب سے فتح دی  
 خداوندی پر جو ہوں جان نثار  
 یہاں ابنِ عباسؓ نے یہ کہا  
 غلغلا ہو گئی بجدال و قتال  
 رسولِ خدا کی اعانت کریں  
 کسارات کو تو میں چلتی نہیں  
 کہ اوس نے عقیقہ اوسکو بس کر دیا

بڑھتے آتے تھے اونکے لشکر چہ سب  
 کہا آتا ہے تکبیر کرتا ہوا  
 کہ بہا گے وہ سب بجدال و قتال  
 گئے یکے اور سب دھین چوڑے کے  
 خوشی سے مگر تھے اہلِ حسرت  
 کہ امید و نہیں اس طرح کی نہ تھی  
 اونہیں فتح دیتا ہے یوں کروکار  
 کہ جس غیب ہاقتالِ رب العالی  
 صبا لے کسا آؤ با و شمال  
 اوڑا ان کے اخیام ہم ملے دین  
 ہوا اوس پر غصہ خدا سے بہرین  
 رہے خوش نصیبی باد صبا

غزوہ سرورِ عالم و عالمیان صلعم بر بنی قریظہ و تحزیب بنو قریظہ

یہ فتح حایان جو حاصل ہوئی  
 بڑا کافروں پر پھر غیبی و بال  
 بہت کچھ غزویوں سے چوٹا دھین  
 مسلمان خوش حال و شادمان ہوئے  
 ہوئے دونوں اقرا سے دولت سرا

وہ بہا گے بجال پریشان سبھی  
 نہ خیمہ نہ ڈیرہ نہ مال و منال  
 ہوئے خوار ایسے نہ دنیا نہ دین  
 اور آگے گھروں میں بڑے چین سے  
 شہرِ ہر دو عالم جلیبِ خدا

لگاتے تھے خوشبو کہ روح الامین  
 ہوا جو ہوا عفو فرمائے سب  
 فرشتوں نے ہتھیار کھوئے نہیں  
 ابھی حملہ اہل قسریضہ پہ ہو  
 کریں پاش پاش اسطرح سے ابھی  
 کسی سنگ پر مار کر توڑ دے  
 فرشتوں کو لیکر ہوئے دہ روان  
 منادی یہ کر دو کہ تیار ہوں  
 بلالؓ موزن نے دی یہ ندا  
 یہ سنتے ہی حاضر ہوئے جان نثار  
 علمدار شیر خدا کو کیا  
 روانہ ہوئے فوج لیکر امیر  
 بدین فردا عزا و سطوت بڑھے  
 ملائک تو آگے معہ جبریلؑ  
 ہوئے خود بدولت بھی پیچھے روان  
 قبیلہ ہے بخاریون کا جہان  
 یہ دیکھا ہے شکر جمائے صفین

لگے عرض کرنے کہ رب برین  
 یہ ہتھیار کیوں آپ نے کھوئے اب  
 مسلح ہوں میں بھی تو یا شاہ دین  
 ابھی جاتے ہیں ہم کہ اوس قلعہ کو  
 کہ چڑیا کے انڈے کو جیسے کوئی  
 اوٹھیں اور چلیں آپ ہم تو چلے  
 بلالؓ موزن سے فرمایا ہاں  
 قریضہ سے سرگرم پیکار ہوں  
 کہ تیار ہو بتدرگان خدا  
 مسلح بھی سب اور جو یائے کار  
 یہ فرمایا جلد و براہ خدا  
 عدو کش تھا ہر ایک ہر اک دلیر  
 کہ تکتے تھے حور و ملک رشک سے  
 عقب میں یہ عشاق رب جلیل  
 زہے جاہ و اقبال و اعزاز و شان  
 جو ہو پونچے وہاں سرور کا مران  
 عدو سے لڑیں ہیں اسی فکرمین

کہا کس نے یہ حکم تکوین دیا  
 ابھی وحیہ کلبی یہ کس کر گئے  
 کہ جلدی اسی حساب صغین باندہ  
 گئے آگے آگے فرشتے تھے  
 اغرض گہر جب کر او نہوں نے لیا  
 کہ دن پسند رہا کہ پچیس دن  
 ہوئے سخت لاچار یہ عرض کی  
 کہ ہر لوگ ہی مثل اہل نصیر  
 ہر حکم نافذ یہ اونکے تھے  
 کہین قتل یا تکوین آزاد ہم  
 یہاں ایک سردار کو بھیجو  
 تو حضرت رسالت کے فرمان سے  
 دکھایا او نہیں اپنا حال تباہ  
 کہا بیتاؤ کہ ہم کیا کریں  
 اشار کیا اور یہ اون سے کہا  
 یہ کہتے ہیں خود بولسا یہ مجھے  
 کہا دل میں تو نے خیانت یہ کی

کہ یوں صغین بچھڑا ہوا گداڑش کیا  
 ہے سرکار کا حکم اس طرح سے  
 کہا بان وہ روح الامین تھے سنو  
 کہین تاکہ ٹکڑے ہی اس قلعہ کے  
 ہے راوی صادق نے ایسا کہا  
 گرے تھے ہوا او نکو جینا کٹھن  
 کہ خواہش یہ ہے اور تمنا یہی  
 چلے جائیں یہاں سے کہین کچھ دیکھو  
 قلعہ کہول دو تم ہمارے تھے  
 کہا اسپر رضی ہیں اور شاد ہم  
 ہماری سنیں دیکھیں احوال کو  
 جو تھے بولیا یہ قلعہ بین گئے  
 وہ لڑکوں کا روناکہ کرتے تھے آہ  
 تو اس حال پر رحم آیا او نہیں  
 کریں گے تمہیں قتل خیر الودعے  
 یہ کہتے ہی لرزہ ہوا خوف سے  
 بکا رخسار او بکا رنی

کیا کیا غضب تو نے افسوس ہے  
 پہونچتے ہی مسجد میں خود کو دیا  
 کہ جب تک نہ میری توبہ قبول  
 نہ کہو لو نہ مجھ سے کرو التفات  
 رہے پندرہ روز تک وہ بند ہے  
 تھیں اونکی جو بیٹی وہ آتین ضرور  
 یہ سنکر لگے کہنے سلطان دین  
 کہ اوسکے لئے مغفرت چاہتے  
 ٹھکانہ کہاں ہمتو کہوین نہیں  
 جناب ام سلمہ یہ فرماتی ہیں  
 کہ اکدن فجر کو رسول خدا  
 کہ اللہ خدا ان ہمیشہ رکھے  
 کہا بولیا بہ کی توبہ قبول  
 ابھی آکے جبریل یہ کھ گئے  
 کہا ہوا جائز تو جاؤں کہوں  
 کہا جاؤ محنت اہود و سنا  
 کہ اے بولیا بہ ہے توبہ قبول

وہین سے مدینہ گیا تیز پے  
 ستون سے وہین باندھ اور یہ کہا  
 رہو نگاہ و تمہیں میں حزمین اور ملول  
 ضرورت سوا یا بوقت صلوات  
 ضرورت کو بان کہول اونہیں تیرتے  
 اونہیں خرے لاکر کہلاتین ضرور  
 ہمارے وہ کیوں پاس آیا نہیں  
 مگر اب بجز رحم اللہ کے  
 کرے عفو جب تک نہ رب برین  
 رہا نیگا باعث یہ بتلاتی ہیں  
 ہنسے میں نے یہ عرض فوراً کیا  
 ہنسی کا سبب مجھ کو بتلائے  
 ہوئی ہو گیا اور کا مطلب حصول  
 قبول اسکی توبہ ہوئی لطف سے  
 کہ ہو جائے خوش بندہ بیچگون  
 تو دروازہ پر آکے میں نے کہا  
 منقہ خوشی اب نہو تم ملول

صحت پہ جو تھے مسجد خاص ہیں  
 کہا بولیا پہ نے ان یہ تنہو  
 جو سچا ہیں تشریف لائے کھنڈ  
 دیا آپ نے کہول اور نکو وہین  
 غرض اوسیوں نے گزاریش یہ کی  
 سفارش سے خراج کی ہے آمد  
 ہماری سفارش سے ہوں اب رہا  
 یہ فرمایا راضی ہوں اس بات پر  
 جو چاہے کرے پھر نہ انکار ہو  
 ہوئے پنج سجد جری نیک خو  
 کہ جن میں تمہارے جو کچھ فیصلہ  
 کہا ہننے تم کو دیا اختیار  
 یہ کی سعاد نے عرض پہر ادا  
 کہا ہننے سخت ارتم کو کیا  
 کہا سعاد نے فیصلہ ہے یہی  
 کے بایں قتل اور فرزند و زن  
 قریبی ہوئے قتل غور اتمام

یہ جا ملا اونوں نے انہیں کہول دین  
 حضور آئے کو لینگے خود مجھ کو تو  
 فخر رہی ادا کی بسور و سرور  
 اونوں نے کیا شکر رب برین  
 کہ چہوئے نصیری ہیں جون پانی  
 کہ یہ لوگ بھی ویسے ہی ہو ہو  
 ہمارے یہ ہم عمر ہیں بر ملا  
 کہ اک پنج تم میں سے کہ دین لگ  
 کہا ہم رضامند ہیں ہو سو ہو  
 بواہل قرظہ سے پوچھا کہو  
 کروں میں تھو تسکو چون و چرا  
 نہوگا ہمیں عذر کچھ زیہنا  
 حضور آپ بھی حکم ناطق دین اب  
 وہ منظور ہے جو کرو فیصلہ  
 کہ مردانکے دین جس قدر وہ سبھی  
 غلامی جن انچور ہیں بے سخن  
 جو تین عورتیں بچے لونڈی اسلام



کیا پھر یہ ارشاد سرور نے وہاں	یہی حکم دار اسے ہر دو جہان
یہاں چرخ ہفتسم نازل ہوا	کرے کوئی کیا اسمین چون و چرا
لگا تھا خدنگ حضرت سعد کے	جنان میں ادسی زخم سے وہ گئے

اہتر از ریا ست نصرت و طفر غزوہ بسر و پر دوست الجندل

جو تخت دوستہ الجندل سے دوستو	تھے ظالم بڑے اوسمیں رہتے تھے جو
وہ ظالم بھی تھے ڈاک بھی مارتے	سنا جب پیارے بنی نے اسے
مجاہد لئے ہر کاب اک ہزار	چڑھے اونپہ با صد ہزار اقتدار
پہونچ کر اونہیں منتشر کر دیا	وہ لڑ سکتے تھے ان دلیریوں سے کیا
گئے بھاگ ادن کو ملی رہ جب ہر	ملا لوٹ میں خوب اسباب و زر
چلے آئے طیبہ میں واپس حضور	بصد سطوت و جاہ و سور و سرور

غزوہ شاہنشاہ عالم مطاع محبوب خدا صلعم ذات الرقاع

سناؤں اب احوال ذات الرقاع	کہ سرکار میں یہ ہوئی اطلاع
بنی ثعلبہ اور انمار سی سب	ہوئے جمع با عنزم شور و شغب
دین سے کے اوپر ہے اونکی نظر	کہ لین مال وہ مار اور لوٹ کر
لئے پانوں ساتھ چپہرہ جوان	روانہ ہوئے سرور دو جہان
اونہیں بھی پہونچ کر کیا منتشر	کہ ڈر کر وہ بھاگے پناہ رہ جب ہر
یہاں واقعہ دی نے لکھا اس طرح	بیان بعضوں نے ہے کیا اس طرح

<p>کہ بچہ غنہ و خیر کے پیچھے ہوا  غنہ و جہاندار عالم بنی لحيان پر اور خرابی بنی کلاب بنی تبر  یہ کہتا ہے راوی صداقت اثر  ہو کے عاقل اس سے کہ حضرت خبیث  ہو کے سخت مظلوم وہاں پر شہید  یہ مد نظر تھا کہ لین انتقام  غرض ساز و سامان بخوبی ہوا  کہ اب شام پر ہے یہ لشکر کشی  لئے اور ماضی کے مقتل پہ جھٹ  جو باشندہ تھے عذر کرنے لگے  نہ ہے دم فرمایا اون کو معاف  ہوئے وہاں سے کانورسب چھوڑ کر  ہوا پر یہ فرمان عالیجناب  چلے جائیں غازی جوان تیش لین  یہ شب خون مارین کہ جانے نہ دین  وہاں دیر تعمیل میں کچھ نہ تھی  پونچ کر کیا قتل و تاراج خوب</p>	<p>مگر قبل خیر ہے لکھا گیا  کہ سرکارا بنائے لحيان پر  اور ان کے سوا عاصم خوش نصیب  رہا کرتا تھا اس سے بچ شہید  ہوا اس محکم کا ہی جھٹ انصرام  چھپایا اسے اور بچہ ظاہر کیا  اور ایک دم سے دو سو جوان جری  ہوئے پچھ ہی گئے تا انہیں دین اولٹ  کہ بالکل بری ہیں ہم اس جرم سے  جو لحيان تھے وہ سبھی بخلاف  رہی اونکو پاکی پس کی فسترد  محمد بن سلمہ اب ثناب  کلابی ہیں اور جو بنی بکر ہیں  کریں گشتہ و خوار و تاراج او نہیں  روانہ ہوئے یہ محبہ جری  ہوئے اون سے لرزان و ترسان قلوب</p>
--	--

منہضت جناب سرور کو نین جابب ذی قرد و کیفیت جرأت حضرت  
سلمہ و سر یہ عکاشہ و محمد بن سلمہ و عبیدہ

جو ہے غر۔ وہ ذی قرد او سکایان  
کہ اک روز سلمہ بن اکوع صبح  
کسی کام کو نکلے توڑی سی دور  
کہ بیٹا عیینہ فزاری کا تھا  
وہین آیا تے ساتھ کچھ اور ہی  
بکر لپین اور اونکے جو چرواہی تے  
کہ ماح دلاور کو جھٹ را ہوار  
ابھی جاؤ حضرت سے جا کر کہو  
اور اک ٹیلہ پر جلد خود چڑھ گئے  
یہ وہ لفظ ہے جس سے اہل عرب  
بھراون کافر و نکالتاقب کیا  
جو فارس یہ چہتا کہ مارون انہین  
لگاتے تے تیرا اسکے پہر تاتھا وہ  
دیا چوڑا اونٹون کو اور نیلکے جان  
ہکال اونٹون کو سوئے طیبہ دیا

یون کرتا ہے راوی شیرین زبان  
غلام جہاندار نامی ر ماح  
تو بس عبد الرحمن صاحب فتور  
بہت آپ کو تھا جری جاتا  
جو تھین اونٹنوں بشیر دار آپ کی  
کیا قتل اونہین اونکو لیکر چلے  
دیا سلمہ نے اور کہا تم تو یار  
یہ پیش آیا تدبیر کچھ اسکی ہو  
صباحاہ چلا کے کہنے لگے  
بلا تے تے لوگون کو وقت تعب  
جسے حبا ملایا تو نیزہ جھڑا  
تو ہو کر شجر کی وہین آڑ میں  
یہاں تک کہ عاجز ہوئے زشت خو  
گئے بہاگ کم بخت نکبت نشان  
بھراون کافرون کا تعاقب کیا

وہ لفظ ہے جس سے  
عرب سختی کے  
وقت میں  
استغاثہ اچھا  
کہتے تے کہ جو  
سنے و دکانہ

زبے شیر اسلام گرد نیی  
 حلال اور سلوت تہو رہم  
 لگے پھینکنے نیرے اور چادرین  
 تو مہلت ملے اور ہم ہون دوان  
 چپا آیا اونکی مدد کے لئے  
 کہا اور کس کیا حال ہے یہ کہو  
 بریشان ہن کجہ بن آنا نہیں  
 غضب کا بننا ہے دیکھو تو  
 تھے کجہ لوگ ہی اونکی جانب تھکے  
 سواران اسبان مصر عنان  
 اور اون سب کے آگے تھے اخرم لہر  
 سمجھتے تھے جو قس کفسا کو  
 تھے مقدادونکے عقب میں روان  
 تو بہا گئے اور اخرم نے چپا کیا  
 کہ شیر و سوار اور ہی آتے ہیں  
 کہا اگر خنداؤنبی پرست تھے  
 تھے عاقبت کی خبر کیا نہیں

بہادر ہو دیکھتے ہو تا مرد ہی  
 ذرا انہیں تھے اور زیر قدم  
 کہ شاید شیرین اور اٹا جو لین  
 کہ ناگہ عینہ فزاری دھان  
 لکھا ہے کہ کچھ لوگ ساتھ آسکے تھے  
 کہا اس اکیلے سے ہم لوگ تو  
 دلاور ہے ایسا کہ دیکھا نہیں  
 کہا اک دفعہ اس پر غصہ کر ڈ  
 کہ ناگہ گردان حق آگئے  
 اور آتے تھے کوند تے برق سان  
 عقب اونکے تھے یو قتادہ وہ شیر  
 کہا اک کہیل ہے یہ دلیر دن کا تو  
 جو اعدائے دیکھا وہ نہیں ناگمان  
 وہیں روکا سلمہ نے اور یہ کہا  
 تو جی طسرح ہم انہیں باہین  
 ہے ایمان نہ رک اس سے ہر گز مجھے  
 شراوت کو کیا تو نے جانا نہیں

نہ کر منع فرمایا اب تو مجھے  
 دیا چوڑا سلمہ نے اونکو وہیں  
 لگی ہونے دونوں یوں کارزار  
 کیا ایک وار عبد الرحمن پر  
 کیا اوس نے نیزہ سے انکو شہید  
 کہ ہو بچے وہیں بوقتا وہ ہی بس  
 لگا اونکے ہی زخم نیزہ کا دہان  
 گرا اور جہنم کو سیدھا گیا  
 گئے ہر تعاقب میں اونکے یہ شیر  
 ہے اک چشمہ ذی قزو ہے جبکانام  
 گرد ہاک انکی اونہیں ایسی تھی  
 نہ ٹھیرے عقب میں تھے یہ شیر  
 جو ہیں رات کا دور دورا ہوا  
 تھے اوس چشمہ پر شاہ دنیا و دین  
 اوسے یہ خدتمین حاضر ہوئے  
 جوتے شیر کش سلمہ کیہ جوان  
 مجھے حکم ہو سو جوانوں کو نون

مجھے جانے دے مان لے مان لے  
 ہوئے عبد الرحمن سے سرگرم کین  
 تھے حیران و ششدر دلا در سوا  
 ہوا سخت زخمی وہ تیر گہر  
 گئے قرب حق میں یہ مرد سعید  
 وہ نیزہ لئے تھا ہی تھی ہوس  
 انہوں نے لگایا تو وہ نیم حبان  
 کہا دشت دور نے کہ صدر حبا  
 گئے گھاٹی میں وہ سگ نادیر  
 گئے ٹھیراوس پر پہنچ کر تمام  
 ہوئے وہ نہ سیراب پانی سے ہی  
 کہ مغرب میں جا کر چہا مرغ زر  
 تو پلٹے یہ شیران مردم گزا  
 جلو میں لئے پانسو مونسین  
 ہوئے خوش سلام اور دیدار سے  
 لگے کہنے یا سرور ہر سلمان  
 کہ سب چیدہ چیدہ ہوں جو یا بخون

تو اک دشمن حق کو چوڑوں نہ مین  
 فرمایا کیا تو کرے گا یہی  
 کہ جس نے پیغمبر کیا آپ کو  
 یہ سنکر جناب معلے ہنسنے  
 کہ ایہ جو قدرت تجھے حق نے دی  
 عکاشہ وہ محسن کے بیٹے جو تھے  
 اسد والوں چرباؤ اونکو دباؤ  
 روانہ ہوئے وہ لحد کروں  
 تو گریہ چوڑا فرادی ہوئے  
 محمد بن سلمہ ان کے بعد  
 بنی ثعلبہ پر حکم حضور  
 اودھر سے ہوئے جمع سو آدمی  
 جو حملہ اونہوں نے کیا ایک بار  
 بقرب تو ناخدا چلے گئے  
 ہوا اک مسلمان کا اونیر گذر  
 اوٹھا کہ دینہ مین لایا کسا  
 ہوا حکم حضرت عبیدہ کو یون

کہ عاجز خدا قتل سے ہوں نہ مین  
 کہا ان قسم ہے اوس اللہ کی  
 تمنا ہے میری اجازت ہی ہو  
 کہ دندان انور دکھائی دے  
 ہے نرمی پہلی چاہئے بس یہی  
 یہ ناقدہ ہوا حکم اونکے لئے  
 چلے پر خوشی اور عزت سے آؤ  
 اونہوں نے شافوچ آئی اودھر  
 غنیمت یہ سمجھے بچے قتل سے  
 لئے اپنے ہمراہ دس مرد مسدد  
 گئے شب کو پہونچے بسور و سرور  
 ہوئے کار گزیر و شمشیر ہی  
 تو اک دم سے یہ سب کے سب مروکا  
 مگر تھے محمد ہی زخمی پڑے  
 تو اس حال مین وہ اونہیں دیکھ کر  
 یہ مین زخمی تیغ عشق خدا  
 کہ تم جاؤ اور کرو اونکو زبون

کے ادائے ہمراہ چالیس مرد ولیکن نہ آیا مقابل کوئی تو یہ خوب ادھین لوٹ اور مار کے	کہ دیکھے ہوئے تھے وہ سب گرم سوز گئے چھوڑ گئے سب بار بالکل سہی خوشی سے مدینہ میں حاضر ہوئے
---	---

### سریہ حضرت زید بن حارثہ

لکھا ہے کہ پھر زید بن حارثہ گئے ادبہ تھے جو کہ ابن سلیم چلے آئے پھر لوٹ اور مار کر مضروب پھر آئی خبر چلے جاتے ہیں اور بے مال ہی بھا اور جو انان دین کو لئے لیا لوٹ سب ادھکا مال مثال چلے آئے جون آئے باد ہمار ادھنی میں ابوالعاص بھی آئے تھے جو تہین حضرت زینب با وفا ادھنون نے کیا جسم ابوالعاص بچ امان انکو دینے تھے تو دیدی امان	معاہدہ اک جماعت کے اے مرد منظر ہوئے وہاں یہ مرد کریم ہوئے خوش مسلمان فرخندہ فر قریشی معاہدہ قافلہ تیز تر ہوا زید کو حکم جائیں ابھی گئے شیر زحمت و جاہ سے ادھین قید بھی کر کے وہ خوش رہا ہوئے شاد سب عاشق کر دگار جنہین یہ دلاور پکڑ لائے تھے کہ تہین بنت حضرت رسول خدا سفا رش یہ کی یا شہ دادگر زہے رحمت سرور دو جہان
--	--

### سریہ حضرت عبید الرحمن

لکھا ہے کہ پھر حیدر جن کو دیا حکم جاؤ بنی کلب پر گئے اونہ اور بعضے لوگ اونہیں سے کیا بعضوں نے جزیہ دینا قبول	جو فرزند تھے عوف کے نیک خو تو ہمارا لیکر یہ شیران نر سلمان ہوئے ہاگ اور نیکے کیکے خوشی سے پلٹ آئے پھر یہ فحول
---	--

### سریہ حضرت ولایت پناہ عتہ

خبر آ کے پھر مخبروں نے یہ دی ہیں شوش پہ کرتے ہیں اشک تیار جسم ہو کے طیبہ پہ حملہ کریں تو شیر خدا حضرت مرتضیٰ ہوئے اونہ عزام حکم حضور گئے ہاگ یکسر صفار و کبار	بنی سعد بھی اور بنی بکر بھی کہ خیبر کے موسائیوں نے ہون یار کریں جنگ و قتل اور پھر لوٹ لیں لئے سو جوانان صاحب ولا ہو چکے رو یا یا بسور و سرور غنیمت ملی انکو وہاں بے شمار
--	---

### سریہ حضرت زید بن حارثہ رضی

لکھا ہے کہ پھر یہ ہوا واقعہ جو مال تجارت لئے جاتے تھے بکثرت تھے وہ اور یہ لوگ کم تو وادی القریٰ سے پلٹ آئے یہاں وئے زید کو چیدہ چیدہ جوان	کہ زید جوان مرو بن حارثہ تو گھیرا اونہیں آ کے کفار نے کہا یہ مناسب ہے ٹھہریں نہ ہم کیا سب حضور رسالت بیان کہ تھا اونہیں ہر اک دلیر چہان
---	---



ہوا کم سر کو بی اون کی کرو	روانہ ہوئے جلد یہ جنگ جو
پہونچ کر وہاں قتل اونکو کیا	پکڑا ہل واو لاد کو بھی لیا
نہ چوڑا اوسے جسکو پایا وہاں	بخوبی ہوئے شادا اور کامران

تشریف لیجا تا حضرت شاہنشاہ رسالت نبوت کا بجمع حج  
اور روکنا کفار کا اور واقع ہونا بیعت الرضوان اور صلح حدیبیہ

لکھا ہے مہینہ تھا ذی قعد کا	وہ ہجرت سے سرور کے سن تھا چٹا
یہ رویا میں سرور نے دیکھا کہ ہم	صحابہ کو لیکر بفر چشم
گئے مکہ میں اور عمرہ کیا	کلیں در کعبہ کو لیلیا
یہ لکھ کر صحابہ سے وقت سحر	کیا سمت مکہ کے عزم سفر
جو کچھ چاہیے تھا مہیا ہوا	پئے ننخرا و ننون کو ہمرہ لیا
ہے مشہور جو ذوالحلیفہ مقام	جو پہونچے وہاں با ہزار احتشام
تو احرام باندھا وہین آپ نے	جو اصحاب جا نماز ہمارہ تھے
کہ تھے پندرہ سوز روئے شمار	ہوا مکہ والون کو بس اضطرا
تو خالد کو اور عکرمہ کو وہین	وئے دو سوا سوار جو یائے کین
برسم طلایہ روانہ کیا	اونون نے جو نلدج پہ ویرا کیا
تو نگر گمہ اوسکو ہی دیکر قرار	وہین پر گئے ٹھہر نگہبست و تار
جناب نبیؐ نے سنا جب اسے	کیا مشورہ اپنے اصحابؓ سے

یہ فرمایا جو تو مین اون سے ملین  
 تو ہم اہل پراونکے حملہ کرین  
 قریشون کو ہم لوگ پہرے قصور  
 تو حضرت ابوبکر نے یہ کہتا  
 بعزم زیارت مین تشریف لائے  
 مگر ان جو کفار روکین مہین  
 یہ سنکر ہوئے شاداوریون کہا  
 ہوئے اونکی دہنی طرف سے روان  
 پہنچ اونکے سر پر گئے جب سنا  
 شنیہ فرار کہ جو ہے اک مقام  
 تو قصوے وہن بیٹھ فوراً گئی  
 حدیبیہ کی سمت وہان سے پڑے  
 قریشون سے پھر گفتگو صلح کی  
 یہ فرمایا عثمان غنی سے کہ جاؤ  
 کو ہم پئے جنگ آئے نہیں  
 ہم آئے ہیں مشتاق ہیں کعبہ کے  
 کہ اچھی طرح ہم زیارت کرین

اور اونکی احانت کو شامی ہو مین  
 عجب کیا قریشون کو وہ چہرہ دین  
 سمجھ لینگے اچھی طرح سے ضرور  
 کہ یا مقتدا سید اسرورا  
 رہے عرم وہ ہی بدل کیونکہ جائے  
 تو لائق ہے بہکو چسپا ہن کرین  
 کہ جلد وہاں سے بعون خدا  
 وہ تھے بے خبر اور یہ ناگمان  
 پریشان ہوئے کچھ نہ کرتے بنا  
 جو پہونچے وہاں شاہ ذی اجتنام  
 یہ فرمایا یہ ہے بحکم قوی  
 اوسی جا پہ لشکر کے ڈیرے ہوئے  
 ذریعہ سفارت کے ہونے لگی  
 رہ رہ است پراونکو سمجھا کے لاؤ  
 نہیں ہم تو جیائے پیکار و کین  
 کرو خالی تم تین دن کے لئے  
 مدینہ کو جائین تم سے لڑین

نبیل اور ن کا آیا محتسب عیسا ہوا  
 نہوں گز قریش سے جو اے کین  
 سبب یہ کہ ہم اور وٹسے کر کے جنگ  
 اطاعت ہماری کرینگے ضرور  
 جو اوٹکا ہے بر آئے گا خود بخود  
 لڑائی بہر کیف اچھپی نہیں  
 تو حضرت غنی جلد او نہیں گئے  
 وہ منکر ہوئے یوں کہا صاف منہ  
 کہا میں بغیر جناب نبی  
 ہوئے اس سے ناخوش وہ سبے حیا  
 کہ عثمان غنی کو شہادت ملی  
 اوسی جا پہ تھا اک شجر سایہ دار  
 گئے بیٹھ بیعت لی اس بات پر  
 تو مر جائینگے منھ نہ موڑیں گے ہم  
 تھے جتنے وہ جانبا زو شیدائے رب  
 خدا ہی حبدا و نہیں تھا اے خلی  
 ہوا بیعت الرضوان اسکا ہی نام  
 ہے قرآن میں حق نے سراہا او نہیں

۴ اطاعت کریں گے تو یہ ہوگا بہلاؤ و گمراہیوں میں غلبہ و تسلط ہوگا

او سے بھی یہ سرور نے مجھادیا  
 تو بہتر ہے اونکے لیے بالیقین  
 کریں اونکو مغلوب تو ہو کے تنگ  
 قریشی بھی اسوقت پہرے تصور  
 یہ سمجھیں کہ مطلب ملا خود بخود  
 اگر کچھ سمجھ ہے تو کریں یقین  
 نہ کی دیر محبوب رحمن تے  
 کہ تمکو اجازت ہے ہر طواف  
 کروں کیسے مجھ سے نہو بھی کہہی  
 کسی نے یہ حضرت سے جا کر کہا  
 ہوئے اس سے غمگین حضرتؐ نبی  
 اوسیکے تلے سرور بڑی وقار  
 قریشوں سے ہو جنگ و پیکار اگر  
 ٹہیں گے نہ پیچھے کہی اک قدم  
 مشرف بہر بیت ہوئے سب کے ب  
 قتانی الولا خدا سے سیہی  
 ہوا اون سے راضی خدائے نام  
 کہ بیشک کیا سب سے راضی ہمیں

نہ حاضر تھے لیکن جو عثمان غنی  
 یہیں بر کر کہا اپنا دست بدار  
 یہ ہے ہاتھ گویا کہ عثمان کا  
 ڈرے صلح پر استعداد ہو گئے  
 پھر ہن چار شرطیں جو لکھی گئیں  
 پلٹا ابوہریرہ ان سے مدینہ کو جاننا  
 یہ عمرہ قضا آپ جب ہی کریں  
 نکالیں نہ تلوار بھی میان سے  
 دویم یہ کہ ہونے نہ پائے جدال  
 سویم یہ قریشی جو اسلام لائے  
 تو زہار آپ ادا کروانے نہ دین  
 مسلمان جو مرتد ہو اور آئے یہاں  
 چارم یہ دس سال کے واسطے  
 لکھا ہے کہ کاتب تھے حضرت بنی علی  
 نہ بسم اللہ لکھئے کہ ہم لوگ تو  
 پس اب اللہ ہی لکھے فقط  
 کہ اچھا علیؑ تم تو لکھ دو یوں ہیں

تو حضرت نے خود اونکی جانب سے کی  
 کہا پھر کہ یا میرے پرور و گار  
 لکھا ہے جو کفار نے یہ سنا  
 سہیل آیا کفار کی سمت سے  
 ہے اول تو یہ شرط کچھ شک نہیں  
 اور آئندہ سال آپ تشریف لائیں  
 رہیں تین دن ہی فقط مکہ میں  
 کہ ہم سے مسلمان نہ کوئی لڑے  
 نہ ہم حدود سے بھی ہو ہرگز قتال  
 مدینہ میں وہ آپ کے پاس جائے  
 نہ ہوں آپ حامی نہ ادا سکور کہیں  
 ملا کر کہیں اپنے ہم درمیان  
 ہوئی صلح اسکی رعایت ہے  
 لگاؤن سے کہنے سہیل غیبی  
 نہ حبائین حیم اور حشون کو  
 تو ارشاد شدہ ہے کیا اس منط  
 پرایا جو نام رسول امین

جو لفظ رسول اللہ صحت لکھ دیا  
 محمد بن عبد اللہ لکھ دیجئے  
 نہ عید جنگ و پیکار ہوتی کہی  
 خدا جانتا ہے کہ میں ہوں رسول  
 مٹاؤں میں ہرگز نہ اس وصف کو  
 تو خود آپ نے اون سے وہ لیلیا  
 یہ فرمایا اون سے سنو اے علیؑ  
 لکھا ہے معاویہ اور آپ جب  
 اور اک صلح نامہ بھی لکھا گیا  
 اونہوں نے کہا ہم سمجھتے اگر  
 تو اس وقت پر یاد کر کے اسے  
 یہ فرمایا ان بن ابی طالب ہی  
 یہ تھا منصب شیر رب العلی  
 شجاعت و لایستہ او نہر تمام  
 وہ ہیں سرور اولیا اصفیا  
 زہے عز و شان علیؑ ولی  
 علی سرور دو جہان بالیقین

تو وہ دیکھ کر اسکو کہنے لگا  
 رسول آپ کو ہم اگر مانتے  
 کہا آپ نے خیر لکھ دیوی  
 کہا شیر حق نے یہ ہو کر ملول  
 مٹاؤں میں کیسے یہ مجھ سے ہو  
 مٹا کر بن عبد اللہ ہی لکھ دیا  
 کہ پیش آئی گاتم کو بھی ایسا ہی  
 ہوئے صلح جو بعد شور و غلب  
 علیؑ سرور مومنان تھا لکھا  
 امیر آپ کو کرتے کیون شور و شر  
 کہ حضرت رسالت یہ فرماتے تھے  
 لکھو ہے ہماری بھی یہ ہی خوشی  
 زہے شان حیدر زہے مرتبہ  
 خلافت کے بھی ہیں وہی لاکلام  
 وہ ہیں عاشق زار رب العلی  
 فتانی الولا و خدا و نبیؑ  
 حبیب حبیب جہان آفرین

خدا کی رضا و نہ پر ہو پیکر  
 عرض صلحت اس پر جو لکھا گیا  
 یہ شرطیں پورے دیکھتے ہی ملول  
 رضا مند ہیں آپ ان شرط پر  
 حورند ہو پہر ہے وہ کس کام کا  
 خدا آپ اور سکامہ و گار ہے  
 کہ آیا ابو جندل ابن سہیل  
 شرف باسلام جب ہو چکا  
 سلسل ہی آیا وہ نیکو سیر  
 جو کچھ عہد سمجھنے کیا سوکا  
 مسلمانوں نے وہ ہیں قربانی کی  
 وہیں سورتین ایسی حاضر ہوئیں  
 حضور جنسور آئیں تھیں اسلئے  
 یہ چاہا جو ہم کر چکے عہد ہیں  
 تو جبریل نے آگے یہ عرض کی +  
 نہ وہاں بھیجی شاہ ذی احتشام  
 کہا عالموں نے ہے اس طرح پر

وہ ہیں سرور و رہ نمائے اعم  
 تو حضرت عمر اور ارون کے سوا  
 کہا اسے خدا کے حبیب و رسول  
 تبسم کیا اور کہا اسے عمر رض  
 اور اسلام سے جو شرف ہوا  
 اور سبکی مدد مسکد رکھا رہے  
 ہو اسمت اسلام تھا اور سکویل  
 تو اور سکویل پر نے مسلسل کیا  
 یہ فرمایا اوس سے کہ تو صبر کر  
 اب اوس عہد کا توڑنا ہے برا  
 حلق بھی کیا اور کیا قصر بھی  
 کہ اسلام وہ شوق سے لائی تھیں  
 ہدین ساتھ طیبہ کو لے جا بیٹھے  
 اوسی موجب ان بگو واپس کریں  
 مسلمان یہ ہو چکے ہیں سبھی  
 کہ یہ کافرو پر ہیں بالکل حرام  
 تھی یہ صلح قائم مقام ظفر

کہ اس سے متعلق بہت ہی ہوئے	بکثرت مسلمان کی ہوئے
جو طیبہ میں تشریف لائے حضور	ہوا حاصل اون سب کو سورا و سورا

کیفیت عجیب و غریب شجاعت ابو بصیرؓ عنہ کی اور شکستہ ہونا صلح حدیبیہ کا

مسلمان ہوئے مکہ میں ابو بصیرؓ	یہ تھے جنگ جو اور نہایت دلیر
نہ کفار کے ڈر سے پھیرے وہاں	میرے کی جانب ہوئے محبت روان
جناب مقدس میں حاضر ہوئے	وہیں مطمئن تاکہ آرام سے
دو کا فربھی آئے کہ اونکو لے آئیں	حوالہ کیا اونکے منہ سے کہ جائیں
ہوئے ابو بصیرؓ اون کے ہمراہ روان	سنو راستی کا یہ طرفہ بیان
اونہوں نے کہا اس طرح ایک سے	تری تیغ اچھی ہے دکلا ب مجھے
کہا کام اس سے لئے ہیں بہت	عدو اس سے کشتہ کئے ہیں بہت
کہنا دیکھوں اوس فیجودی تو وہیں	لگائی او سے پر گرا وہ لمبین
جو ہمراہ تھا ہاگ کر و سیاہ	پلٹ آیا طیبہ میں بھر پناہ
جو مسجد میں آیا حضور نبی	عقب میں تھے وہ ہی دلا و جری
یہ فرمایا حضرتؐ نے سنکر اسے	لڑائی کا پھر کانے والا ہے یہ
سعیت میں اسکی ہو گرد و سرا	تو پھر دیکھ لینا کہ کرتا ہے کیا
سمجھ کر وہ ایسا شہنشاہ کا	گئے موقع عیص میں تیرپا
گئے ٹھہرا وہیں جو یہ جنگ جو	تو مکہ میں ہوتا مسلمان جو

<p>ہوئے جمع یوں ہیں بہت کاروان          لگے لوٹے اونکو خود سر پہ تھے          نہ کچھ بن پڑی گر چہ تہہ ہیر کی          کہ یار و پڑی اب یہ کیسی بلا          ہم اس شرط سے باز آئے سہی          کہ سر سے ہمارے ٹلے یہ بلا          اچھا کام جو تھا وہ نکلا تمام          نئے جو سلمان تھے سب آگے</p>	<p>وہ کفار سے چھپ کے آئیں ان          قریشوں کو جاتے تھے چوٹا فٹہ          یہ ہیبت ہوئی راہ گو یاڑ کی          تشریف نہیں اک پڑ گیا محکمہ          ابوسفیان نے آ کے یہ عرض کی          براے خدا دن کو یہ بچے بلا          رہا عہد کو بھی بخوبی قیام          یہ اللہ نے کی مدد غیب سے</p>
---	---

<p>اجرا کے فرامین دعوت اسلام ہنسا م سلاطین ائمہ زمین          کہ ہیں جتنے شاہان فرمان روا          کہ ہوں وہ مطیع خداے انا م          کہ دنیا دین ہیں سلاست دین          ملے دو دست دینی و دنیوی          فرامین لکھے گئے بس دین          کہ اس جا پہ مرقوم کرتا ہوں دین          جو مومن ہوئے ہا ہزار عسجد جا          صیاب سے لڑ کر گیا بہاگ جو</p>	<p>لکھا ہے خیال آپ کو یہ ہوا          فرامین اب بھیجئے انکے نام          کہین ترک شرک اور موحیدین          مقرر ہوں جاہی رسالت کے بھی          بفرمان سلطان دنیا و دین          سنو یہ سلاطین کے نام ہیں          ہیں اول نجاشی و حبشہ کے شاہ          دویم قیس سردم ہر قل ہے وہ</p>
---	--



سویم ہے وہ پرویز ایران کا شاہ  
موقوفش پھر سکتا رہے کا شاہ  
چھٹا وہ یمامہ کا فرمان روا  
جو حبشہ میں فرمان صادر ہوا  
اور آئے فوراً وہ اور نگ سے  
وئے ہوئے اور آنکھوں پر رکھ لیا  
ہوئے پھر شہادت سے یوں ترز پانا  
جناب محمد بن اوس کے رسول  
جواب اسکا لکھا یہ با صدا داب  
محبت رسالت میں پہلے سے تھا  
اور اب ہو چکا میں مسلمان بجا  
مشرقِ حضوری سے ہو عنقریب  
جو قیصر کو فرمان نامی ملا  
کہ اس قوم سے اپنے دیکھو ڈرو  
دلائل رسالت کی تصدیق پر  
نہ سمجھے نہ سمجھے ذرا  
سبھی ایک دن دیکھو چٹاؤ گے

ہوا نجات و جاد سے جوتباہ  
ہے حادث و مشقی بھی صاحب کلاہ  
کہ نام اوسکا ہو وہ ہے اے با وفا  
ادب سے نجاشی نے سر پر رکھا  
با و اب پھر فرشتے پر بیٹھ کے  
جو احکام لکھے تھے اونکو سنا  
ہے اللہ واحد نہیں کچھ گمان  
کیا دین اسلام میں نے قبول  
جو ارشاد حضرت ہے وہ سچ ہے سب  
کہ جعفر کو میں نے خوشی سے رکھا  
پسر کو میں کرتا ہوں اپنے روان  
جو ہو حکم حاضر ہوں خود اے حبیب  
بہت ادب سے تعظیم کی بر ملا  
مسلمان ہو اب مسلمان ہو  
سنائے بہت پر وہ تھے کور و کر  
کہ اگر نہ مانو گے ہو گا برا  
سوائے ندامت نہ کچھ پاؤ گے

اور اسلام قیصرین ہے اختلاف  
نمایت ادبے مقوش نے بھی  
باداب و تسلیم لکھا جواب  
جو حارث نے فرمان عالی سنا  
زمین پر دیا پیدنگ پر بخت تے  
کہا کون لے سکتا ہے ملک کو  
درستی کرو فوج کی جلد اب  
سنا جو ہن قیصر نے اس عزم کو  
جو ہودہ نے فرمان عالی سنا  
کہا قوم میں ہوں میں شاعر خطیب  
شریک آپ اپنا بھے ہی کرین  
جو پرویز دارا لے ایران تھا  
تو اس نے یہ دیکھا میرے نام سے  
وہ دیوانہ کتا سا بالکل ہوا  
ہم کا گورنر تھا باذان اد سے  
نکلے ہین پر چیونٹی کے جہان  
کہان وہ حسین اور گبر و لیل

چو لکھا ہے میں نے لکھا صاف صاف  
لیا اور نہایت ہی تعظیم کی  
روا نہ کیا یہ پیش جناب  
تو بکٹنے لگا ہو کے دیوانہ سا  
ٹو پیا اد سے تاج اور تخت نے  
دیا حکم اس نے کہ جو ہو سو ہو  
چڑھائی کروں میں ہلکے ہلکے  
کہا ہاں خبردار ایسا ہو  
بہت آپ کے وصف کرنے لگا  
عطا ملک میں ہونے ہی نصیب  
قبول آپ یہ عرض میری کرین  
وہ فرمان جو ہو غیاث شاہ کا  
ہے نام محمد لکھا پھلے ہے  
کیا چاک اور ہو نکلے لگ گیا  
لکھا آپ کو تو حیاں ہی ہیرے  
تو وہ نامراد دے دیتے ہی جان  
کہان شان محبوب رب جلیل

غلام اور نئے عالم پہ فرمان روا  
 جو باذان کو یہ حکم خسرو ملا  
 کہ تم جاؤ اب حکم سے شاہ کے  
 ملے اور بھیہ باجر اسب کہا  
 ہوئے شکے سرور اور شادمان  
 لگے کہنے خسرو زبردست ہے  
 مسلمانوں پر تاکہ جب کہ کرے  
 عرض وہاں سے آئے مدینہ میں وہ  
 کہا شاہ نے ہے بلایا حضور  
 تو باذان سفارش کرے آپ کی  
 نہیں تو ہو یہ قوم ساری تباہ  
 کہ وہ نامہ سنکر جناب نبی  
 تو دونوں نے یوں ڈرتے ڈرتے کہا  
 تو نامہ کا ہم کو عطا ہو جو اب  
 یہ فرمایا کل آؤ اور وہ اوسٹھے  
 تو اک دوسرے سے یہ کہنے لگا  
 نکل جاتی یہ بیت سے جان ہی مری

وہ الفقیر فخری کہیں مرحبا  
 تو باذان یہ اور خرخرہ سے کہا  
 یہ طائف میں اگر ا یوسفیان سے  
 تو وہ اور کفار اد کے سوا  
 لگایا او بہار ا بھی اونکو وہاں  
 وہ بیہے گا اب فوج کو تیز پے  
 اور اونکو داس حال پر رہنے دے  
 کیا پیش باذان کے نامہ کو  
 ہوں تشریف فرما بسور و سرور  
 ضرور آپ سے خوش ہو پر و تیر ہی  
 یہ کتا ہے راوی صداقت پناہ  
 ہنسے اور انہیں دعوت دین کی  
 نہو عزم جانے کو گرا آپ کا  
 چلے جائیں تالوٹ کریم شتاب  
 جو آئے حضور شہنشاہ سے  
 ٹھہرتا جو میں اور بھی وہاں ذرا  
 یہ شوکت یہ عظمت نہ دیکھی کبھی

تو دہ جب فرمان سلطان دین  
 لکھا ہے یہ ارشاد اونکو ہوا  
 ہے ایسا ہمارا خداوند پاک  
 ہوا جانشین اوسکے اوسکا پسر  
 اگر تو شرف ہوا سلام سے  
 کر بند پہر خرخرہ کو دیا  
 کسی شاہ نے یہ بھیجا تھا وہ  
 جو ہمہ خرخرہ پر عنایت ہوئی  
 مرض ہوئے اور پونچھ کر وہاں  
 کہا اوس نے گر سچ ہے اونکا کہا  
 کہ سچے پیمبر ہیں وہ بیگان  
 اوسیدن وہاں نامہ شرو یہ  
 کہ پرویز بد عقل و سفاک تھا  
 ہیں اب مالک تاج و اورنگ ہم  
 تو اب اوسکی تعمیل حیرت گزشتہ  
 نہ اوس سے حرا ہم تو ہونا ذرا  
 کہ محبوب ہے اک خدا لئے برین

معجزہ

جو آئے حضور جہان بان دین  
 کہ جا کر یہ باذان کو دوسنا  
 کیا رات خسرو کو اوس نے ہلاک  
 ہوا سلام جاری وہاں جلد تر  
 حکومت پہ یونہی بچے رکھیں گے  
 یہ کتاب ہے راوی کہ زمین تھا  
 نہایت نفیس اور اعلیٰ تھا وہ  
 وہ لیکر معزز ہوا اور خوشی  
 جو گزرا تھا اوس سے کیا سب بیان  
 تو بے شک مسلمان میں ہوا ونگا  
 مسلمان میں ہوں سب کے پہلے بیان  
 دین سے باذان کو مسادر ہوا  
 اوسے مار کر تخت پہننے لیا  
 ہوا تھا جو فرمان نجب کو رقم  
 بنی عرب ہیں مدینہ میں جو  
 یہ سنتے ہی باذان نے کلمہ پڑھا  
 محمد ہیں بے شک رسول امین

چمکے کفر سے اہل ایمان ہونے	جو وہان فارسی تھے مسلمان ہوئے
لقب خرخرہ کا ہے ذوالفخر	یہ رکت تھی اوس پٹکے کی بر ملا
زہے شان محبوب رب فلک	وہ ہے اوسکی اولاد میں آج تک

تسخیر و بیگانی یہودیوں و انہما شجاعت و کرامت حضرت حمید و صدقہ و غنہ علیہ السلام

کہ ہود مہدم عیش و عشرت ہوا	جہلمکٹا ہوا جام دے ساقیا
حزین اور میں داسے ہے ستم	سلا دون یہ افسانہ درد و غم
یہ کتا ہے راوی صادق زبان	لکھن فسخ خیبر کی اب داستان
شہنشاہ کو یہ توجہ ہوئی	کہ ہر سب ارشاد رب قوی
نکل جائیں کچھ ہونہ ان کو نمود	کہ خیبر بھی مفتوح ہوتا یہود
مکر میں عداوت پہ باندھے ہوئے	بل یہ مخالف ہیں اسلام کے
سہلائی کی لبوان میں ہرگز نہیں	نہیں چاہتے یہ ترقی دین
کہ تھے آزمودہ و لو خواستہ	کیا خوب اک شکر آراستہ
سمجھتا تھا رو باہ ہو گر چہ شیر	دلیروں سے بڑھ کر تھا ہر اک دلیر
اولٹ دے ہزاروں کی اک ایک صفت	خدا کے بے سب کے سب سر بکف
فدا حق پہ ہر ایک کی جان پاک	ہر اک عاشق خاص یزدان پاک
تھی ہمراہ اک اک کے حق کی کماک	بصورت سب انسان پر رشک ملک
ملائے نظر اون سے طاقت کسے	وہ تہذیب میں چودہ سو ہوتے تھے

عکاشہ وہ محسن کی آنکھوں کے نور  
 جناب عمر فرسرو بہمت  
 لیاراوی نے نام اونکا نہیں  
 خیر اہل خیر کو دی اوس نے نب  
 کہ قلعوں سے باہر نکلا کر ڈو  
 جو ہے قوم غطفان اورا ونگے سوا  
 تو درخواست کی اہل غطفان سے  
 اونہیں فوج اسلام کا تھا یہ ڈر  
 ہلے بھی نہ اپنے مکانوں سے وہ  
 جناب رسالت بعد عز و شان  
 یہ تھا جاہد اقبال اور کروفر  
 چلے آپ طیبہ سے اوس راستے  
 رہا فوج سے فرق اونہیں اس قدر  
 ہوئے آپ خیر پر رونق فنا  
 جو خبابؓ منذر تھے عالی مقام  
 تو اونکا بن سلمہ کا بھی یون  
 مناسب یہ ہے ہو مقام و جج

ہر اہل ہوئے باہر از ان سرور  
 ہوئے اور جوتے افسر میسرہ  
 جو ابن کبے تھا منافق لعین  
 کہا یہ ہی تمکو مناسب ہے اب  
 نہ مایوس ہوستقل تو رہو  
 تمہارے معین ہوں دم معرکہ  
 کہ آؤ ہمارے مدد کے لئے  
 کہ ایسا نہو ہمہ ہوں حملہ گر  
 کہ خائف تھے خود اپنی جانوں سے وہ  
 ہوئے طیبہ سے لیکے لشکر روان  
 جلوہ میں تھے اک اک کے فتح و ظفر  
 قبیلے جوتے قوم غطفان کے  
 کہ شب بسکے ہو چنے دامن تک بشر  
 علمہاے لشکر ہوئے چرخ سا  
 یہ تھی فکر اونکو کہاں ہوں خیام  
 ہوا مشورہ خیمہ گاہ قشون  
 یہ وہ تھے کہ تھے انکے رہتے رفیع

ہوا ان کا منتظر عیسٰی مشورہ  
 ہوئی ابتدا جنگ و پیکار کی  
 کہ قلعوں سے باہر نکل کر ٹرین  
 بفضل خداوند موت و حیات  
 جو ہے صعب قلعہ ہوا و پر ہوئے  
 اگرچہ ہوا فتح وہ بھی مگر  
 نہ سامان رہا کچھ خور و نوش کا  
 دین بر عجب کم خدا نے قوی  
 کہ اسلام والے نہ کہا یا کرین  
 عرض فتح جب صعب بھی ہو چکا  
 قلعوں اور نکاح جو تیسرا قلعہ تھا  
 دلیری دلیر و نکی تھی یہ غضب  
 یہ کہتا تھا ہر اک چڑھوں کرخ پر  
 لڑائی بہت سخت تھی دن بدن  
 شہنشاہ کو نین جانِ جہان  
 کہ تھا نصف فرق مقدس میں درد  
 کیا حکم اک روز صلیب کو

وہی فوج کا ہو گیا خیمہ گدھ  
 کہان اہل خیبر میں جرات یہ تھی  
 رہے اپنے محصور سب قلعوں میں  
 ہوا پہلے مفتوح حصن قطعات  
 دلیہ ان اسلام کے مورچے  
 بہت دن گئے اوسکے اوپر گذر  
 ہوئے تنگدل اس سے مومن ذرا  
 ہوا منع لمحہ خسار خانگی  
 منع بھی ہوا منع بچتے رہیں  
 اور اسلام کا بول بالا ہوا  
 دئے مورچے اوس پہ فوراً لگا  
 کہ رٹتے تھے بڑے بڑے کے شیر عرب  
 ملک جس طرح قلعہ چرخ پر  
 عدو کو ہوا حبان بچا نا کٹھن  
 نہ خود مورچہ پرتے جاتے وہاں  
 تھا یکساں زمانہ کا وہاں گرم و سرد  
 کہ تم جا کے اب سور چون پر لڑو

تو صدیق اکبر جداقت پناہ  
 بڑے خود لڑے اور لڑایا وہاں  
 کئے حملہ ہائے دلیرانہ خوب  
 ہوئے ہر نہ اوس قلعہ پر کامیاب  
 ہوا دوسکون یہ حکم حضور  
 تو اوس روز غارتوں اعلیٰ مچ گئے  
 جمائیں حسنین اور اوہارا و نسیم  
 یہ حملہ کئے روز میں جمل گئی  
 کہ حیران تھے قدسی و انس و جان  
 لیکن نہ وہ ہی ہوئے فسخ مند  
 کہ مر حب جو کھا گرد نامی بڑا  
 لکھتا تو اسکی لڑائی تھی سخت  
 شجاعت بھی تھی اوس میں قوت بھی تھی  
 لگے کئے شب کو مشہد و دوسرا  
 کہ کراہے نیمہ فراہ ہے  
 نہ ہرگز شے جنگ پر جب تلے  
 ٹلے بال ہرچہ نہ میدان سے

گئے سوچو پیر پسران مشاد  
 بتائے فراز و نشیب جہان  
 لڑتے تھے موسائیوں کے قلوب  
 یلٹ آئے گوان نصرت رکاب  
 عمر تلخ جائیں لڑیں سبے قصور  
 مقابل میں کفار کے رم بگئے  
 بڑایا بڑایا لڑایا او نسیم  
 یہ بڑا ہڑہ کے لڑتے تھے غازی سہمی  
 تھے احسن کتے زمین و زمان  
 یہ کہتا ہے یہاں راوی از بندگان  
 شجاعت میں قوت میں مشہور تھا  
 کہ آہن ہی آہن تھا وہ تیر و نبٹ  
 تھا دانا سے جنگ اور بہت بھی تھی  
 نشان صبح اوسکو کرینگے عطا  
 کرنے قتل اعدا کو چپے پہ پہ  
 نہ چوڑے حد کو جد ہر پل پڑے  
 دم جنگ بیزار ہو جان سے



خدا و نبی کو وہ ہے چاہتا  
وہ ایسا دلاور ہے اور جنگ جو  
غرض رات کا دور دورا گیا  
خبر پڑھ کے نامی جو سردار تھے  
تھی ہر ایک کی یہ آرزو دلی  
مے آج مجھ کو نشان ظفر  
کہ فرمایا شبہ نے کہاں ہیں علیؑ  
کہ آنکھیں حضور اونکی تو دکھتی ہیں  
تو آگوع کے بیٹے جو تھے مسلہ  
سہراک حضرت علیؑ دلی  
اور آب دہان مبارک وہیں  
ہوا چہرہ وہ در دہی عمر بہر  
اور آیا ہے بعضی روایت میں یوں  
تو سردی و گرمی کو کہ اس سے دور  
تھے ایسے کہ اونکو اثر ہی نہ  
کہ سردی کا گرمی میں سارا لباس  
اسی طرح سردی میں گرمی کا بھی

اوسے چاہتے ہیں رسول و خدا  
کرے اب وہی فتح اس قلعہ کو  
اور آغاز صبح سعادت ہوا  
در دولت شد یہ حاضر ہوئے  
جسے شکوہ فرمایا میں ہوں وہی  
کروں فتح غالب ہوں میں قلعہ پر  
تو ادن جان نثاروں نے یہ عرض کی  
کہا جاوے اوہم تک اوتہیں  
ہے آئے انہیں جہلہ حاضر کیا  
لیا گو دین شدہ نے با صد خوشی  
لگایا جو آنکھوں پہ اچھپسی ہوئیں  
زہے شان والا ہے پیغا مہتر  
دعا آپنے کی کہ اے بیچگون  
جبھی سے وہ شیر خدا لے غیور  
نہ جاڑے کا ہوتا نہ گرمی کا کھٹا  
پہن لیتے ہوتا تھا جیسا لباس  
وہ فرماتے تھے زیب تن لے اخی

اتر دو نو کا کچھ نہوتا اونہین  
 عطا پھر ہوئی ذوالفقار اور زہ  
 چلا فوج لیکر وہ اللہ کا شیر  
 سراپا سراپا ہن آہنی  
 بڑی فوج پر بھی دم مسرکہ  
 قریب قریب آ کے گاڑا نشان  
 کہ ہے نام کیا اوس سے فوراً کہا  
 تو دیکھا بغور اور آواز سے  
 یہ بے فسح ہر گز پہرے کا نہیں  
 تو حارث کا بھائی لئے ایک فوج  
 کئے دو سلمان انہوں نے شہید  
 بڑا اور کیا طیش سے اوس پر دہا  
 کہ مر حب جو تھا نامور پہلوان  
 کہا راوی نے اوس کے نیزہ کا پھل  
 اٹھا ہی نہ سکتا اوس سے دوسرا  
 پڑ ہے اوس نے اشعار رجز یہ بھی  
 بڑا اور ان سے مقابل ہوا

خدا نے یہ تم افضل نجبہ اور نہیں  
 نشان فوج کا بھی کیا پھر عطا  
 حیلوین تھا ہر ایک ایسا دلیر  
 ہورستم کو بھی دیکر جان کنی  
 ہو غالب بفضل تو انا خدا  
 یہود اک لگا پوچھنے ان سے وہاں  
 علی بن ابی طالب با صفا  
 کہا بس خدا کی قسم ہے مجھے  
 کوئی زور اس پر چلے گا نہیں  
 نکل آیا ظاہر ہوتا فسور اور  
 او خیمین دیکھ کر شیرازہ مجید  
 کہ دو ہو گیا وہ حسین نابکار  
 لئے اپنے لشکر کو نکلا اور ان  
 نہایت ہی باری تھا اے خوش حال  
 وہ کہتا تھا اے کون مجھ سے سوا  
 کہ اور اسکی حیرات و بہت بڑی  
 تو شاہ دلیران و شیریں

ہوئے حملہ آور زمین ہل گئی  
 لگے الامان کہنے انس اور جان  
 نہ ہے زور بازو سے شیر خدا  
 یہ اللہ تھے وہ ید اللہ تھے  
 وہ اک ہاتھ مارا کہ وہ تھی سپر  
 او تر آئی حلقوم سے تابزین  
 دو بارہ جو ہو کر زمین پر گرا  
 کیا جان کے ساتھ دعویٰ ہی سب  
 یہ اللہ والوں نے دیکھا جو ہیں  
 یہودی تہ تیغ ہوئے لگے  
 یہ لٹکار تھی صفِ دردین کی  
 کئے قتل پہ پہلوان آپ نے  
 لکھا ہے کہ تھے ساتھ وہ پہلوان  
 لگی چلتے شمشیر اسلام یوں  
 رہی اونہیں جنگ و جہل کی نہ تاب  
 امیر دلاور تعاقب میں تھے  
 اوہیں میں یہودی تھا اک منچلا

لڑنے لگا چرخ گردنہ ہی  
 دہلنے لگا قلعہ آسمان  
 کراست لکھون یا کھون معجزہ  
 نبی آفتاب اور وہ ماہ تھے  
 ہوا خود ہی دو نو سر کاٹ کر  
 فلک اور ملک نے کہا آفرین  
 وہ زور اور نیزہ وہین رہ گیا  
 کہاں وہ یہودی کہاں شیر رب  
 کیا کھ کے تکبیر حملہ وہین  
 یہ تیغوں کے منہ خون سے دھونے لگے  
 کڑک رعد کی ہونہ ویسے کہی  
 مقابل کو چوڑا کہاں آپ نے  
 کہ اکدم میں لی آپ نے اونکی جان  
 یہودی پیاپے ہوئے غرق خون  
 گھسے ہباگ کروڑ میں نہانہ خراب  
 چلے آئے دروازہ تک قلعہ کے  
 کیا ہاتھ پر دروازہ تلوار کا

اکہ دست ید اللہ ہے چو ٹی سپر  
 تو بہر تاب تہی شیر حق کو کہان  
 بجائے سپر ہاتھ میں لے لیا  
 یہ زور خداداد وہ دیکھ کر  
 بکار ادا ٹپے سب الامان الامان  
 تو لیکر اجازت شہنشاہ سے  
 بید کی مشرطہ تیار اور نقد سب  
 وہ غلہ وغیرہ کا اک اک شتر  
 لکھا ہے کہ جب ہو چکی فتح وہ  
 کہ وہ اتنی بالشس چبا کر گرا  
 بہت زور سات آدمی نے کیا  
 تو چالیس نے چاہا زور آزمائیں  
 نہ اوٹھا نہ اوٹھا نہ اوٹھا وہ در  
 غرض ہو کے منصور عالیجناب  
 نکل آئے خیمہ سے باہر حضور  
 جبین مبارک پہ پوسہ و یا  
 ہوئے اس سے گریان وہ والا خشم  
 کہا وہ گر یہ ہے فسرط سرور

یزید و سرا اور اوٹھالی سپر  
 او کہارا در قلعہ کو جیٹ وہان  
 سپر تھا وہ دروازہ ہی قلعہ کا  
 کہ ہرگز نہیں ہے یہ تاب بشبر  
 کہ وہ بچے امان تا کیج جائے جان  
 عطا کی امان اونکو بس آپ نے  
 کروا کے حاضر مناسبت ہے اب  
 نوہراہ ہو جاؤ بیان سے ہر  
 تو اس طرح ہمینکا در قلعہ کو  
 جو انون نے چاہا کہ دیکھیں ذرا  
 گردہ ہلا بھی نہ جائے ذرا  
 در قلعہ کو آؤ ملکر اوٹھائیں  
 ولایت کا وہ زور تھا سپر  
 جو پونچھے حضور رسالت مآب  
 گئے رگہ یاہور و سرور  
 کہا خوش ہیں تمہیں خوش کیا  
 کہا اسکا باعث خوشی ہے کہ غم  
 نہ خوش ہوں جو خوش آپ ہیں امیر حضور

نہ ہے بخت جو آپ میں چھ سے شاد  
یہ فرمایا سند نے میں ترنا نہیں  
لاٹک بھی راضی ہیں تم سے بھی  
جو اسبغ مال غنیمت تمام  
وہیں جعفر عبیدہ مطلب بھی آئے  
جو حاضر ہوئے خدمت شاہ میں  
کہا کیا کون مجھ کو اس فتح کی  
تمہارے ہی آنے سے اے با وفا  
ہوا عقد حضرت صفیہؓ سے وہاں  
لکھا ہے ہمیشہ جو ہاروں تھے  
یہودی رعبا یا جو خیمبر کی تھی  
کہ کا زر اعت یہ کرتے رہیں

بر آئی جو تھی میری قلبی مراد  
کہ بے تم سے خوشی و در تب برین  
ہوئے شاد و جبریل و میکال بھی  
دلیران غازی ہوئے شاد کام  
یہ حبشہ میں تھے وہاں سے تشریف لائے  
ہوئے شاد و خوش دیکھتے ہی ازہین  
خوشی ہے سو یا زیادہ خوشی  
کیا خوب خوش ہو کے شکر خدا  
یہ حضرت ہوئیں مادر مومنان  
اوہنین کی یہ تھیں بیگان نسل سے  
ہوا حکم ادن کے لئے بس بھی  
بسرابی یہ لوگ یون ہن کرین

مسلمان ہونا حجاج سلمیٰ کا اور باجارت حضرت رحمۃ للعالمین صلعم جانا اونکا  
کہہ معظّمین اسطے تحصیل اپنے مال کے اور ملانا قریش کو وہو کہ سے اور پلٹنا  
کامیابی کیساتھ اور رونق افروزی حضرت رسالت بمکہ معظّمہ

مسلمان ہوئے اور یہ عرض کی  
اجازت ہوتا جا کے میں تیرے

یہیں آ کے حجاج سلمیٰ جری  
جو کچھ مال ہے میرا کہ میں ہے

نے آؤن قریشوں سے شام اگر  
 رضا مند جیسے ہوا دن کو کروں  
 یہ قسم لیا جاؤ مناسب جو ہو  
 تو مکہ پہنچ کر اونہوں نے کہا  
 ظفر اہل خیبر نے پائی ٹری  
 گرفتار وہاں پر محسوس ہوئے  
 یہی خیبری عزم سب رکھتے ہیں  
 کرین قتل تا شاد و خوش ہوں قریش  
 اونہیں مال و دولت بہت ہے ملی  
 وصول اپنا میں مل و زیریاں کروں  
 مناسب ہے تم ہو جو میرے معین  
 ہوئے شاد من میں کے وہ بے حیا  
 حوشی سے وہ سارا دلایا اونہیں  
 اور اتراتے پھرتے خوشی سے یہی  
 جو مکہ میں تھے مومن پاک باز  
 یہ سب ہی عباسؑ والا جناب  
 جو ادھکے قدم لڑا کھڑا نے لگے

کروں کام جو نٹ اور سچ ہو لکر  
 ملے مال اور مال ایسے کہ ہر دن  
 کہو اون سے اور کام اپنا کروا  
 میں ہوں پاستہ کو بآیا چلا  
 سلمان جو گئے اون سے خستہ یہی  
 صحابہ بھی قید اون کے ہر اوتھے  
 کہ مکہ میں لیجا کے جھٹواؤ حسین  
 دلون سے نکلی جاے سب سچ و طیس  
 میں یہ ہمارا ہوں کہ لوٹوں ابھی  
 خرید اہل خیبر سے سامان لون  
 مردست سے یہ دور کچھ بھی نہیں  
 اور اونکا جو کچھ مال لوگوں پہ تھا  
 کہ مال غنیمت سے یہ مال لین  
 پرستش ہی کرتے تھے اصنام کی  
 یہ سنکر ہوا دن کو سوز و گداز  
 ہوئے بس حزن یہ بڑا بیچ و تاپ  
 نہ کچھ چل سکے اور وہیں گر پڑے

اگر صبر اور استقامت یہ تھی  
 چلے آئے فوراً وہ عالی وقار  
 بٹھا اپنے سینہ پہ اون کو لیا  
 کہ مجھ کو قریشی حزمین دیکھ کر  
 کیا ضبط آیا کہ جو دیکھتا  
 تلی مسلمانوں کو ہوتی تھی  
 یہ کہتے کہ ہوتی جو سچ یہ خبر  
 بلا کر اونہوں نے جو حجاب کو  
 یہ کیسی خبر ہے جو میں نے سنی  
 پیمبر کا خیر پہ قبضہ ہوا  
 مرا مال کہ میں تھا اس لئے  
 یہاں آیا تا مال کروں وصول  
 ہوں خوش مجھ سے اور جمع ہو جاؤ مال  
 غرض مال جب اونکو حاصل ہوا  
 کسی سے نہ کہتا تو اس بات کو  
 میں جانتا ہوں اون سے خریدوں اسے  
 پہنچ جائینگے گرد و بان اور یہی

دیا حکم دروازہ کھولوا ہی  
 قدم اونکے بیٹے جو تھے شیر خوار  
 کہلانے لگے گویا کچھ غم نہ تھا  
 نہ چہترین کہیں خوش تو ہیں خیر ہر  
 یہ کہتا انہیں ان کو تو غم ذرا  
 کہ بے بیخ و بے فکر ہیں یہ جری  
 تو بے غم نہ ہوتے یہ اس طرح پر  
 کہا تخلیہ میں یہ مجھ سے کہو  
 اونہوں نے کہا اے امیر جری  
 مسلمان خیر میں میں ہو چکا  
 اجازت سے اور آپ کے حکم سے  
 خبر میں نے یہ دی کہ پھر بوالفضل  
 پلٹ جاؤں طیبہ کو میں حال حال  
 تو اس طرح بی بی سے اپنے کہا  
 غنیمت ملے اہل خیر کو جو +  
 یہ ہے راز کوئی نہ اسکو سنے  
 تو جانتا رہے گا مرا نفع بھی

بھسہ کرکروہ مکہ سے راہی ہوئے  
 تو عباسؑ نے تیسرے دن کیا  
 کہ ناحق ہے تم سب کو ایسی خوشی  
 پیب رہے کا خیبر پر قبضہ ہوا  
 تو وہ نشے اور ترے جگے اونکے سر  
 ملی پانچویں دن خبر اونکو سب  
 کہی گئی ٹوٹ اک ایک کی  
 جو خیبر سے واپس ہوئے بامراد  
 ہوئے فتح مہملہ اسلام ہی  
 کہ وادی عزا اور اوسکے سوا  
 ہوئے اور ہی چوٹے چوٹے جہاد  
 ہوا سمت مکہ کے پہرہ و مشاہ  
 جو صلح حدیبیہ میں محمدؐ تھا  
 رہے تین دن مکہ میں شاد شاد  
 کہ جبکہ جو غسان کا تختہ حکمران  
 پھر احمد فاروق مین دین سے

مشرف ہونے تماشہ کے دیدار سے  
 طواف اور یوں کافروں سے کہا  
 تمہاری تو عقل اور سمجھ بھی گئی  
 یہودی ہوئے منتشر جا بجا  
 ملے ہاتھ پیٹے پکڑا کر جگر  
 کہ خیبر پر قابض ہیں خامدان رہا  
 ہوئی سخت جنگال ادھین زندگی  
 لکھا ہے ہوئے راہ مین ہی جہاد  
 غرض دن بدن شوکت دین ٹہری  
 فک کہ بھی ادھون نے فتح کر لیا  
 مسلمانوں نے پائی قسبی مراد  
 ہوئے رونق مکہ باعتر و جاہ  
 اویکے موافق شہ انبیا  
 یہ کہتا ہے راوی صاحب رشاد  
 مسلمان ہوا پر تھا خسران نشان  
 سعادت لکھی تھی نہ اوسکے لیے

حال مسلمان ہوئے فردہ خرامی حاکم عماراز کا کیفیت اسلام خالد بن ولیدؓ



وہ نہ وہ خرامی عمارت پر  
 مسلمان ہوئے اور حضور نبیؐ  
 سنا جبکہ قیصر نے یہ ماحبرا  
 ولیکن نہ ہرگز پہرے دین سے  
 ہوا اٹھوان سال ہجرت سے جب  
 ہری کفر سے ہو کے ایمان لائے  
 لکھا ہے کہ خالد کا ہے یہ بیان  
 تھے رونق فترا اور غنی نماز  
 بہت میں نے چاہا کہ ہوں جملہ گر  
 ولیکن نہ جرات ہوئی کچھ مجھے  
 حبیبیہ کی صلح جب ہو چکی  
 نہوں گے مسلمانوں پر کامیاب  
 کہنا دل میں جیشہ میں جا کر رہوں  
 مگر یہ خیال اس سے مانع ہوا  
 کہا پہرہ دل میں کہ نصرائی ہوں  
 شب و روز تھا مجھ کو یہ ہی خیال  
 ادا عمرہ کرنے کو تشریف لائے

جو فرمان روا تھے بعد کروفر  
 عریضہ روانہ کیا دیر ہی  
 بلایا او نہیں سخت غصہ ہوا  
 شہید آخر بخش وہ وہین ہو گئے  
 عمر و عاص اور خالد ذی نسب  
 حضورؐ شہ دین و دنیا میں آئے  
 حدیبیہ میں جب شہ مرسلان  
 معہ مومنین بڑھتے تھے بانیاز  
 کروں ضرب جیسے بنے آپ پر  
 تردد ہوا سخت دل کو مرے  
 کہا میں نے ہرگز قریش اب کبھی  
 خود آہستہ آہستہ ہو گئے خراب  
 بسر زندگی وہین اب کروں  
 مسلمان شہ جیشہ ہی ہو چکا  
 چلون قیصر و م کے بیان رہوں  
 کہ حضرت رسالت بجاہ و جلال  
 مرا بخت جاگا بے ملے دن جو آئے

مرا بہائی جو ہے ولید ولید  
 کہ خالد گمان ہے تو اس نے مجھے  
 نہیں یاد فرماتے ہیں اور اب  
 جو سرکار نے مجھ سے پوچھا تمہیں  
 یہ نہرایا خالد تو ایسا نہیں  
 اگر وہ مسلمان ہو جا بیگا  
 اپنے نعتِ حق کرے گا عباد  
 اسے فوجوں کی افسری دینگے ہم  
 تو اب تم چلے آؤ اور جلد آؤ  
 مشرف حضورِ پیغمبر سے ہو  
 یہ پڑتے ہی اول میں مکہ گیا  
 وہاں سے مدینہ کی بجز راہ لی  
 مرے ساتھ تھا اور میرا رفیق  
 عمرو خاص ہی راہ میں مل گئے  
 غرض قبون ہو پختہ دین نہیں  
 کہا کہ نے بارہا ہے جگر  
 میں بیٹھا تھا اپنا بدل کر لباس

لگے پوچھنے اس سے شاد و شہید  
 کہا خط کہ محبوب اللہ کے  
 ہنوگر مسلمان تو ہے ہے غضب  
 کہ امین نے اللہ بخشے اور نہیں  
 کہ معنی رہے اس پر خوبی دین  
 دیسری ہی چسپائی جتا بیگا  
 تو میرے پائیگا قسبی مراد  
 کہ تا اسکو حاصل ہو عز و شہم  
 کہ تم دین و دنیا کی دولت کو پاؤ  
 مناسب ہے دیر اب نہ دم ہر کرو  
 درست اپنا سامان سب کر لیا  
 مراد دوست عثمان بن طلحہ ہی  
 ہم تھے ہم اک دو سر کے شفیق  
 کہ جاتے تھے وہ بھی اسی عزم سے  
 سنا یہ حضورِ معلیٰ نے سب  
 دئے پینک میری طرف بسر  
 کہ آیا مرا بھائی نیکو اساس

کس اب ٹیڑھ چلو تم حضور	تمہارے ہی ہیں منتظر باسرور
تو حاضر ہوا میں لہجہ اشتیاق	ہوا دور وہ دور و دور فراق
لگے منکرا نے جو خیر الّا نام	ادب کے کیا عرض میں نے سلام
شہادت کا پردہ ہیں کلمہ پڑھا	شہنشاہ نے الحمد للہ کسا
کہا اے رسول خدا میں نے بس	کئے ہیں گنتہ اب یہی ہے ہوس
کہ کیجیے دعا مغفرت کے لئے	کہا سٹ گئے سب وہ اسلام سے
غرض میں سلمان جب سے ہوا	کیس کو نہ کچھ فوق مجھ پر دیا

سیرہ غالب بن عبد اللہ بقوم نبی نلوح و تحریب کفار و ہنگام و سپی  
شیران دین تعاقب اعدائے نابکار اور حائل ہونا سیلاب کا درمیان  
میں بچے تشریف لیجا نا غالب کا بنی مرہ پر فوج اسلام

کہا ہے کہ غالب بن عبد آکھ	ہو گئے سر سپہ پرنسیران شاہ
ملو جی جو تھے او تیکے او پر گئے	وہ دوسو دلیران کے ہمراہ تھے
کہ بہر خدا سب کے سب سر یکف	کر میں فتح عازم ہوں وہ جس طرف
شب شب گئے ہو کے کہ یہ سے وہ	کیا خوب تا راج کفار کو
جو پلٹے تو دشمن اکھٹا ہوئے	بکثرت تھے اور ان کے پیچھے پڑے
جو شامل تھا فضل خدا کے کریم	تو سیلاب آ کر بہت اور عظیم
ہوا حائل ادن و دون کے درمیان	نہ تھی دشمنوں میں یہ تاب و توان

عبور اوس سے کرتیہ عاجز ہوئے  
 مدینہ پہنچے بحفظ امان  
 جو سرور نے خیر سے آتے ہوئے  
 کہ اوں لوگوں کی گوشمالی کرین  
 کیا اد نکوا عدائے دین نے شہید  
 اونہی پر گئے غالب باوتار  
 یکا پاک پہنچ اونکے سر پر گئے  
 چلی خوب تلوار سا کہا ہوا  
 پیر پڑہ پڑہ کے ہر اک نے تلوار کی  
 جو باقی رہے کر گئے سب فرار  
 مدینہ میں آئے بسور و سرور

جہان تک کہ ہوئے تھے وہیں ہے  
 ہوئے آپ ادا اہل دین شادمان  
 مجاہد بنی مرہ پر بھیجے تھے  
 گئے وہ وہیں قرب اللہ میں  
 ہوئے سب کے سب وہاں شہید  
 لئے ساتھ دوسو جوان نامدار  
 بہت دور وہ خازنوں سے لڑے  
 دیا خاک میں کافروں کو ملا  
 گری لاش پر لاش کفار کی  
 خنیت بہت لیکے یہ ذی وقار  
 کہ تھی ساتھ عون خدا لئے غیور

جنگ موتہ و شہادت حضرت زید و حضرت جعفر و حضرت عبداللہ ہمدانی  
 و فتحیابی موحدین با احتشام بسرداری و سپہ سالاری حضرت خالد بن ولید

ادھر بھی ہوسا کی کرم کی نظر  
 پیاسا ترستا ہوں میں ساقیا  
 کہ ہو دل میں میرے تری آرزو  
 لبالب پلا دے وہ جام شراب

کہ ہے جام و مینا پیسری نظر  
 مجھے جام الفت دے ہر کر پلا  
 نہو تجھ سو اچھہ مری آرزو  
 کہ جل بہن کے گرمی سے دل ہو کباب

جلوں عشق میں تیرے نامے کروں  
 ترے دل جلوئے لکھوں معرکے  
 حضورِ عالیٰ میں آئی خبر  
 شہرِ حبیل غالی نابکار  
 گئے رحمت حق میں ہو کر شہید  
 تو یہ سنتے ہی حکم نافذ کیا  
 عدو کو مزا سکرشی کا چکھائیں  
 تیار ایک لشکر ہوا جنگ جو  
 جو تھے حضرت زید بن حارثہ  
 اور اون غازیوں سے یہ فرادیا  
 نشانِ جعفر عبدِ مطلب ہی لین  
 اگر ہر حق یہ بھی احبائیں کام  
 لڑیں فوج کو دشمنوں سے لڑائیں  
 مسلمان جسے چاہیں کر لیں امیر  
 خیر دار جم جم کے ایسا لڑو  
 نہ میدان سے ہرگز ہٹو اک قدم  
 یہ اس شان و شوکت سے لشکر چلا

ترے شوق ہی میں جیوں اور مروں  
 کہ تجھ پر دایوں ہو گئے شوق سے  
 گئے مصر جو حارثہ نامہ بر  
 ہوا اونکا قاتل وہ عالی وقار  
 ہوا اونپہ قفلِ خدا سے حمید  
 کہ تیار غازی ہوں بہرِ عزا  
 کرین قتل اونہیں خاکِ خونین ملا  
 تھی ہر ایک کو فتح کی آرزو  
 معجزہ مقرر ہوئے اونپر وہ سپر  
 جو ہوں جان بحق زید بن حارثہ  
 دلیرانہ بڑھ کر لڑائیں تمہیں  
 کرین عبد اللہ پہر ہمت تمام  
 بتقدیر حق یہ ہی گر کام آئیں  
 مظفر کرے گا خدا کے قدیر  
 کہ عادلے حق کی صفائی کرو  
 معین ہے خداوند جو دو کرم  
 زمین ہل گئی چرخ چکر اگیا

علم پر علم تھے سنان پر سنان  
 پیادے برابر برابر تھے سب  
 کوئی تیر و ترکش لگا کے ہوئے  
 چلے جوتے نوجوانانِ دین  
 یہ عظمت یہ شوکت تھی اسلام کی  
 سبھی جنگ جوادر سبھی باوقار  
 یہ ایسا عفا جبرار شکر پڑا  
 شرجیل نے ساز و سامان جنگ  
 سدوس اوسکا میٹا جو تھا جنگجو  
 بڑا تاکہ اُن پرین ہوں کامیاب  
 مقابل ہوا اہل اسلام سے  
 جو بہا گئے بچے اور پونچر وہاں  
 تو قیصر کو اوس نے عریضہ لکھا  
 لکھا ہے کہ قیصر نے ایک لاکھ فوج  
 یہ اللہ والوں نے مستکر خبر  
 حضور جناب رسالت آب  
 نہیں تو چلے آئینِ گر حکم ہو

فرس یا فرس اور عنان با عنان  
 سینہا لے ہوئے گزرتی عرب  
 پئے فتح پڑا اودھٹھائے ہوئے  
 کہ اب ہیں ابھی پہلوانانِ دین  
 کہ تہراتے تھے سب بنی جان بھی  
 بہادر پیادے دلاور سوار  
 کہ تہرا گیا ملک سب شام کا  
 کیا اور کئے جمع مردانِ جنگ  
 طسلا یہ پچھو کر بہین آرزو  
 دلاور سوار اوسکے تھے ہر کا پ  
 وہ خود ادرساتی تھی مارے گئے  
 شرجیل سے کہ دیا سب بیان  
 کہ امداد کیجئے مری اب شہا  
 اوسے بھی ظاہر ہوتا اوج و موج  
 کیا مشورہ ملے یا یکدگر  
 یہ خواہش کریں فوج بھیجنِ شباب  
 کہ آئے ہیں رومی بہت جنگ جو

بہت بہن وہ اور کم ہے بچی پاد  
 لگے کہنے اللہ پر رکھو نظر  
 نہ کچھ ساز و سامان کی پرواہیں  
 اگر ہم شہادت سے ہوں سرخرو  
 جو غالب ہوئے تو غنیمت ملی  
 کہ ہمت ہے دنیا میں اور کچھ نہیں  
 تر و دو توقف نہ ہرگز کریں  
 پلائیں انہیں آب تیغ عرب  
 یہ سنکر قوی دل مسلمان ہوئے  
 مقابل ہوئے جب وہ تیرہ روان  
 تو کوس اور قرنا بجانے لگے  
 ادھر سے اٹھٹا شور بکیر کا  
 جمائیں صفیں اور زید جری  
 بڑھی جیسے اٹڈی گٹا پر گٹا  
 دو فوجیں جو بڑہ بڑہ کر وہاں مل گئیں  
 سانیں چلین اور چلے گئے تیغ  
 اندھیرا میدان میں ہو گیا

رواحہ کے بیٹے وہ عبید اللہ  
 بہرہ سا ہمارا نہیں فوج پر  
 وہی نصرت و فتح دیگا بہن  
 ہے اسکے سوا اور کیا آرزو  
 جو ان مرد ہارین نہ ہمت کہی  
 بہادر نہ جانیں چنان اور چنیں  
 دلیرانہ بڑھ کر لڑیں مار لیں  
 بڑھو ہاں بڑھو لیکے اب نام رب  
 اور اسکا نام لیکر بڑھے  
 سنبھالے ہوئے تیغ کر و سنان  
 بڑھے اپنی شوکت دکھانے لگے  
 زمین و زمان میں پڑا زلزلہ  
 علم لیکے آگے تھے اور فوج بھی  
 ہوا گرم بازار تلوار کا  
 جہان میں امان نام کو تھی نہیں  
 ہوا پر چڑھی گرد جیسے ہو میخ  
 حاسین تہیں برق طپان جا بجا

بہاؤ لڑے بٹوٹ اور ٹوٹ کر  
 پڑی لاش پلاش میدان میں تھی  
 تو جعفر نے فوراً علم لے لیا  
 لڑے ہوئے کے بیزاریوں جان سے  
 ہوئی رنگہ بسیر لالہ رنگ  
 کہ مارا اے اور اوسے جا لیا  
 اے دو کیا اور کیا اوسکو چار  
 فرس تھا کہ بجلی کہ مثل نظر  
 یہ کہتے تھے کافر اے شہسوار  
 نہ جوش شجاعت سے سیری ہوئی  
 لگے قتل کرنے میں دلیار  
 کٹا دا ہنا ہاتھ تو بایں میں  
 غرض ہاتھ بایں ہی کام آگیا  
 لکھا ہے پچاس اونکے تھے زخم لگے  
 شہادت سے جب ہو گئے سرخرو  
 تو جھٹ نور چشم روا حد بڑھے  
 علم لے لیا اور لڑا لڑے

لگے گرنے سر مثل برگ شجر  
 ہوئے واصل حق جو زینہ جری  
 بڑھے اور لڑے خوب سا کہا گیا  
 کہ رنگ اون سے امدائے دین گئے  
 نراے تھے جعفر کے سب رنگ ڈھنگ  
 وہ مصداق تھی یا کہ برق قنفا  
 یوں ہیں دیتے ہیں جان پگڑ کا  
 کبھی تھا ادھر اور کبھی تھا ادھر  
 بنے جس طرح لیجھے اسکو مار  
 تو گھوڑے سے اترے وہ غازی پری  
 جگے ادھپا حدانے دین ایک بار  
 علم لے لیا اور لڑا یا ا و حسین  
 سنبھال اوسکو پہاڑو سے لیا  
 بجاہے جو جرات قسم اون کی کہانی  
 بر آئی جو کچھ تھی ولی آ رہو  
 جنہیں عبداللہ سب کہتے تھے  
 تھے دریاے جرات میں ڈوب رہے



کہ بڑہ بڑہ کے اس طرح تلوار کی  
 کسا و اقدی رحمہ اللہ نے  
 نہیں تین دن سے تھا کہا یا طعام  
 بھیتجے نے اونکے اوسیدم اونہیں  
 اتوبیں ایک لقمہ تھا اوس سے لیا  
 کہ جعفر شہارے گئے غلامین  
 علم لے لیا اور یہ دل میں کہا  
 جوہن مرد کب اسکوہن چاہتے  
 یہ گل ہے یہ بوے بقا کچھ نہیں  
 فنا کا ہے میدان فنا کے سوا  
 محبت جو بی بی کی ہے تو ابھی  
 اگر باغ و بہتان کا ہے کچھ خیال  
 میں نذر جناب نبی کر چکا  
 جو دنیا کا رشتہ ہے کوتاہ ہے  
 سنبھالا علم اور آگے بڑھے  
 کہ ہو باغ فردوس کی جلد سیر  
 ہو دیدار رب تعالیٰ نصیب

کہ پتھر انگین آنکھیں کفار کی  
 ذرا ہی نہ اوس گرد و بجاہ نے  
 بہت کچھ تھا اگر چہ مہیا طعام  
 دیا گوشت تھا کچھ کہ یہ کہا تو لین  
 کہ ناگہ اوسیدم اونہوں نے سنا  
 دیا توک فوراً کہ اب ہم چلین  
 ہے مردار دنیا بڑی بیوا  
 لگاتے ہیں دل اپنے اللہ سے  
 ہو سب کچھ نہ موجب وفا کچھ نہیں  
 اگر عقل ہو تو نہیں کچھ ذرا  
 دیا چوڑ میں نے طلاق اوسکو دی  
 تو بے شک وہ ہر خداے جلال  
 غلاموں کو آزاد میں نے کیا  
 بس اب میں ہوں اور میرا اللہ ہی  
 وہ اعدا سے جی توڑ کر یوں لڑے  
 یہاں سے ہو جانے میں دم بہرہ دیر  
 زہے بخت ہوں خوش خدا کے حبیب

ہوئے وہ بھی آخر اسی جا شہید  
 جو تھے ثابتِ اخرم با وفا  
 پکارا کہ ہاں ہاں سنو سنو  
 ہوئی اوں میں باہم جو گفت و شنید  
 ہمارے ہوں سردار اور حکمران  
 بڑا نے لڑا نے لگے اوتکو بس  
 لکھا ہے کہ بیدلِ سلمان تھے  
 یہاں تک اوشے بعض نو نیکو پاؤں بھی  
 یہ کیا کرتے ہو کچھ سمجھتے نہیں  
 خدا کے کمان بہاگ کر جاؤ گے  
 ولیکن کوئی کچھ بھی مستانہ تھا  
 وہ تھا معرکہ یا قیامت کوئی  
 زمین رزمہ کی تھی سب لالہ نار  
 زمین پر پڑی لاش پر لاش تھی  
 پکارا خطیب بن عامر نے یوں  
 بڑے گی نہ دم بیر کبھی زندگی  
 خبردار سنبھلو لڑو اور مرو

کہا حورون نے آدھر آ شہید  
 اوشا جٹ اوتھوں نے علم کو لیا  
 بنا لیا میرا بکسی شخص کو  
 کہا ہے اب خالد بن ولید  
 تو لیکر علم لے رہا ہوا  
 بڑے اور بڑے ہی وہ قدسی نفس  
 کہ کثرت سے اعدائے رحمن تھے  
 اگرچہ تھے چلاتے خالد جری  
 تمہیں دیکھتا ہے خدا ہے برین  
 لڑو جان دو در پچھتاؤ گے  
 کہ تھے حال میں اپنے وہ مبتلا  
 کہ بے دل ہوئے ایسی جری  
 ہوا پر تھا چایا زمین کا خبار  
 تھے کافر ہی اوتھیں سلمان ہی  
 چلے بہاگ کر رحمت حق سے کیوں  
 ہمیشہ رہے گی یہ شرِ منگی  
 خدا داد دولت شہادت ہے

اگر چند روزوں بجے کیا جئے  
 یہ لکھارا خالد نے ہان ہان بڑھو  
 علم کو لئے یوں گئے اونٹین ڈوب  
 نہ شیرا کوئی بچہ مسلمان بھی  
 لگی چلنے تلوار اس طرح وان  
 جھجھکا جاتی تھی ہر طرف تیغ کی  
 مسلمان میدان میں رم گئے  
 بڑی اونچے اس طرح تیغ سے  
 ادھر خود او دھر سردار دھرتی رہا  
 غرض شام تک دونوں لڑتے رہے  
 کیا آشیانہ میں مغرب کے چہرے  
 بڑی رات کہوئے جو زلفین سیاہ  
 گیا دور شب اور ہوئی جب سحر  
 اٹھے اور تیار فوراً ہوئے  
 تو وہ سر پہ شیرکش شہ سوار  
 جمے صف بصف سب تھے میدان میں  
 سپہ دار نے حکم فوراً دیا

ہمیشہ رہے دور اللہ سے  
 یہ رو بہ بین تم شیر ہوا زلو  
 لڑنے لگے ڈرے اونکے قلوب  
 جھٹکے بڑھے کافروں سے سبھی  
 زمین و زمان کہتے تھے الامان  
 بڑی لاش پر لاش کافر کی تھی  
 اور اعدائے اسلام ہی جم گئے  
 گرے جیسے خرمن پہ برق غضب  
 بہت اونچے خون روئی چشم زہرہ  
 پہرا خور کا سر دیکھتے دیکھتے  
 رہا یہ سماں اور سکی آنکھوں میں کہیں  
 چلے دونوں لشکر سوئے خیمہ گاہ  
 نماز سحر پڑھ کے وہ خوش سیر  
 پئے قتل آئے نکل خیموں سے  
 بڑھے اپنے خیمہ سے ہو کر تیار  
 کہ بائیں طرف قتل اعدا کرین  
 جو ہیں میجرہ پر سوئے میمنہ

چلے جائیں اور ہمیشہ سب  
 یکایک جو شکر کو حرکت ہوئی  
 تو گہرا گئے اور نہ قائم رہے  
 ہوا ان کے اوپر یہ فضل خدا  
 لیا لوٹ سب اون کا مال مثال  
 غنیمت ملی اور ہوئے کامران  
 لکھا ہے کہ رہ میں وہ قلعہ ملا  
 ہوا قتل موتہ کو جاتے ہوئے  
 کئے مورچے فتح او سکوکا  
 مدینہ میں پہنچے بغیر خوشی  
 لکھا ہے کہ ہوتی تھی یہ جنگ جب  
 بیان کرتے تھے اپنے اوصیائے  
 یہ ابلیس تے جا ہر کاؤن میں  
 مگر زید نے کچھ بھی پروا نہ کی  
 یہ جعفر بڑ ہے اور علم لیا  
 کیا دور اور کافروں سے لڑے  
 خدا نے انہیں کے عوض میں انہیں

جہنم بائیں بازو پہ چون کوہ آب  
 وہ سمجھے کہ فوج آگئی اور بھی  
 ہوا خوف میدان سے چلے گئے  
 نہ ٹھیرے اور اون کا تعاقب کیا  
 یہ تھی نصرت و بخشش خدا  
 مدینہ چلے شادمان شادمان  
 جہان قتل تھا اک سلمان ہوا  
 یہ اللہ والے وہاں رک گئے  
 بہت سے ہوئے قتل بابی کسرا  
 ہوئے آپ خوش اہل ایمان بھی  
 جناب رسالت یہ ہنگامہ سب  
 نشان لیکے وہ زید آگے بڑھے  
 بیان خوبیاں کین جو دنیا کی ہیں  
 لڑے اونکو حاصل شہادت ہوئی  
 ہوا اونکے دل میں بھی کچھ دوسرے  
 ہوئے قتل جو دونوں بازو کٹے  
 دو بازو دے دیں کہ ان سے اور تین

مسجد

وہ یا قوت کے ہیں مصفا جلی  
اور ارشاد پہر آپ نے مجھ کیا  
گئے وہ بھی جنت میں ہو کر شہید  
کہا پہر کہ اللہ کی تلواروں سے  
چلی خوب اور اوس نے پائی ظفر  
اسی سے ہے سیف اللہ اوزکا لقب  
بڑا معجزہ یہ ہی ہے آپ کا

لقب اوزکا طیار ہے اس سے ہی  
علم عباد اللہ نے اب لے لیا  
ہوا مہربان اونپر رب مجید  
بڑی ہی ایک تیغ اوس علم کو لئے  
مراد اس سے تھی حشاً کہ نامور  
کہ سیف اللہ کہنے لگے اوزکو سب  
زہے شان حضرت شہ انبیا

سیر یہ ذات السلاسل بسرداری عمر و عاصؓ پہر بدخواست اوزکا جانا لشکر  
لمکی کا باجائز ابو عبیدہؓ پاس اوزکا اور لوٹ آنا اوزکا مدینہ پر سکینہ بین

سیر بین ہے بعد اسکے لے خوش سیر  
کہ بعضے قبائل کا یہ عز و م ہے  
ہوا حکم نافذ عمر و عاصؓ کو  
گئے تین سواونکے ہمراہ جوان  
روانہ ہوئے وہ بعد احتشام  
شہ شب یہ چلتے کہ وہ خیرہ سر  
قریب اوزکے ہو پئے تو وہاں یہ بنا  
عمرؓ نے یہ حضرت کو دی اطلاع

حضور رسالت یہ آئی خبر  
کہ طیبہ پہ شبنون کرین تیرے  
روان تم غزا کے لئے جلد ہو  
کہ ہر اک دلاور تھا صاحب توان  
لکھا اسکا ذات السلاسل ہونا  
نہ زہا پائیں ہمارے خبر  
کہ کشت سے ہیں دشمنان خدا  
مناسیے اور آئیں یہاں ہر شجاع

تو فوراً ہوئے ابو عبیدہؓ دایسر  
 صیاً یہ جو ذی تربہ و شان تھے  
 او نہیں بین تھے ابو بکر و فاروق بھی  
 کیا ابو عبیدہؓ سے ارشاد ہوتا  
 عمرؓ سے ملے جبکہ یہ سرفراز  
 ہوا پیرا مارت عمرؓ و عاص کی  
 او دہر جس قدر بستیان او کی تھیں  
 کہ آیا مقابل نہ کافر کوئی  
 یہ اطراف میں ہو گیا غلغلہ

گیا اوسکے ہمراہ جسم غنیمت  
 بحکم شہنشاہ تالبع ہوئے  
 تھے یہ عاشقان خدا و نبی  
 ہونا مخالف کسی سے ذرا  
 خلاف ان سے اوتسے بوقت نماز  
 گئے مان اور ہو گئے مقتدی  
 یہ شکر ہر اپر ملے وہ حسین  
 پلٹ آئے یہ سب بغرمہی  
 کہ اسلام یون کا ہے یہ وہ یہ

سر پہ خبط بسرواری ابو عبیدہؓ اور ملنا چھلی کا ساحل شور پر  
 اور پلٹ آنا او کا بے جنگ و جدال مدیتہ منورہ میں

یہ کہتا ہے پھر اوی صدق کو  
 پہ تعمیل حکم شہر مسلمان  
 حدیبیہ کی سمت راہی ہوئے  
 لرزے لگا اون سے وہ سب دیا  
 یہ پرتی رہی فوج ادھر اور ادھر  
 مگر تھانہ سامان خرو و نوش کا  
 وہی ابو عبیدہؓ یل جنگ جو  
 لئے تین سواپنے ہمراہ جوان  
 کہ ہو جنگ اعدائے اسلام سے  
 نہ آیا مقابل بل پیادہ سوار  
 کہ مارین اگر آئیں دشمن نظر  
 ہوئی وقت اسلام یون کو ذرا

سمندر پہ پہونچے جو غازی جہری  
 ملی ایک ساحل پہ مچھلی وہاں  
 کہ آنکھوں میں نیزہ لئے آدمی  
 سوار شتر اوس سے کرتا گذر  
 پہر آئے خوشی سے مدینہ چلے  
 تو اس طرح اوس سے کہا آپ نے  
 کیا نذر کچھ گوشت اے نیک  
 کہ بھیجی تھی دعوت یہ اللہ نے  
 نہیں دخل ان کی عقل کا

کوئی چسپ نہ کمانے کی ملتی نہ تھی  
 تو دعوت ہوئی غیب سے انکی وہاں  
 کہ مرد تھی اور اس قدر تھی بڑی  
 سما جائے تہیں پسلیان اس قدر  
 وہ اک ماہ تک اوسکو کمایا کئے  
 جو مچھلی کا قصہ سنا آپ نے  
 کہ لاؤ ہمارا بھی حصہ تو دو  
 کیا نوش اوسکو شہنشاہ نے  
 خدا کی جو باتیں ہیں جانے خدا

شکست ہونا صلح حدیبیہ کا اور فتح مکہ معظمہ ادا اللہ شرفہا اللہم رزقنا  
 زیارت بیتک و زیارت حبیبک صلعم آئین بجاہ السیدین صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ملک عرب ہو مسلمان تمام  
 نہ رہ جائیں کفار ناکام اب  
 مٹے کعبہ سے دور احصا نام کا  
 بتوں کی پجاری ہوں جانا باز حق  
 قریش اور ہم عہد دین سے زہنہار  
 نہوں جنگ چو دل ہیں آگے نہ طیش

ہوا پھر یہ منظور رب اتام  
 ترقی پہ ہو دین اسلام اب  
 اب اللہ ہی اللہ کا ہو غلغلہ  
 لگے آنے گھر گھر سے آوازع  
 تھا گرچہ حدیبیہ میں یہ قمار  
 نہ مومن لڑیں اور یوں ہیں قریش

خزاعہ سے بھی عہد شکنہ کا یہ تھا  
 قریش اور بنی بکر ہم عہد تھے  
 بنی بکر سے اک بدیلی وہاں  
 اوسى نے حماقت سے نافرمانی  
 وہ گستاخ کلمی کہ سنکر جنین  
 کہا اوس سے چپ رو یہ بکنا ہے کیا  
 پر اوس شامتی نے نہ مانا اوسے  
 تو ہاگا بدیلی گیا قوم میں  
 ادنون نے قریشوں سے چاہی مدد  
 تو بس عکر مہ اور مشرک کئی  
 ہوئی دونوں فرقہ نہیں پہر سخت جنگ  
 حرم میں جو آئے خزاعہ نے یوں  
 بہان لڑتے ہو کیا نہیں جانتے  
 حرم میں یہ خونریزی اچھی نہیں  
 یہ دن تو نہیں ہے خدا ترسی کا  
 خزاعی ہوئے بیس مقتول وہاں  
 ہوئے واقف اس سے شہانیا  
 خزاعہ میں واقع ہوا حادثہ

رہے صلح اور اب نہ ہو کہ  
 کہ ہوئے مخالف نہ اس عہد سے  
 کہ نافرمانی حق تھا نا کاروان  
 بشان جناب رسالت کے  
 خزاعی غلام آگیا طیش میں  
 نہ یہود وہ پاک ہوش میں آذرا  
 خزاعی نے مردانہ مارا اوسے  
 کہا یہ ہوا اب اعانت کرین  
 کہ لازم ہے تمکو ہماری مدد  
 معادن ہوئے پر بطور خفی  
 کہ دونوں ہی لڑتے ہوئے بید رنگ  
 کہا انکے سردار نوفل سے کیوں  
 حرم ہے ڈرو کچھ نوا اللہ سے  
 کہا ہم لڑیں گے کہ ڈر ہی نہیں  
 جو ہو سو ہو پروا نہیں ہے ذرا  
 جو باقی تھے مغلوب ادنیٰ حبان  
 سحر حضرت عائشہ سے کہا  
 لیکن کنے یوں حضرت عائشہ



کہ وہ عہد کیا تو دینگے قریش  
 کہا مصلحت ہے خدائی ہی  
 یہ سہ ماہی بنی نادور مونسین  
 اوسے روز میں نے سنا آپ سے  
 ہوا تیسرا دن تو آیا غم سہرو  
 لکھا تھا قصیدہ میں اوس نوحہ حال  
 حضور نبیؐ پڑھ دیا سب کا سب  
 ہے کافی عمر وہی تیرے لئے  
 نہ دیجائے مجھ کو مدد میں اگر  
 حمایت حفاظت کرین اونکی ہم  
 کہا جان نثاروں سے اپنے ہی  
 ضرور اب تو خواہش کرے گا مگر  
 کلامی جو ہے میرے شہ کا کلام  
 نہیں فعل بھی خدائی اعجاز سے  
 وہ کیا جانیں جن میں نہیں ہی خرد  
 نظر غور سے ہو جو حالات پر  
 نہ سمجھینگے ہرگز جو ہیں بے نصیب

نہ اوس عہد پر کیا رہیں گے قریش  
 جو چاہے کرے ہے مدبر قوی  
 جو میمونہ معصومہ ہیں پاکدین  
 نصرت نصرت تھے فرما رہے  
 کہ سلام خزانہ عی کا تھا وہ پہر  
 حرم میں ہوا جو بدال و قتال  
 لگے سکے فرمانے فخر عرب  
 کھڑے ہو گئے آپ کہتے یہ تے  
 نہ حامی ہوں انکا اور اب سرسبر  
 بس اس طرح چون اپنی بے پیش و کم  
 کہ بوسفیان تجہید اوس عہد کی  
 چاہا جائیگا یوں ہیں وہ لوٹ کر  
 وہ ہے معجزہ معجز زولا کلام  
 پیغمبر کوئی ایسا بتلا تو دے  
 خرد جب نہیں سمجھیں کیا نیک و بد  
 تو آجائے نور حقیقت نظم  
 سمجھ ہی نہ آئیگی اونکے قریب

خدا نے جنہیں کور و کر کر دیا  
 کہ وہ قیدی ظلمت سخت ہیں  
 انہیں کرچکا دور پروردگار  
 اگر دیکھے سپرہ خورشید کو  
 یہ ہے آپ کی شان نام خدا  
 مبشر کلیم اللہ تھے پہلے ہی  
 ہے قرآن وہ معجزہ آب کا  
 ہوشہ کی زیارت خدایا نصیب  
 قریشی پشیمان و نادام ہوئے  
 کہ اصلاح کی کوئی تدبیر کر  
 تو آیا مدینہ میں وہ تیز زبا  
 گیا حضرت ام حبیبہ کے یہاں  
 ہر مین شامل ازواج اطہار میں  
 انہوں اوسے دیکھ کر فرش سب  
 عجیب ہے کہ تم ہو کے بیٹی مری  
 یہ فرمایا تو ہے بخش بالیقین  
 نگہ کنے اس طرح وہ بد عمل

نہ سوجھانہ سو جھے گا اداں کو ذرا  
 جہنم ٹھکانا ہے بد بخت ہیں  
 ہے شیطان ملعون اوپر سوار  
 تو اک ذرہ نقصان اوس کا تو  
 شفیق الوری سرور انبیاء  
 سیما یہاں آ کے ہوں امتی  
 کہ خورشید ہو جیسے وسط السما  
 کون میں کہ اب میرا جاگانیب  
 ابوسفیان سے ملے نئے لگے  
 سمجھ فوج اسلام آئی ادھر  
 کہ تھا خوفناک اور ہما ہوا  
 کہ یہ اوسکی بیٹی تھیں بازو شان  
 عطا حق نے رتبہ کیا یہ انہیں  
 پٹیا تعجب سے بولا کہ اب  
 دریغ اسکو ہے ہے رکو مجھے ہی  
 یہ اداں کا ہے جو ہیں شطاہرین  
 لگی سب وہ عادت تمہاری بدل

کہا تو دنیا و ناسوت دار ہے  
 اونیہیں پوجتا ہے جو سنتے نہیں  
 کہ ان عقل جاتی رہی ہوش کر  
 خفا ہو کے آیا وہاں سے نکل  
 خوشامد سے کی صلح کی آرزو  
 مگر اوس نے جب کچھ نہ پایا جواب  
 ہوا سخت مایوس اوٹھا چل دیا  
 وہاں ہی نہ امید برآئی جب  
 اونہوں نے بھی اوسکی نہ کوئی سنی  
 گیا اونسے بھی اور سبطین سے  
 ملا خشک وہاں سے بھی اوسکو جواب  
 لگا عرض کرتے کہ ہوں صلح جو  
 چلا جا یہ کہہ دے کہ دونوں طرف  
 روانہ ہو مکہ کو تو یہاں سے جا  
 حضور رسالت میں اور عرض کی  
 ہے امید یوں ہیں نہ ہے برقرار  
 باین دانش و فہم کہتا ہے کیا  
 وہ چپ ہو کے مکہ روانہ ہوا

مسلمان ہوتا نہیں کس لئے  
 نہ سمجھیں نہ بولیں ذرا بالیقین  
 جو رہے نہ اوسکو فراموش کر  
 گیا پر حضورؐ نے بدل  
 کہ دیکھے امان سے یہی آرزو  
 بہت اوسکے دل کو ہوا پیچ و تاب  
 جناب ابو بکرؓ سے ہی کہہ  
 تو حضرت عمرؓ سے کہا اوس نے سب  
 در دولت سیدہ پر غیبی  
 گزارش یہ کی صلح اب کیجئے  
 تو اگر حضورؐ رولا میت مآب  
 یہ قدر مایا جو میں کہوں کیسے تو  
 امان میں سے قائم کی اور بے شغف  
 کہا خوب پر حربہ ملد حاضر ہوا  
 اسن میری قائم یہ ہے کی ہوئی  
 لگے کہنے محبوبؐ پر وردگار  
 اسن کس نے دی غم کس نے کیا  
 ہو نچکر قریشوں سے سب کہیا

اوڑے قہقہے او سپہرست سے  
 کہ تجھے علیؑ نے کیا عطا مذاق  
 ادنون نے سمجھ کر تجھے یہ تمیز  
 وہ سمجھے تجھے بے خرد اور ذلیل

وہ ہنس ہنس کر یوں اوس سوئے لگے  
 تو بے عقل ہے نہ بوجھ مذاق  
 کہا تو نہ سمجھا نہ تھی یہ تمیز  
 نہین کوئی اسپین امن کا سبیل

معہ شکر ظفر بیکہ تشریف لیجا نا حضرت رحمت للعالمین سید المرسلین معلوم کا  
 مکہ معظمہ کو اور فتح مکہ معظمہ چون خداوندی و افضال سرمدی زاد اللہ شرفا

أَلَا سَأَى الْكِبْرِيَاءُ الْقَبِيحِ  
 وہ مے مے کہ ہے معرفت جب کا سر  
 مجھ سے کہ جہل خودی سے بچوں  
 بڑے عقل و ایمان کی تاب دتوان  
 بڑا ابر و رحمت سوئے گوہار  
 چلے حضر آب بقا یکے ساتھ

فَقَدْ فَتَحَ الرَّبُّ أَبْأَبِ الْفَتْوحِ  
 گزک اوس کا نفس اور تباہ اس کا شکر  
 مردوں نام پر شاد گ یوں بیرون  
 کردن فتح مکہ کا قصہ سریان  
 دُر و گل شیفے بہت سنگ و خار  
 کہ مردوں کو زندہ کرین باتوں آتم

عمارت چلی سوئے ویران دیار  
 مدینہ سے کہ کو جاتے ہیں شاہ  
 سپاہی رہے ہر اک فریدون عصر  
 احکومت سے حکم سے اقبال سے  
 مسلمان کرتا ہے کفار کو  
 کبھی کے پڑے ہیں جو ملا سے دور

خزان دیدہ گلشن چاد بہار  
 ہے ہجرہ بخوم ہدایت سپاہ  
 سلیمان وقت و قلاطون عصر  
 جمالت کرین دور جہاں سے  
 بنانا ہے اختیار اشرار کو  
 سکھانا ہے اون کو دوام حضور

ہوا چھریہ حکم شدہ دوسرا  
 کرین خفیہ تیار سامان جنگ  
 رہیں منتظر حکم کے  
 ہوئے حج اور استعجال دین  
 ہوئی ایسی تیار فوج عظیم  
 جسے دیکھے شیر دشمن شکار  
 یہ کہتے تھے یاد رہے رب انام  
 ہم ہی غریب سے شرف تک جھانکنا  
 ملائے کوئی آنکھ طاقت ہے کیا  
 ہمارے یہ مولاد سرور ہیں جب  
 ہمارے ہی اعظام ہیں چرخ سا  
 کرین سرفرازوں کو ہم سر کو پست  
 کرین قتل اعدا خدا کے لئے  
 ارادہ نہ سرور بسنے ظاہر کیا  
 ہوا کوچ لشکر مدینہ سے یون  
 عنان با عنان تھے ہزاروں ہوا  
 سنان با سنان اور علم عبر سام

کہ تیار غازی ہوں بہر غزا  
 جو ہم حکم دین ہوں روان بید رنگ  
 تو دیر چھریا یکدم کے لئے  
 یہ کتاب ہے راوی صادق امین  
 کہ ہر اک تھا شیدا سے رب کریم  
 کہ دلمین امنگ اور جو یائے کار  
 ہمارے ہے قبضہ بین عالم تمام  
 ظفر ہے جلو میں جبر جانیٹنگ  
 ہمارے نبی ہیں حبیب خدا  
 تو ہم میں ہے رب ہیں ہم ہی فوج  
 ہماری ہی تیغیں ہیں کشور کشا  
 ہم ہی ہیں زبردست سب زبردست  
 ہے انا فتحنا ہمارے لئے  
 چلے سوئے مکہ بعون خدا  
 گٹائیں اسٹڈی ہیں سانوں کی چون  
 روان تھے پیادے ہی باندھے قضا  
 شتر با شتر اور قدم با قدم

ہوا شہر بھیجے کوس تکبیر کا  
 جوا کدم وہ در حین روانہ ہوئے  
 سمون سے بگاڑوں کے اٹھا غبار  
 تھی چھائی ہوئی گرد و پری کے طور  
 جس لو میں تھی نظر من لشد و ان  
 وہ سلطان دین کی سواری چلی  
 لئے آپ سے رہ میں عباس بھی  
 دین کو آتے تھے با اوج و موج  
 جو کہ کے لشکر قریب آگیا  
 لشکر کو بھی دیکھوں لاؤں خبر  
 کہ اس کوئی تدبیر پہنچا لائے  
 کیا ساتھ مرکب پہ اوس کو سوا  
 تو پہنچے اوس سے لیکے وہ تیز تر  
 پہنچ حکم خیمہ کے اندر گئے  
 ابوسفیان ہے یہ عدد دئے خدا  
 محامداو۔ بگو سزاوار ہیں  
 یہ ایمان کا اس کے اب اعتبار

پڑا گنبد چرخ میں از لزلہ  
 ہوا گرد برد آسمان برین  
 ہوا سہمہ چشم حور اعتبار  
 چمکتے تھے ہتھیار بجلی کے طور  
 تھی فتح قریب آگے پیچے روان  
 کہ مکہ کو بادبباری چلی  
 کہ ہجرت کئی آتے تھے وہ جڑی  
 ہوئے حکم سے وہ بھی ہمراہ فوج  
 تو ابوسفیان کہ سے آیا چلا  
 ملا آ کے سیاست سے تیز تر  
 کہ بج جاؤں اور ما برو بھی رہے  
 جو شکر میں ہو پئے بجاہ و وقار  
 جہان تھے خیام جناب عمر  
 کھڑے ہوئے فاروق کہنے لگے  
 خدا نے مجھے اس پر غالب کیا  
 کہ اوس نے اسے یوں دکھایا ہیں  
 طبعی نہ اس کو امان زمیندار

برہنہ علم کر کے تیغ دو دم  
 کہ حکم آپ سے جلد حاصل کرنا  
 گرد و نون اول ہی پہونچے وہاں  
 جناب رسالت نے اوس سے کہا  
 کہالات و عربی کو دون کیا جواب  
 یہ خیمہ کے باہر جو کتا ذرا  
 کہ مانع ہے یہاں احترام و ادب  
 کہ بے حکم و الامین کچھ کر سکون  
 جو دل میں پہونچے ہیں پوئے نہیں  
 لگے کہنے عباس اس طرح پر  
 تو ایسا تشدد نہ کرتے کہی  
 خوشی سے جناب رسالت کی میں  
 مسلمان جو ہوتا مبرا باب بھی  
 کیا شہ نے ارشاد عباس سے  
 نے آنا یہاں کل بوقت پگاہ  
 دم صبح پہنچا و سکو حاضر کیا  
 ابوسفیان وہ وقت آیا نہ کیا  
 کہا ہاں توفہ مایا پھر آپ نے

نکل آئے جیسے کشادہ قدم  
 اور اسکو میں کر دوں ابھی غرق خون  
 تھے حاضر حضور شہ مسلمان  
 کہ تو اے ابوسفیان اسلام لا  
 لگے کہنے فاروق علی جناب  
 چکھاتا وہیں مجھ کو اس کا مزا  
 حضوری میں کیا تاپے میری اب  
 دل و جان سے قربانہ خاص ہوں  
 ہلا اب زبان ہی تو سکتے نہیں  
 یہ ہوتا ہمارے قبیلہ سے گزرا  
 کہا جب سلمان ہوئے آپ ہی  
 ہوا خوش کہ اہل قرابت سے ہیں  
 نہوتی خوشی مجھ کو ویسی کہی  
 کہ لیجاؤ خیمہ میں اپنے اسے  
 گئے اوسکو لیکر وہ باعز و جہا  
 ہوا اوسکو ارشاد یوں آپ کا  
 نہ پوچھے کیسکو تو حق کے سوا  
 وہ کیا وقت آیا نہیں تو مجھے

سمجھ لے یقینی رسول خدا  
 لگے کہنے عباسؓ تو ہو خراب  
 عمرؓ آ کے سر کاٹ لینگے ترا  
 تو ڈر کر لگا پڑ بنے کل و من  
 جناب محمدؐ ہیں اوسکے رسول  
 تو یہ عرض عباسؓ کرنے لگے  
 حقو راب عنایت کچھ ایسی کریں  
 یہ فرمایا جو اسکے گھر ہو رہے  
 کرے بند دروازہ کو اپنے جو  
 ہوا پھر تو عباسؓ کو یہ خیال  
 کہین پھر نہ جائے یہ اسلام سے  
 ذرا شوکت دین اور کرو فر  
 کہ تہی وہ گزر گاہ سب فوج کی  
 ہوا کون جب لشکر دین کا  
 سوار و پیادے جو بڑ بڑ کر چلے  
 بڑھی اس طرح فوج دشمن فلک  
 علم دارا اسلام کو لے چلے

تو اس سے ترود کچھ اوسکو ہوا  
 سلمان ہو جبکہ ورنہ شباب  
 کرینگے نال یہ ہر گز ذرا  
 کہ معبود ہے بس خدا نے برین  
 کیا میں نے اسلام دل سے قبول  
 کہ یہ قوم کا اپنی سردار ہے  
 کہ عزت ہوا کے لئے قوم میں  
 حرم میں جو ہو جو سلخ ڈال دے  
 امن میں ہے اوسکو ضرر کچھ نہو  
 نہ شیطان کا اسپہل جائے حال  
 کہا ان تو حبا نا گرو دیکھ لے  
 گئے لیکے اوس جا او نہیں نامور  
 کہ دیکھ لاؤن یہ کرو فرم ہی  
 بڑا شور بکسیر سے زلزلہ  
 فلک پر گٹھا چھا گئی گرد سے  
 کہ گویا سمندر ہوا موج زن  
 سبھی گرز اور تیغ تو لے چلے



وہ گھوڑوں کی چیل پہل کہنا دم پری  
 غضب جنت اور نہننا غناب  
 تھے اللہ کے شیر و نکلے ایسے پرے  
 یہ کہتے تھے عظمت جو انسان کی ہے  
 انہیں کے لئے ہیں یہ حور و قصور  
 رسالے نکلتے تھے جو پے پہ پے  
 قلاتی ہے قوم اور قبیلہ و نسلان  
 ہوئے دیکھ کر سخت بوسفیان و نگ  
 کہا ہے تمہارے بہتجے کی اب  
 کہا سلطنت پہر نہ کہنا اسے  
 کہاں سلطنت اور یہ شوکت کہاں  
 یہاں زیر فرمان ہے بالاولیٰ  
 فرشتے سپاہی یہاں بنتے ہیں  
 یہاں لشکری بنتے ہیں جبریل  
 ہوا و کب خاص کا جب گذر  
 تھے قصورے پہ شاہ و دعالم سوا  
 اور اک سمت غازی اسٹید خضر  
 لرز نے لگے جو ذرا دیکھ لے  
 زمین سے سما تا فلک تھا بندہ

کہیں کان پکڑے تھی بجلی چہ پی  
 ساتا سہانا سہانا غضب  
 کہ حیرت سے قدسی اونہیں نکلتے تھے  
 ملک کی نہ ایسی بنی جانتی ہے  
 جو کچھ ہیں یہ ہیں چشم بد دور دور  
 بتاتے فلانا یہ سردار ہے  
 جسے دیکھئے صاحب فروشان  
 اور ازنگ حیرت سے جیسے تنگ  
 بڑی سلطنت اور شوکت غضب  
 رسالت کی ہے شان بڑھتی ہے  
 یہ شاہو نہیں عظمت یہ قدرت کہاں  
 سپاہی سے ہے بادشہ زیر دست  
 اسی سے تو یہ اس قدر تھے ہیں  
 انہیں میں ہے بے شبہ رب جلیل  
 تو اللہ اکبر یہ تھا کرب و فر  
 تھے اک سمت بوبکر ذی اقتدار  
 جلال اور ہیبت تھی یہ جلوہ گر  
 مکبر جس جرات اور انصاف تھے  
 عیان تھا جلال اون سے اللہ کا

کسی نے یہ شوکت نہ دیکھی کہین  
 علمدار انصاری جو سب سے  
 جو گزرے وہاں سے بفر و شکوہ  
 ادھون نے ابوسفیان سے یہ کہا  
 قریشیوں کا ہوا قتل و تذلیل کیا  
 یہ کہہ کر کہا ہاں سنو دوستو  
 احد کا عوض آج لینا ضرور  
 یہ سن کر حضور رسالت مآب  
 کہ یا رحمت دو جہاں سید  
 وہ سب گفتگو سجد کی عرض کی  
 یہ فرمایا ادن سے ہوئی یہ خطا  
 کرین ہم قریشیوں پہ عفو و کرم  
 یہ فرما کے فرمایا ہاں اے علیؑ  
 ادب اور رحم سے داخل ہو وہاں  
 سبھی افسردہ کو جو احکم یون  
 مگر اوسکا آئے مقابل میں جو  
 پہونچکر ابوسفیان نے مکہ میں

لڑتے تھے ادن سے زمان دین  
 عبادہ کے بیٹے دلاور بڑے  
 لئے ساتھ فازی گروہا گروہ  
 مبارک ہے ہکو تو دن آج کا  
 احد کا عوض لین بنو بی ابھی  
 کہ اؤسی ہوا اور اہل خنہج ہی ہو  
 نہو قتل و غارت میں ہرگز قصور  
 ابوسفیان نے عرض کی یہ کتاب  
 دیا حکم قتل آپ نے قوم کا  
 کہ تھے مجھ سے اس طرح کہتے ابھی  
 یہ دن ہے ترحم اور اکرام کا  
 کہ لازم ہے تعظیم و ادب حرم  
 علم سحر سے جا کے لیا وہی  
 مناسب نہیں آج خونریزیاں  
 کیسکو نہ مارو سب اؤ نہ خون  
 نہ جوڑو وہیں قتل فوراً کرو  
 کیا آگے سب باجرے سے اونہیں

لگے کہنے اون کو بڑا اور بہلا  
 کہ تھا عسکر مرہ اور صفوان ہی  
 مقابل ہوئے جلد اک فوج کے  
 کہاں بت پرست اور کہاں حق پرست  
 وہ بہا گے کہ اب جان بچ جاؤ گیس  
 حضور رسالت ہوئی اطلاع  
 بڑھے اور تیغ اونکی ہے کارگر  
 کریم رحم اب کیونتر حضور  
 کہ ضح عنہم السیف اے پہلوان  
 کہ تلوار کو میان ہی میں رکھو  
 گیا اک کہ اس ضح علیہم سیوف  
 غرض ہو چکے قتل شتر جو ان  
 یہ خالد سے شہ نے کہا تم نے کیوں  
 ہوا حکم کے کچھ نہ مجھ سے خلاف  
 کہ یہ حکم ہے ضح علیہم سیوف  
 کیا قتل اون کو اوڑا سر دیے  
 کہا ہمنے کیا تو نے کیا کیا ریا  
 میں جاتا تھا کہنے کہ رہ میں مجھے

اونہیں میں سے اک مجمع ناسزا  
 سوا اونکے تھا بچہ سہیل غبی  
 کہ سیف اللہ خدا اسکے سردار تھے  
 ہوئے قتل شتر کہ تھے زیر دست  
 سوا اسکے ہی کچھ نہ دل میں ہو س  
 کہ سیف اللہ خالد امیر شجاع  
 ہوئے قتل کافر اوڑے خوب سرا  
 یہ فرمایا خالد سے کہ وہ ضرور  
 یہ معنی ہوئے اسکے اے مہربان  
 کہ کفار کو قتل و غارت کر دو  
 کہ ماروا اونہیں صاف کر دو صوف  
 منادی ہوئی یہ کہ ہے اب امان  
 کہ قتل کفار کی عرض یوں  
 کہا مجھے اس شخص نے صاف صاف  
 تو بس میں نے ہر خدا کے روف  
 تو اس شخص سے آپ کہنے لگے  
 یہ کی عرض یا سرور دوسرا  
 ملا اک شخص مہیب اور اسے

ہوا دیکھ کر دنگ ایسا دہ تھا  
 بے محے اوس نے دھمکایا اور یہ کہا  
 سوا اسکے تو نے کہا کچھ اگر  
 کہا میں نے سیف خدا سے وہی  
 ہے اللہ سچا اور اوسکا رسول  
 کہ عم میرے حمزہ ہوئے وہاں شہید  
 عوض انکے ستر قریشی کو میں  
 پیرا و سرور تقدیر میں یہ نہ تھا  
 اجازت طرعا کو پرشہ نے دی  
 مجازا میں پہننے غم میں کر دیا  
 شہ انبیاء محبت دو جہان  
 زمین نے کیا شکر خالق ادا  
 نجاست ہوئی دور اہتمام کی  
 چوہا کر حجر کو چٹری آپ نے  
 مکبر ہوئے خود تو صاحب سب  
 گئے گونج دشت و جبل بسیر  
 کیا کعبہ کا پر طواف آپ نے

کہ میرا فلک تھا زمین پر تھے پا  
 کہ کہ قطع علیہم سیوف اور جبا  
 یہ جو رہے ماروں کہ تو جائے تم  
 لگے کرنے ارشاد حضرت نبی  
 احمدمین ہوا میں نہایت ملول  
 کہا میں نے چاہے جو رب حمید  
 کروں قتل کفار و مسکین بہ ہیز  
 کیا آج رب نے وہ میرا کر  
 عوض لوہنی بکر سے وہ ابجو  
 ہمیں علم ہے جو ہوا انا جسریا  
 ہوئے رونق مکہ باغ و شان  
 کہ اب آگیا دور اسلام  
 کہ بیان آئی یہ دولت اسلام  
 لیا چوم اسے اوس گھڑی آتے  
 لگے کہنے تکبیر با صد طرب  
 کہے تو کہ ہو پناوہ غل چرخ  
 بتوں سے کیا اوسکو صان آتے

معجزہ

کہ سب تین سو ساٹھ بتتے وہاں  
 جسے کرتے اوندا ہوا وہ گر پڑا تھا  
 جو اونچے مقاموں پہ بٹتے رکے  
 جڑ ہو دوش پر میرے توڑا نہیں  
 جوتے بت وہاں میں نے توڑا نہیں  
 تھے دوش مقدس پہ شیر خدا  
 اونہوں نے گزارش کیا با ادب  
 مرا سہرا در ساق عرش خدا  
 جو کچھ چاہوں لیلون بڑا کر میں دست  
 یہ فرمایا پھر آپ نے اے عمر  
 شاد و سٹا دین مگر رہ گئی  
 ادب سے اونہوں نے مٹایا نہیں  
 تو اذن دونوں تصویرون کو دیکھ کر  
 دیا حکم تھا سب مشاد وہی  
 ہے اک تو جناب براہیسم کی  
 یہ فرمایا فوراً سٹا دوا نہیں  
 سنگائی گئی جبکہ ہرزعفران

اشارہ چڑھی سے شہ دو جہان  
 ہے راوی صادق نے یہ ہی کہا  
 یہ فرمایا اللہ کے شیراز سے  
 جناب علیؑ خود یہ فرماتے ہیں  
 حرم کر دیا صاف پسینکا اونہیں  
 یہ فرمایا مبتلا و محال ہے کیا  
 کہ اس دم حجاب اوٹھ گئے مجھ سے سب  
 جو کچھ ہے بیان سب میں ہوں دیکھتیا  
 زبردست تھے وہ ہی سب زیر دست  
 یہ تصویریں کعبہ میں ہیں جس قدر  
 براہیسم کی اور سمعیل کی  
 بڑی جب نگاہ شہ مرسلین  
 یہ فرمایا ہمنے تو متکو عمر  
 ادب سے اونہوں نے گزارش یہ کی  
 شبیہ ذبیح اللہ ہے دوسری  
 جو انکو بناتے ہیں ملعون ہیں  
 اونہیں دھو دیا او سکرا پاؤں سے وہاں

خطا اہل مکہ کی کردی معاف  
 عنایت کی اور مہربانی بہت  
 لگے کرنے وہ شکر دل سے ادا  
 اور انصار نے یہ عنایت کرم  
 کہ میلان شہ کو اوپر ہو گیا  
 وطن کی طرف ابتور غیت ہوئی  
 کہ معلوم شہ کو ہوا وحی سے  
 ہے نسبت مری تمکو ایسا خیال  
 کہ ایسا میں کر سکتا ہر گز نہیں  
 یہاں سے تو ہجرت میں ہوں کر چکا  
 یہ سن من کے وہ روئے کئے لگے  
 کہ ہے آپ سے اور اللہ نے  
 کہیں ہم نہ محروم دیدار ہوں  
 یہ فرمایا تم پہے ہوا خدا  
 کلامی بلطف خدا کے انا م

ہوئی اذکی جان بخشیاں بخلاف  
 کہ اوٹکو ہوئی کشتا و نانی بہت  
 کہ انسان بندہ ہے احسان کا  
 جو دیکھا لگے کئے وہ خوش شرم  
 کہ یہ قوم اور بھیہ وطن ہو مرا  
 اسی لکیر میں تھے وہ غازی جری  
 تو انصار سے آپ کئے لگے  
 کہی دل میں ایسا نہ لانا خیال  
 میں ہوں عبد حق اور رسول میں  
 دینہ ہے مسکن و مدفن مرا  
 کہ فطر محبت سبب اسکا ہو  
 کہ ہے ہے نہ ہم میں یہ دولت رہی  
 کہ ہم تو وہاں یہاں سپہ کار ہوں  
 صداقت تمہاری ہے جیلا چکا  
 سیارک ہوئی فتح مکہ تمام

غزوہ حنین و فتحیابی جان نثاران حضرت سلطان نشا تین صلوات  
 کما داتہ دی رحمۃ اللہ نے

جو مالک بن عوف ہے خیرہ سر  
 کئے جمع ہیں اوس نے مردانِ کار  
 ہوا حکم پر فوج نصرتِ آخر  
 ہوئے حکم کے ساتھ غازی تیار  
 ہوئے ہر کا بشتہ نشاتین  
 ہوا بعضے لوگوں کے دل میں خیال  
 عدو جتنے ہوں کیا خطر ہے ہمیں  
 ہوا علم حضرت رسالت کو سب  
 اور اپنی یہ کثرت پہ نازان ہوئے  
 ہوا طبع اقدس پر بس ناگوار  
 ہوتا دیب و تنبیہ ان کے لئے  
 کہ بہا گے وہ سیدان کو چھوڑ کر  
 کہ ہے فتح قبضہ میں اللہ کے  
 یہاں کچھ نہیں ہے قلیل و کثیر  
 دو عالم کا مختار ہے بیگان  
 وہ چھوٹی کو چاہے تو جبریلؑ پر  
 خدائی ہے اوسکی وہی ہے خدا

ثقیف و ہوازن سے اب سرسبز  
 کہ چالیں سو ہیں زر وے شمار  
 غزا پر ہوتا رہا دستہ کمر  
 کہار اومی نے تھے وہ بارہ ہزار  
 کہ حاصل ہوتا ہیکو فتح حنین  
 کہ ہم سے کسے اب ہے تابِ قتال  
 ملا دینکے اب خاک میں ہم و نہیں  
 کہ با ہم مسلمان یہ کہتے ہیں اب  
 خیال انکو اس طرح ہونے لگے  
 اسی سے ہوئی حکمتِ کردگار  
 ہزیمت ہوئی تھوڑے کفار سے  
 جو تھا زعم جاتا ہا سربس  
 جسے چاہے وہ نصرت و فتح دے  
 جو چاہے کرے ہے وہ ربِ قدیر  
 وہ داد دے ہے داورد اور ان  
 کرے غالب اور بخشے فتح و ظفر  
 خدا ہی خدا ہے کیا اوس سوا

جو اک غیر قدرت کا ملاہر کیا  
 تو ساتھ آپ کے تھوڑے سے رہ گئے  
 ہوئے کا زمان سے ہی خستہ و خوار  
 یہ تفصیل ادسکی ہے مومن سنین  
 قوی اور نکلا اسلام اب تک رہ تھا  
 ہزاروں ہی گنتی میں ہوتے تھے سب  
 کیا تھا یہ کفار نے انتقام  
 اگر جبہ مسلمان ترتیب سے  
 اگر اتفاقاً وہ رستے تھے تنگ  
 بڑھے پر نہ صفت بندیان ہو سکیں  
 ہوئے تیر انداز کسر ثواب  
 برسنے لگے تیر و نہر تیسریوں  
 تو اون سے ہر اول کا لشکر جو تھا  
 نہ ٹھیرا وہ جب منتشر ہو گئے  
 نہ ٹھیرے کہ ہاگڑ سے ادنیٰ تمام  
 معاذ اللہ جب فوج بولن بہاگ جائے  
 مسلمان ہوئے تھے جو اس واسطے

اوتھے پاؤں میدان اوتھے چٹا  
 اولیٰ فتح اسلام ان ہی تھوڑوں سے  
 ان ہی نے نکالا سب اور نگار  
 بکثرت تھے تو مسلم اس فوج میں  
 وہی اہل ایمان سے تھے سوا  
 غرض ہوئے میدان میں جا کر جب  
 بچے تھے کین کا ہو تین وہ لیام  
 پئے جنگ تھے سب بڑھائے گئے  
 نہ میدان ہی تھا سزاوار جنگ  
 تو اعدائے حق تھے جو اہل کین  
 ہوا ہر عقابوں سے چھایا سحاب  
 کہ ٹیڑھی گرے آئے میدان میں چون  
 اور اسکے تھے سردار سیف حنا  
 اور انکے عقب میں جو تھے آ رہے  
 بگڑ ہی گیا فوج کا انتقام  
 لڑے سب کس طرح کیا لڑائے  
 کہ لین لوٹ میں مال اور جان بچے



ضعیف اور کلام تھا اس قدر  
 جو کچھ دل میں آیا سو بکنے لگے  
 سمجھتے تھے بگڑا یہ کھیل آج ہی  
 حضور معلے اشتر پر سوار  
 باواز تھے رجز سے تر زبان  
 نبیؐ ہونہیں سچا نہ جھوٹا ہوں میں  
 وہ عباسؓ و بوسفیانؓ اور مرتضیٰؓ  
 تھے گرد آپ کے چاروں پہر آپ نے  
 بکار و ہمارے تم اصحابؓ کو  
 لکھا ہے تھی آواز اون کی بڑی  
 وہیں حسب تعلیم عالیجناب  
 کہ انصار اور اہل سہرہ سنو  
 چلے تم کہاں آپ کو چہرہ کر  
 جو کالون میں اونکے یہ پہونچی ندا  
 کہ گرتا ہے پر واندہ چون شمع پر  
 نہ آئے یہاں مومنو کچھ خیال  
 کہ دل اور جان کا ہے مالک وہی

کہ ہنس ہنس کے آپس میں وہ خیرہ مر  
 صحابہؓ پہ اور آپؐ پر ہنستے تھے  
 گیا ان کا اقبال و شوکت بھی  
 اکیلے تھے اور ساتھ تھے چند یار  
 کہ اوس رجز کے ہیں یہ معنی عیان  
 میں ہوں عبد مطلب کا بیٹا ہوں میں  
 وہ ہی ابن مسعودؓ ان کے سوا  
 یہ ارشاد فرمایا عباسؓ سے  
 کہ آواز دہر تم کہاں جاتے ہو  
 کہ آواز میں تھا نہ ویسا کوئی  
 وہ آواز دینے لگے یوں شباب  
 اور اے اہل سورہ بقرہ یہ کہو  
 نہ پاؤ گے کچھ حق سے مومنو مڑ کر  
 تو ہر اک جوان رشک پر واندہ تھا  
 حضور نبیؐ آئے سب دوڑ کر  
 یہ تھی حکمت حضرت لایزال  
 اویسکے ہے قبضہ میں نیکی بدی

لے چا انصار  
 رجز حضورؐ اور  
 وہ یہ ہیں  
 انہی کے تھے  
 عبدالمطلبؓ  
 نبیؐ کے چہرہ  
 عبدالمطلبؓ  
 سورہ بقرہ  
 یہ کہو  
 نبیؐ کے چہرہ  
 یہ تھی حکمت  
 اویسکے ہے

وہی مارتا اور جلاتا ہے بس  
 کرشمے پر سب اس کی قدرت کے ہیں  
 اودھر سے وہ ظلمت اودھر سے یہ نور  
 یہ خوشخوار جنگ اودھن ہونے لگی  
 دلیر و دلی رجز اور کڑاک کی صدا  
 غبار آسمان پر تھا جیسے سحاب  
 اور آواز تھلیل و تکبیر کی  
 کہ تھا گوشت گند نیلگون  
 لکھا ہے کہ اترے ملک پنج ہزار  
 ہوئی فوج اسلام نصرت نصیب  
 کیا یہ بھی رادی نے اسجا بیان معجز  
 لئے مشت اقدس میں کنکر کہ خاک  
 کچھ ایسی ہوئی پھر نہ شیرے ذرا

دکھاتا کہلاتا پلاتا ہے بس  
 نظر ہو تو جلوے یہ وحدت کے ہیں  
 ہوئے حج آ آ کے پیش حضور  
 اجل خون کے اشکو نے روئی لگی  
 گرج رعد کی سی تھی بس خبابجا  
 زمین پر برستا تھا خون مثل آب  
 چڑھی آسمانوں سے گزری گئی  
 لرزے لگا خوف سے بیستون  
 لئے ساتھ مادہ پرور و دھار  
 کہ بہا گئے وہ کفار نکبت نصیب  
 کہ شاہ دو عالم نے اوسدن وہاں  
 جو پسکی حد کی طرف اونکو دبا ک  
 اوٹھے پاؤں میدان سے رستہ لیا

اسلام لانا شیعہ کا اور ظہور معجزہ حضرت سید انبیا صلعم

یہ شیعہ بن عثمان نے ہے کہا  
 یہ ٹھانی تھی دل میں جو قابو لے  
 شہیدان کے بدے نبی کو کروں

کہ میں ادس لڑائی میں موجود تھا  
 احمد میں ہمارے جو مارے گئے  
 کیا بہاگ جہدم سلمان قشون

رہے آپ تنہا ہی میدان میں  
 کروں قتل اب بے تامل یہاں  
 لپک کر میں پہونچا ہی سمتِ یمن  
 چلا جانبِ چپ تو بوسفیان تھے  
 قریب آپ سے جبکہ میں ہو گیا  
 چکا چوندا آنکھوں میں ایسی ہوئی  
 تو ڈر کر کہا ہاتھ آنکھوں پہ جھٹ  
 یہ فرمایا شیعہ تو نزدیک آ  
 رکھا دستِ اقدس مرے سینہ پر  
 بچا لے اسے شرِ شیطان سے  
 ہوئے آپ آنکھوں سے محبوب تر  
 مجھے جوشِ اوسوقت ایسا ہوا  
 تو میں بارتا بے تامل اوسے  
 بشوقِ زیارت میں حاضر ہوا  
 تمنا وہ بہتر ترے دل کی تھی  
 کیا عزمِ فاسد مرا سب بیان  
 یہ کی عرض اے سرورِ نشاۃین

شتر سے بھی اوترے بڑا میں نہیں  
 میان سے لئے تیغِ آتش نشان  
 یہ دیکھا ہین عباسِ قائم وہین  
 یہ چاہا کروں دار اب پشت سے  
 تو اک شعلہ آتش کا حامل ہوا  
 کہ گویا بصارت بھی حسابی رہی  
 میری سمت بس آپ آئے پلٹ  
 یہ سنکر قریب آپ کے میں ہوا  
 دعا کی کہ اے داورِ داوگر  
 ہوا کفِ سب دودل سے مرے  
 کیا پر یہ ارشادِ بیڑہ جنگ پر  
 پد رہی مقابل جو ہوتا مرا  
 غرض جب مسلمان منظرِ مجھے  
 تو ارشاد اس طرح مجھ سے کیا  
 کہ بہتر ہے یہ بخششِ ایزدی  
 ہوا کلمہ سے میں وہین تر زبان  
 اور اسے فاتحِ جنگِ بدر و حنین

و عا یہ کچھ بن عفو میرے گناہ  
 آگہی تو عفار ہے بخشدے  
 مسلمان ہوئے چار بیان پر خمید  
 سد بارے یہ جنت کو وہ نارین  
 ملی اور ہمیشہ وہیں وہ رہے

و عا آپ نے کی کہ اسکے گناہ  
 تھے شیعہ کہان اور کہان ہوئے  
 جوئے قتل کف اسے تر پلید  
 سزا داد جو جنت کی جاتی اوہین  
 رہے اہل حق پاس اللہ کے

سہرہ ابو عامر غنہ اور شہادت اوہ کی اور تقسیم ہونا غنائم کامہ حالات متعلقہ

یہ کتاب ہے راوی کہ وہ خیرہ سر  
 تو ابو عامر نامور خوش نہاد  
 تعاقب ہوا ان کے مقرر ہوئے  
 گئے تیز پا اور ادھنیں جا لیا  
 ابو عامر آخر ہوئے وہان خمید  
 جو باقی رہے ہو کے وہ فتحیاب  
 حضور جہاندار حاضر ہوئے  
 مسلمان ہوئے لطف اوہ پر ہوا  
 فنیمت کا جو کچھ تھا مال و منال  
 مگر مکینوں کو بکترست دیا  
 اور اسلام پر مستقل بھی رہیں

گئے ہاگ میدان جب چوڑ کر  
 بحکم شہنشاہ صاحب رشاو  
 دلا در سیہی منتخب ساتھ تھے  
 کئے قتل اعدائے دین نابز  
 میسر ہوا وصل رب مجید  
 لئے عورتیں اور لڑکے شتاب  
 قبیلے جو اکثر ہوا دن سے تھے  
 جو تہین عورتیں پہیرا دن کو دیا  
 دیا سب کو زیادہ مال سے وہ مال  
 کہ خوش ہوں یہ سب اور بڑھو صلہ  
 محبت ہو دین کی ندین سے پرین

تو انصار جاننا زیادہ دیکھ کر  
 کہ شاید حضور کے ایہاں  
 اور اس جا سے محرم دیدار ہم  
 تو آپس میں کرنے لگے گفتگو  
 شکایت وہ کرنے لگے آپ کی  
 یہ معلوم سب آپ کو ہو گیا  
 یہ تھا اوسمیں انصار اب تم سنو  
 کیا کیوں، پر جو لطف و کرم  
 یہ سمجھو کہ الطاف اور بخششیں  
 کہ قائم رہیں دین اسلام پر  
 گئے بھول تم میں جب آیا نہ تھا  
 سفر کرنے سکتے تھے بے ضابطہ  
 اور اب تم ہوئے فضل اللہ سے  
 جو کچھ چاہیے تم کو موجود ہے  
 یہ سن کر ڈرے اور اب سے خموش  
 یہ فرمایا دیتے نہیں کیوں جواب  
 کہ ہم خدا و نبی سے ہیں شاد

پریشان ہوئے اور گئے دلیں ڈر  
 رہیں اس قدر انتہا میں جسربان  
 مدینہ چلے جائیں ہے ہے ستم  
 اور اوسمیں جو کم سن تھے اور تند خو  
 یہ بھی تیزی طبع اور کم سن  
 کئے جمع انصار خطیبہ پڑھا  
 کہ ہے علم ہم کو جو تم کہتے ہو  
 مگر اوس سے تم کو ہوا کچھ علم  
 جو کین کیوں پر یہ سب اس سے ہیں  
 مسخر ہوں دل انکے اس سے مگر  
 یہ زور اور شرف تمنے پایا نہ تھا  
 تھی حاجت پہئے زادا اور راجہ  
 قوی دل بڑے حشمت و جاہ سے  
 بتاؤ شکایت ہے ہر کس لئے  
 یہ ہیبت ہوئی اور گئے رنگ و ہوش  
 تامل ہے کیوں کیا ہے یہ پیچ و تاب  
 رہیں آپ خوش بس یہی ہے مراد

نہیں کچھ تمنا نے مال و منال  
 رضاے خدا اور رضا آپ کی  
 یہ قسم مایا مان یہ نہ تھمتے کہا  
 نہ دولت نہ ثروت نہ سامان خیال  
 اور اون سے تھے مخالف ہی جب آگئے تھے  
 تھے محتاج ہی آپ مسکین بھی  
 شریک آپ کو اوہیں سمجھنے کیا  
 خدا کی قسم تم جو ایسا کو  
 کہا ہم خدا دینی سے ہیں خوش  
 تو ارشاد اس طرح اون سے کیا  
 نہ تم لوگ اس سے ہو گے شادمان  
 خوشی سے غنیمت کا ہی مال لین  
 یہ مال و منال اونٹ اور بکریان  
 یہ سنتے ہی وہ عاشقان نبی  
 لگے کہنے یہ ہی تو نعمت ہے پس  
 تمنا یہی ہے یہی آرزو  
 یہ دیدار ہی دیکر جیتے ہیں

دو تین تین نہیں یہ ہمارے خیال  
 ہمیں چاہیے آرزو سے یہی  
 مدینہ میں جب آگے کیا پاس تھا  
 دیا آپ کو قوم نے تھا نکال  
 بغداد ہو گئے ہم مکان ہی دے گئے  
 ہماری جو قوت تھی اور مال ہی  
 دقیقہ کوئی بھی نہ رکھا اوٹھا  
 تو یہ سچ ہے تم صادق القول ہو  
 نہ ہم دولت و فیوی سے ہیں خوش  
 کیا انصار تم تو ہوا اہل وقت  
 کہ لیجائیں یہ اونٹ اور بکریان  
 چلو ایک تم ساتھ اپنے ہمیں  
 ہیں بہتر کہ ہم کچھ کرو تو بیان  
 ہوئے خوش کہ یہ جان تھے جان ہی  
 نہیں اس ہو کچھ ہی ہکو ہوس  
 جو ہے حبیب و جو آپ کی جت و جو  
 نئے دید گر چہ سدا پتے ہیں

لیکن یہ ہرگز بھی تشنگی  
یہی ہے وہ بادہ کہ اس سے ذرا  
میسر جسے آہ و پیدار ہو  
حضور آپ طیبہ میں جب جائینگے  
ہمیں تھا یہی رنجِ شاہِ حضور  
بس اب غم نہیں جبکہ جو چاہیں دین  
حضور سے لے آؤں سے کہا  
کہ سب آدمی ایک رہ کر چلیں  
کہ ہن جان نثار اور وفادار بھی  
جو خطبہ سے شہ کو فراغت ہوئی  
کھڑا ہو گیا آکے پاس آپ کے  
کہنا آپ کے جو کچھ احسان ہیں  
ملیں نعمتیں ہم کو جو آپ سے  
ہیں اکثر وہ انعام و لطف و عطا  
یہی ہے بڑے کرے نعمت ہمیں  
وہ کافر جو اس جنگ سے بہاگ کر  
لیا آپ نے گہیرا اس قلعہ کو

پچھے خم کے خم اور بڑھی تشنگی  
نہیں سیری ہوتی ہے یا مقتدا  
تو پھر اور کیا ادسکو درکار ہو  
مرادین ہم اپنی سبھی پائینگے  
رہیں یہاں تو ہلوگ ہو جائیں دور  
نہ کچھ فکر اسکی نہ پروا ہمیں  
کہ کہاتا ہوں سو گند رب العالی  
میں اوس رہ پڑوں جبہ انصاریں  
نہوں گا جدا ان سے ہرگز کبھی  
تو انصار کا اک گروہ جری  
وہیں دستِ اقدس کے بوسے لئے  
نہ ہوئے نہ ہوینگے ہرگز اونہیں  
جتا یا نہ اونکو ہمیں آپ نے  
نہ جن کا کیا آپ نے تذکرہ  
رہیں ہم میں آپ اور ہم خوش رہیں  
گھسے حصن طائف میں بڑا و سر  
رہے چند روز آپ سے جنگ جو

ہمیں نہ ذی قعدہ کا آگیا  
جوہن جاباہ حرام اور خین جنگ  
دیا چوڑا پس ہی آئے چلے  
سرف ہوئے آگے اسلام سے

تو وہ بچ گئے باعث اسکا یہ تھا  
نہیں جاہئے آپ نے بید رنگ  
لکھا ہے مگر اہل طائف جو تھے  
کھلے بخت منقاد سب ہو گئے

اشکر کشی حضرت شہنشاہ عالم بقیام تپوک اور نہ آنا شام اور دم والوں کا بقیہ  
اشکر نصرت پیکر کے معہ احوال متعلقہ فتوحات جو اس سفر میں ہوئیں

لکھوں وجہ اشکر کشی تپوک  
کہ جاتے تھے جو شام کو قافلہ  
تو اس طرح ظاہر ادھون نے کیا  
کہ طیبہ پر اب میں جڑائی گردن  
حضور معلیٰ نے جب یہ سنا  
کہ تیاری جنگ قیصر کرد  
لکھا ہے کہ سامان کچھ بھی نہ تھا  
یہ ارشاد فرمایا اصحاب سے  
تہمتان ذی شان نے بید رنگ  
ستر ترین سویا کہ دو سوشتر  
روانہ اور خین کرت تھے شام کو

یہ کتاب ہے راوی صاحب سلوک  
پلٹ کر وہ آئے جو یہاں شام سے  
کہ ہے قیصر دم یہ چاہتا  
وہ ہے وہ بچے جمع فوج و قشون  
نہ کی دیر یہ حکم نافذ کیا  
جب لوگر متابل ہو تو مار لو  
یہ موسم ہی تھا گرم بس وہ وہاں کا  
دو دو وہیں جس قدر ہو سکے  
کئے تھے فوراً آپ نے صرف جنگ  
تجارت کا مال اور نہ تھا بے ہر  
نہ سامان ادن سے لیا نام کو



سوا اوں کے مشقال میں اک ہزار  
 یہ ارشادیں اوں کی نسبت ہوا  
 جو چاہو کر و کچھ نہ ہو گا ضرر  
 جناب عمرؓ نے دیا نصف مال  
 جو کچھ پاس تھا نذر سب کر دیا  
 کسی نے کمی کی نہ امداد میں  
 صحابی تھے انصار سے بو عقیل  
 بہر اپنی دن بہر تو ادن کو ملے  
 کئے صاع بہر خرچ اہل و عیال  
 شہنشاہ نے سب کے مالو نہ وہ  
 پسند آئی بہمت تو قرآن میں  
 کہ اس تنگ دستی میں بہمت یہ ہے  
 غرض ساز و سامان سب فوج کا  
 شتر سب و خیر لباس و سلاح  
 وہ تیار اک فوج ایسی ہوئی  
 رضائے خدا کے طلبگار سب  
 خدا سے بھی دل لگائے ہوئے

طلاب بھی کیا نذر اسے خوش شمار  
 جو اللہ کو تم نے راضی کیا  
 کہ ہے مہربان داد و دگر  
 صداقت پہ نئے تو مال و مثال  
 نہ ہے شان صدیق صاحب وفا  
 کہ دنیا و دین سے ہی نفرت انہیں  
 بجان عاشق نذر رب جلیل  
 جو دو صاع خرمی ادن ہی خرموں سے  
 دئے صاع بہر ہر رب جلال  
 رکھے اور یہ فرمایا اللہ کو  
 صفت انکی فرمائی فرقان میں  
 ہمارا خلوص اور محبت یہ ہے  
 بفضل خداوند پورا ہوا  
 فرا ہم ہوئے خوب بہر و سلاح  
 کہ بہاری ہوشا بان عالم پہ بھی  
 اور اس دار فانی سے بیزار سب  
 سہی اپنی ہستی مٹائے ہوئے

یہ ان پر بیان ہوا  
 المطوحین  
 وہ جو مجلس کر چکے  
 دل کو کر دے  
 من البونین فی  
 الصدقات  
 شہادت کر دے  
 سلاموں کو دے  
 والذین لا یجلبون  
 الا جہدہم  
 اور ان پر جو بیان  
 گرا بی محنت کا  
 فی سیرت من ہد  
 یہ ان پر بیان ہوا  
 سنن اللہ ص ۱۰۰  
 انشور و اور  
 غنی ای الی  
 دیکھ کر

اگرچہ سب انسان پر شک ملک  
 خدا دینی کے سبھی لشکری  
 خدا ان کا اور یہ سب اللہ کے  
 مدینہ سے لشکر روانہ ہوا  
 جو مشہور جاہے ثنیہ و داع  
 دیا حکم تیار ہون پران علم  
 ہوئے حکم کے ساتھ وہ بھی تیار  
 علمدار تھے دوسویں کے اسید  
 علمدار پہلو جب نہ ہوئے  
 ہوا حکم نافذ یہ انصار کو  
 تو انہیں بڑا تھا جو سب کے نشان  
 لے لیا اسے تھے زیرِ پرچم  
 یہ راوی کا شک ہو قباحت نہیں  
 لکھا ہے جو اپنا لئے سب تھے  
 مگر زید ثابت کو کچھ دیر دیا  
 نہیں جانتا میں ہوا کیا قصور  
 یہ فرمایا قرآن کے حافظ ہو  
 زیادہ ہیں تجھ سے وہ قرآن میں

تھے تیر قدم اونکے ساتوں فلک  
 انہیں کے لئے تھے فضا کی سہی  
 بڑی شان ان کی بڑے مرتبے  
 اور اسلام کا بول بالا ہوا  
 تو پہونچے وہاں بادشاہ مطاع  
 روانہ ہو پر فوج نصرتِ حشم  
 بڑا فوج کا اور جاہ و وقار  
 بعد فرسوط بعد ہوا امید  
 کہ تھے خزر جی اس علم کے تلے  
 نشان ہر قبیلے کا تیار ہو  
 صداقت پناہ کو دیا شہ نے وان  
 ہے اونکا ہی لکھا اور انکا ہی نام  
 جو راوی ہے وہ ہے نہایت امین  
 علمدار اونکے عمارہ ہوئے  
 گزادش اس کے اونہوں نے کیا  
 ہوئے ہیں خفا مجھ سے شاید حضور  
 وہ لایق ہیں اسکے کد آگے رہیں  
 وہ افضل ہیں اس میں زیادہ جو ہیں

اگر چہ یہ کوئی غلام اور کان  
مقدم وہ قرآن کی برکت سے ہے  
اور اس فوج میں تھے جو مردانِ کار  
کسی نے کیا سنی تھی ہزار اور کوئی  
روایت میں آیا ہے ستر ہزار  
شتر بھی تھے بارہ ہزار اسے انہی  
بصد فرسوط یہ لشکر بڑا  
سپاہی پہ دار سب شیر نر  
تعالی اللہ او نکادہ جوش و خروش  
چڑیا آسمان پر غبار زمین  
ہر اول کے افسر تھے خالد ولید  
یمین پر تھے طلحہ وہ عبد آلہ  
پسر عوف کے عبد الرحمن جو تھے  
حبیب خدا رونقِ قلب گاہ  
عیانِ ہیبت و جاہ ہر اک طرف  
علمِ فرقِ اقدس پہ سایہ فگن  
تھی قربانِ اوس پر خدائی تمام

ہوا و سکا گنا پر یہ ہے اسکی شان  
یہ قرآن ہی کی فضیلت سے ہے  
یہ کتا ہے راوی کہ اون کا شمار  
بتا تا چنل تک ہے اور اور بھی  
تھے سب دس ہزار ان میں جنگی سوار  
سیرین ہے گنتی لکھی بس یہی  
یہ شوکت یہ شمت تھی تا جہند  
جلو میں لئے ساتھ فتح و ظفر  
اڑتے ہوش کے دیکر اونکو ہوش  
ہوا گرد و برد آسمانِ برین  
وہی فاتحِ شام و گردِ شد یہ  
بزیر نشان با ہزار عسکر و جاہ  
تھے بائیں طرف فوجِ ہمرہ لئے  
زہے فوج و لشکر زہے بادشاہ  
جد ہر دیکو گردانِ دینِ صفت بصف  
اویکے تلے سب زمین و زمیں  
کہ تھے جلوہ گر آپ با احشام

مین قربان اوس شاد و نوح کے  
 آئی مجھے بخش دے فضل کر  
 رہے دونوں عالم میں با آب و رو  
 سلمان ہمیشہ رہیں شاد و دل  
 غرض بونہیں یہ فوج بہر سلوک  
 ملارہ میں جب دیار تھجڑ  
 نہ ٹھیرو نہ اس جا کا پانی پیو  
 کہلاؤ بلاؤ نہ اونٹوں کو بھی  
 کہ اور اتنا اللہ کا اس جا عذاب  
 اونہیں پر عذاب آجگاہ آیا تھا  
 جوئے جلد جلد اوس جگہ سے روان  
 اور ایسے وہ تھے بہتر آیا عذاب  
 صحبان حق کو تو لازم یہ ہے  
 یہ کتاب ہے راوی بہت معجزے  
 جو پوچھے تبوک ادب دیرا ہوا  
 ہوئے فیض شکر کے دہان پر مقام  
 جو تھا شہر ایلہ کا فرمان روا

تصدق میں اوس امیر اور بیچ کے  
 میری آل و اولاد ہی سر بہر  
 غیور اور رحمن یا رب ہے تو  
 خوشی سے دہیں مسکے آباد دل  
 روان شوق سے تہی بسمت تبوک  
 لگے کرنے ارشاد پیغام بشر  
 نہ آنا بھی گوند ہو دیان سے چلو  
 ہے لازم یہاں خوف رب قوی  
 نمودی جو تھے لوگ خانہ خراب  
 رخ پاک پر ڈاکر پر روا  
 کہ رہتے تھے اعدائے مولا یہاں  
 خفا ہو کے اللہ نے بھیجا عذاب  
 نہ ٹھیریں نکل جائیں بس تیز پے  
 تہنشاہ سے اس سفر میں ہوئے  
 نشان و علم ہو گئے چرخ سیا  
 نہ رومی کوئی آیا نہ اہل شام  
 بدل اوس نے منظور جز یہ کیا

اطاعت سے حاصل کی اور نے ان	کہ بیچ جائے عزت ہی اور مال و جان
سوا اور کے چار و سر و دستے	سطیع اور منقاد وہ بھی ہوئے
ہوئی مشہر جا بجا یہ خبر	سہے اسلام والوں کا یہ کرو فر

معجزہ و فتح دومتہ الجندل ہر دست سیف اللہ خالد ولیہ رضی اللہ عنہ

جو تھے سیف حق اون سے پہر آپ نے	یہ فرمایا اب بنگو یہ چاہیئے
سوئے دومتہ الجندل اے نادار	روان ہوا کیدر کو کر نے شکار
کئے چار سو تیس ہمرہ سوار	عرض کی کہ حاضر ہے یہ جان تار
مگر توڑے ہیں لوگ یہ اے حضور	تو فرمایا یہ فکر کر دل سے دور
اکبر تر اقیہ ہو جا	کہ قلعہ سے بھیہ شکار آئیگا
تو بے جنگ کر گئے گا و سکو سیر	کہ حامی ہے اپنا خدا کے قدیر
ہو افرق اسین نہین بال بھر	جو ہو پختہ وہاں حنا لہ شیر نر
تو وہ چند خدام ہمرہ لئے	نکل آیا تھا صید کے واسطے
ہو احب کہ مشغول سیر و شکار	ہوئے قابض اوس پر یہ عالی وقار
پرا و سکا جو بھائی تھا احسان نام	مقابل ہوا تاکہ لے انتقام
اگر ضرب خالد سے مارا گیا	وہ سیدہ جہنم سدا را گیا
اکبر نے منظور جز یہ کیا	اطاعت کی دولت بچا سدا رہا
یہ لشکر میں لوٹ آئے با صد خوشی	حضور شہنشاہ سب عرض کی

رواق افسر و زندہ پر سکینہ ہونا شاہنشاہ رسالت پناہ کا اور  
وفات شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

<p>دیا شور و پھر یہ صحابہ نے کہ سچے چلے تشریف طیبہ کو اب میں نہ میں گھر گھر چین شادمان اور اس عزم کو سن کے کفار اب اور ایسا ہوا و میوں کو خطر اور آ آ کے ہر لوگ ہر سمت سے دیا عرب سب منور ہوا ہوا دین برحق کو غلبہ تمام لکھا ہے کہ تشریف لانے پہی مگر مختصر مختصر تھیں سبھی ہوئے ہر جگہ اہل دین فتح مند ہو اس سال دسوان چہر ہر شے یار کیا قرب حق کی طرف التفات صحابہ جو شہید و عشاق تھے کلامی کر و مجدہ شکر اب</p>	<p>خدایان و عشاق و احباب نے پلٹ آئے شاد و قریشی نسب کیا سب نے شکر خدا سے جہان ہوئے مفضل اور مردار سب ہوئی پست ہمت شکستہ کمر پاپے مسلمان ہونے لگے کہ پہل اوسمین نور نبوت گیا مسلمان عرب میں ہو کر خاص نام لائی ہوئیں اور یہی اسے اخ کہ تفصیل ادا کی نہ لکھی گئی خدا نے کئے ان کے رتبے بلند تو شہ نے بشوق خداوند نگار ہوا و نیر ہمیشہ سلام و صلوات ترتیب سے رہے بحسب ولدا سے کہ لکھی فتوحات فیخرب</p>
--	---

آئی تجھے حمد ہے بے شمار  
کہ سب جلد اول نے پایا نظام  
رہے مجھ پہ فضل و کرم کی نظر  
ترانام ہے ارحم الراحمین  
معاون ہو میرا الٰہی مدام  
پیاپے تو بیج اون پہ رحمت سدا  
دو عالم میں اسکا مجھے اجر دے  
سنو مومنو یہ فتوحات اب  
یہ سن تیرہ سو بیس اور آٹھ ہین  
بشر ہوں ہوئی ہو خطا کچھ اگر  
کہ تار وہ عالم الغیب ہے  
نہیں زندگانی کا کچھ اعتبار  
تصدق میں پیغمبر پاک کے  
اور اون پر ہوں افضل صلوٰۃ و سلام

کیا فضل مجھ پر یہ اس کے کردگار  
یہ مقبول ہوا ہے خدا کے انام  
جو میرے گنہ گین اوہین عفو کر  
تو ہی ہے تو ہی اکرم الاکرامین  
طقیل جناب رسول انام  
اور آل و صحابہ پہ بھی داکما  
رہوں چین سے اور ایمان سے  
لکے میں نے اور ہے یہ انعام رب  
کہ فارغ ہوا نظم سے اسکے میں  
رکھو عادت حق کو مد نظر  
نہو عیب جو یہ بڑا عیب ہے  
رہے گا مگر یہ سخن یادگار  
خداوند مقبول اسکو کرے  
سبھی آل و صحابہ پر بھی مدام

دعائے

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین  
و علی آلہ و صحبہ اجمعین صاف شہداء نقل النقل مسودہ بقلم فقیر عبد الرزاق

حتی عفا اللہ عنہ من الذی یرتابخ دوم مبارک بیچ الاول ۱۳۳۱ ہجری قدسیہ صلعم  
 تقریظ

چکیبہ کلک جواہر سلک مولانا ی معظم کرم فریادوان وحید دوران  
 شمس العلماء مولانا محمد شبلی نعمانی دام برکاتہم

تقریظ حسام الاسلام فی فتوحات سیدنا نام صلعم یہ حیرت انگیز بات ہے  
 کہ شعرا نے ہر قسم کے مضامین نظم کے اور سلاطین وغیرہ کے کارناموں پر مثنویاں  
 لکھیں لیکن جو چیز سب پر مقدم تھی یعنی آنحضرت کے غزوات اسکو کسی نے  
 بھی ہاتھ نہ لگایا فارسی زبان میں مندرجہ حیدری ایک کتاب ہے جو اس  
 موضوع پر لکھی گئی لیکن اسکے مصنف نے بہت کچھ تحریف و تدلیس سے  
 کام لیا اور ایسوجہ سے مقبول عام ہو سکی اور وہیں آج تک کسی نے اس پر قلم  
 نہیں اڑھایا۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ تاریخی واقعات کا لڑکھ و کاست نظم کرنا سخت  
 مشکل ہے شاہنامہ وغیرہ میں گو تاریخی واقعات ہیں شاعر واقعیت کا چندان  
 پابند نہیں جس واقعہ کو جس طرح چاہتا ہے لکھا بیڑا کر لکھ دیتا ہے بخلاف اسکے  
 آنحضرت کے حالات میں کسی قسم کی کمی بیشی ممکن نہیں عہد مبارک کہ ہر دم متبع ہست قدم را  
 ہمارے زمانہ میں جناب سید عبدالرزاق صاحب حسنی متخلص بکلامی نے اس  
 دشوار گزار راہ میں قدم رکھا اور واقعی کے غزوات کو بعینہ نظم میں ادا کیا۔ باوجود  
 نظم کی پابندیوں کے واقعیت سے کہیں سجاوڑ نہیں پایا جاتا اور یہ سخت



شکل بات ہے۔ سید صاحب موصوف اوس مشہور خاندان سادات کے  
 ہیں جبکہ احسان تمام ہندوستان پر ہے یعنی جناب سید احمد صاحب  
 جنہوں نے ریخت نگہ کے مقابلہ میں جہاد فرمایا تھا اسلئے ایسے ثواب کا  
 کام ان ہی کے ہاتھ سے انجام پاسکتا تھا۔ خدا ان کو جزائے خیر دے  
 آمین۔

شبلی

۲۸-۱ گشت ۱۱۱۱ مقام لکھنؤ میں ۲۸

مثنوی مشعر تہ تیغ تمام کتاب ریختہ کلک جواہر سلک شاہباز اوج سخنوری  
 نہنگ دریاے فصاحت ظہوری ظہور نظیری نظمیر مولوی حکیم سید سعید احمد  
 اسعد تخلص خلف مولوی جناب سید احمد علی صاحب نقوی سیامی جوم و مثنوی

واشکر لمعطی الرغائب  
 شکر او نکاہو کس سے بے نہایت  
 احسان بڑھے ایک اور اوس سے  
 احسان کا ماننا وہی دے  
 پہر کیا شکر اوس کا کر سکیں ہم  
 پوری کر سکتے ہی نہیں ہم  
 لطف و کرم او کے ہی ہیں بیحد  
 ہر خیر کار اس سے دکھایا

الحمد لمنعم الموابہب  
 احسان ہیں او کے بے نہایت  
 توفیق جو شکر کی وہی دے  
 محسن کا جانتا وہی دے  
 جب یوں ہوں احسان پیہم  
 یوں ہی نعمت رسول اکرم  
 وہ خاتم انبیاء محمد  
 اوس نے ہمیں کفر سے بچایا

کی اداس نے جو نظم پر توجہ  
 پہلایا جہان بین نور تہذیب  
 پیرایش گلشن جہان کی  
 جنگل کاٹے جفا و ضر کے  
 ذیعقل تمام ملتوں کے  
 ہر قوم میں اداس کے تذکرے ہیں  
 مشہور یہ حال ہیں جہان بین  
 آردوین ہی ہیں سیر فراہم  
 نعمت تھی یہ حصہ کلامی  
 نظم اس نے کئے ہیں سب مغازی  
 صالح ہے وہ حافظ اور سید  
 العجز اسے خیر اسے دے  
 دلچسپ ہیں نظمیں اسکی یکسر  
 اسعد کی جو اداس سے ہے اخوت  
 جب ختم ہوئی یہ جانفزا نظم  
 تاریخ کی جگہ کو بھی ہوئی فکر  
 یہ منہ عہدہ کے نعرہ مارا

اور تھی اعلیٰ نظر تو جہ  
 کی غیسر مہذبوں کی تلوایب  
 تسمیہ بہار بیخستان کی  
 کاٹے چھانٹے فساد و شر کے  
 مداح ہیں اداس کی حکمتوں کے  
 دفتر عالم کے سب ہرے ہیں  
 اسفار سیر ہیں ہر زبان میں  
 لیکن سب نثر نظم کم کم  
 کیا پائی ہے دولت دوامی  
 اس معرکہ کا ہے پہلا عازمی  
 نظمیں ہیں سیر میں اداسکی جید  
 کوشش اسکی قبول کرے  
 خوشتر یہ منہ مازی ہمیشہ  
 اور ان حسناات پر محبت  
 اور سب نے کہا کہ جیسا نظم  
 بھی مرے دل نے ہی میری فکر  
 احوال حکیم باغ آرا  
 ۲۹

قطبہ تالیخ در صنعت توشیح و معنوی کہ ازان سن ہجری و عیسوی ہر دو  
برمی آید ریختہ قلم فصاحت رقم شاعر شیرین بیان سخنور شیوا زبان بکشی  
سید محمد احد شرعی صاحب آبرو ملازم دربار ٹونک

چتر کلام نازد بر نازنا ز نیتان  
بشعری ز حسن شعرش گشتہ جو شعر رنگی  
اکام وزبان خوبان عذرا لیسان بر لایا  
غیر از حسن بندش پر نور مہر آسا

۳۲۹ ہجری

انداز مہ جینان شاہد بجرن حرفش  
ظہن بیان مبتین بر حالت تیقن  
یا در رخ حسینان بین السلور گویا  
غیر و اب فخر آدم - فخر مسیح و موسی  
داد آبرو کلام زین داد خوش کلامی  
داد حضرت سید کلامی دادم لیسند تولا

از صنعت موشح در معنوی چور فتم  
آمدند ابگو شتم - مرغوب دل زد لھا

النتیجہ فکر رسا سخنور و الا پایہ فصیح زبان بکشی سید عبدالرحمن صاحب  
ایران خلفا کبریا حمید الدین اعناعر حرم ملازم سرکار ٹونک و وزراء صنعت

عالم من بھار بیخزان ہستم  
صغر غنچہ دل کھلا ہوا ہستم  
یہ رنگ بہار جادوان ہے  
کوچہ کوچہ ارم بنا ہے  
ہے عرش سے فرش تک شہ  
جس دور کو چاہتے تھے آدم  
مشتاق تھے جس کے ابن مریم

صدر شکر کہ اب وہ دور آیا  
 اُمت ہے یہی تو خیر اُمت  
 خورشید جہان فردز نکلا  
 بت خانہ میں بیت ہیں سرسبز  
 وہ سرور پر سلطان محمد  
 وہ حضرت مصطفیٰ محمد  
 وہ مایہ ناز انبیا کا  
 توحید کا جام دینے والا  
 ٹوٹے ہوئے دل کا وہ سہارا  
 اوس فخر رسل کے کل مٹا دی  
 وہ راحتِ قلب مومنین ہے  
 وہ گوہر بے بجا ہوئی نظم  
 مصرعہ مصرعہ ہے گیسوِ خود  
 ناطق وہ کلامی سخنور  
 ارمان کے دل میں تھا یہ ارمان  
 صدر شکر یہ نظم چھپ رہی ہے  
 تاریخ کی نسر کر کر اور ارمان  
 یہ نظم ہے حضرت پر کلامی

رفوان نے بہشت کو سجا دیا  
 اسکے ہی لئے ہے فضل و کثرت  
 مطلع سے عرب کے نور چمکا  
 مصروف بہ حمد حق تعالیٰ  
 وہ باعثِ دو جہان محمد  
 شاہنشاہ انبیا محمد  
 آئینہ حسن حق تعالیٰ  
 سید ہمارے ستارے والا  
 ہر ایک کے واسطے وہ بجا  
 ہے ایک کتاب جو سیر کی  
 اور مادہ عیشِ مشرکین ہے  
 سبحان اللہ کیا ہوئی نظم  
 گویا کہ ہے بیت بیتِ محمود  
 مداح صحابہ و پیغمبر  
 ظاہر ہو کہ میں یہ گنج پنهان  
 گلابا نگ مسرت آرہی ہے  
 ہر لعل آرزو سے دامن  
 منسوب بجبا معین ازی